بیاد شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ

مسلسل اشاعت کے سینتالیس سال

دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کا علمی و دینی مجلہ

562
رجب، شعبان ۱۴۳۳ھ
جون 2012

ماہنامہ الحق

مدیر مسئول مولانا سمیع الحق

معاونین جامعہ دارالعلوم حقانیہ سے ایک ضروری

اپیل

محترم! دارالعلوم حقانیہ کی علمی، ملی و دینی ہمہ گیر خدمات سے بحمداللہ آپ بخوبی واقف ہیں اور موجودہ پُرفتن دور میں ایسے مرکز علوم رسالت کی اہمیت وضرورت بھی آپ پر مخفی نہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے دعوت وتبلیغ، تعلیم وتدریس، اصلاح وارشاد اور جہاد کا کوئی شعبہ ایسا نہیں جس کی ذمہ داری ملک وبیرون ملک فضلائے حقانیہ نے نہ سنبھالی ہو۔ صرف ایک جہاد افغانستان کو لیجئے تو دارالعلوم کے ہزاروں فضلاء اور طلباؑ نے اس صدی کے عظیم جہاد میں قائدانہ کردار ادا کیا جو تمام معاونین کے لئے تاقیامت صدقہ جاریہ بن رہا ہے۔

جامعہ حقانیہ اپنے تمام ترقی پذیر شعبوں میں خطیر مصارف (جو کہ تعمیراتی اخراجات کے علاوہ سالانہ واجبی مصارف دو کروڑ سے متجاوز ہیں) کا محتاج ہے جبکہ دارالعلوم حکومتوں کے تعاون سے بھی بالکل بے نیاز ہے اور نہ ہی اس کے باضابطہ مستقل سفراء ہیں، صرف اور صرف آپ جیسے حساس دردمند اہل خیر معاونین کے مالی تعاون سے یہ سارا کارخانہ علوم نبوت چل رہا ہے۔ جس میں ڈھائی ہزار تک طلباؑ علوم نبویہ سے ہر سال مستفید ہوتے ہیں۔ ایسے نازک وقت میں آپکی توجہات کی مزید شدت سے ہمیں ضرورت ہے کہ خود اور اپنے زیراثر حلقہ احباب و اہل خیر میں بھی دارالعلوم کے مالی تعاون کیلئے سعی فرمائیں اور اللہ کے دین کے فروغ اور حق کی بالادستی کے لئے کوشاں اس ادارہ کی پہلے سے بڑھ چڑھ کر ہر ممکن تعاون اور سرپرستی سے ممنون فرمائیں۔ رقوم چیک ڈرافٹ، پے آرڈر یا آن لائن کی جاسکتی ہیں۔ **واجرکم علی اللہ**

ترسیل زر کا پتہ

(مولانا) سمیع الحق

مہتمم دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک ضلع نوشہرہ

یو بی ایل اکوڑہ خٹک	نیشنل بینک اکوڑہ خٹک	مسلم کمرشل بینک جہانگیرہ
برانچ کوڈ (0288)	برانچ کوڈ (1520)	11240201001102-6
اکاؤنٹ نمبر 100-0001-7	اکاؤنٹ نمبر 17-5	

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَ عَلٰى اٰلِهٖ وَ سَلِّمْ تَسْلِیْمًا

جلد نمبر ------ 47
شمارہ نمبر ----- 09
رجب، شعبان ۱۴۳۳ھ
جون ۲۰۱۲ء

اے بی سی آڈٹ

ماہنامہ الحق اکوڑہ خٹک

مدیر اعلیٰ: حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ
نگران: حضرت مولانا انوار الحق صاحب مدظلہ
مدیر: حافظ راشد الحق سمیع حقانی
ناظم شفیق الدین فاروقی

اس شمارے کے مضامین

نقش آغاز: ● اہل شام پر قیامت کے لمحے اور عالم اسلام کی بے حسی۔ مصر کے عوامی اور صدارتی انتخابات میں اسلامی جماعتوں کی کامیابیوں کو سبوتاژ کرنے کی سازشیں۔ خاندانِ حقانی کو صدمہ .... مولانا راشد الحق سمیع ۲

● دفاع پاکستان کونسل کا اہم سربراہی اجلاس .... ادارہ ۶

● توحید خالص، والدین سے حسن سلوک اور صغائر سے اجتناب .... حضرت مولانا حافظ انوار الحق صاحب ۸

● مفاہمتی عمل کے لئے پائیدار حکمتِ عملی کی تشکیل .... جناب ابرار خٹک ۱۵

● رمضان اور زکوٰۃ .... مفتی محمد راشد ڈسکوی ۲۱

● مشنری تعلیم تاریخی پس منظر اور ناپاک عزائم واقعات کی روشنی میں .... مولانا محمد الیاس بھٹکلی ندوی ۲۹

● حلال و حرام آگاہی .... مفتی غلام قادر ۳۷

● استاد مکرم حضرت العلامہ شیخ نصیب خان شہید رحمہ اللہ .... مولانا فضل غفور حقانی ۴۵

● زوال کا علاج .... فریداحمد نعمانی ۴۸

● افکار و تاثرات بنام مدیر .... ادارہ ۵۱

● مردِ حُر اک شیخ مولانا عطاء رحماں گیا .... مولانا حافظ محمد ابراہیم فانی ۵۶

● دارالعلوم کے شب و روز .... جناب شفیق الدین فاروقی ۵۷

● تعارف و تبصرہ کتب .... ادارہ ۶۰

ماہنامہ الحق دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک ضلع نوشہرہ (خیبر پختونخوا) پاکستان۔ فون نمبر (0923) 630435
ویب سائٹ: www.jamiahaqqania.edu.pk فیکس نمبر Fax(0923)630922
ای میل: editor_alhaq@yahoo.com – فیس بک ایڈریس Facebook\Alhaq Akora Khattak
سالانہ بدل اشتراک اندرون ملک فی پرچہ -/25 روپے سالانہ -/250، بیرون ملک 25$ امریکی ڈالر
پبلشر: مولانا سمیع الحق مہتمم دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک، منظور عام پریس پشاور
کمپوزنگ: بابر حنیف

نقش آغاز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مولانا راشد الحق سمیع

اہل شام پر قیامت کے لمحے اور عالم اسلام کی بے حسی

گزشتہ سال عالم عرب کے ریگزاروں میں پنپنے والا اسلامی انقلاب سرزمین شام سے ان دنوں اپنے منطقی انجام کی طرف گامزن ہے۔ گوکہ شامی فاشسٹ درندہ صفت حکمرانوں نے اس عوامی اسلامی انقلاب اور مزاحمت کے دوران ریاستی طاقت اور جبر وطاغوتیت کے تمام ریکارڈ توڑ دیئے ہیں۔ لیبیا' مصر اور یمن تینوں ممالک میں تحریکات کے دوران عوام کے خلاف اتنا تشدد نہیں کیا گیا جتنا کہ اہل شام پر ڈھایا گیا۔ سرزمین شام جوکہ ایک روایت کے مطابق قیامت کے دن سرزمین محشر ہوگی۔ آج ظالم بشار الاسد کے ہاتھوں دنیا دیکھ رہی ہے کہ سرزمین شام پر قیامت سے پہلے قیامت بپا کردی گئی ہے اور محشر کی سی ہولناکیاں اور شورِ قیامت کے نقشے ہر سُو پھیل گئے ہیں۔

بدقسمت اہل شام اور اس کے مظلوم ایمانی حرارت سے لبریز نوے فیصد سُنّی رعایا گزشتہ چالیس برس سے ظلم و جبر اور بدترین کمیونسٹ نظریات رکھنے والی اقلیت شیعہ علوی خاندان کے زیر تسلط سسک سسک کر غلامی کی زندگی بسر کررہی ہے۔ منحوس کمیونزم نظام کے باعث اور بدبخت اسد خاندان کی قوم دشمن پالیسیوں نے اہل شام کی تمام تر انسانی حقوق' آزادی اظہار رائے اور ترقی وخوشحالی کو برسہا برس سے یرغمال بنایا ہوا ہے۔ پہلے بشار الاسد کا باپ حافظ الاسد تیس سال تک قصرِ صدارت پر قبضہ جمائے ہوئے شامیوں کا خون چوستا رہا اور مخالفین سُنیوں پر (جوکہ نوے فیصد سے زائد ہیں) طرح طرح کے ظلم وبربریت کے پہاڑ توڑتا رہا۔ اس بدبخت انسان نے صرف 1982ء میں حماۃ شہر میں علماء اور نہتے شہریوں پر ٹینکوں کی مدد سے چالیس ہزار کے لگ بھگ افراد کو بیدردی کے ساتھ قتل کیا اور پورے شہر کو بمباری کے ذریعے پیوندِ خاک کردیا اور ہزاروں سیاسی مخالفین' علماء' دانشور' صحافیوں کو پوری دنیا میں فلسطینیوں کی طرح اپنے وطن سے ہمیشہ کے لئے جلاوطن کردیا۔ اس کے جہنم رسید ہونے کے بعد شامیوں کو یہ خام خیالی اور توقع تھی کہ اس کا بیٹا بزعم خود باپ سے مختلف ہوگا؟ لیکن اے بسا آرزو کہ خاک شدہ کے مصداق بشار الاسد کے گیارہ سالہ آمرانہ اقتدار کے دوران بھی شامی عوام سکھ چین کا ایک لمحہ بھی نہ گزار سکے اور وہی باپ والی آمرانہ طرزِ حکمرانی' شامیوں کے مقدر میں پیوند لگاتی رہی۔ پھر جب گزشتہ سال عرب ممالک میں تبدیلی کی ہوائیں انقلابیوں کے خون سے مزین نخلستانوں' لازوال شہادتوں اور بھرپور عوامی جدوجہد کے نتیجے میں اُٹھ کر جیسے ہی سرزمینِ شام کے درودیوار سے ٹکرائیں تو سب سے پہلے اسلام کے عظیم جرنیل بہادر انقلابی رہنما حضرت خالد بن ولیدؓ (سیف اللہ) کے جائے مدفن شہر حمص نے ہی اسے مرحبا کہا اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے سارے شام میں بشار الاسد کی آمریت کے خلاف عوامی مزاحمت گزشتہ پندرہ مہینوں سے استقامت کے ساتھ زوروشور سے جاری ہے۔ ؎ غلام بھاگتے پھرتے ہیں مشعلیں لے کر محل پہ ٹوٹنے والا ہو آسمان جیسے

شامی بڑی بہادری کے ساتھ اپنے خون جگر سے ظالم حکمرانوں کے خلاف جہاد اور مزاحمت کے ایسے عناوین قائم کررہے

ہیں کہ جس کے سامنے شام کی ماضی کی بہادری کی داستانیں بھی ماند پڑنے والی ہیں۔ بشارالاسد کی آرمی کے ہزاروں فوجی اب انقلابیوں کی کونسل کے ہمراہ شانہ بشانہ جہاد کیلئے اِن سے آملے ہیں کیونکہ منحرف پولیس اور فوجی ظلم و بربریت میں بشارالاسد کا مزید ساتھ دینے سے اُکتا چکے ہیں کیونکہ وحشی بشارالاسد اپنے ہی عوام پر اپنے باپ کی طرح ٹینکوں اور جہازوں کے ذریعے اندھا دھند بمباری کررہا ہے اور سب سے وحشت ناک پہلو بشارالاسد کا یہ سامنے آیا ہے کہ وہ اکثریتی عوام کی نسل کشی پر اُتر آیا ہے۔اس تمام عرصے میں کم عمر بچوں کو بیدردی کے ساتھ سرکاری فوجیں قتل کررہی ہیں اور چھوٹی چھوٹی بچیوں اور خواتین کے ساتھ اجتماعی آبروریزی کی جارہی ہے۔سینکڑوں نہتے لوگوں کو اجتماعی طور پر اکٹھا کرنے کے بعد ذبح اور زندہ جلایا جارہا ہے اور اب تک بیس ہزار کے لگ بھگ شہریوں کو قتل کردیا گیا ہے۔ یہ ظلم تو عیسائیوں اور چنگیزیوں نے بھی اہل شام پر نہیں کیا تھا جو کہ یہ حکمران صرف سیاسی مخالفت کی بنا پر برت رہے ہیں۔افسوس صد افسوس کہ اس ظلم و بربریت پر اڑوس پڑوس کی شیعہ حکومتیں کھل کر بشارالاسد کی حکومت کا ساتھ دے رہی ہیں اور اپنی افواج کو مختلف بھیسوں میں بشارالاسد کی حکومت کی مدد کیلئے شام بھجوارہی ہیں اور دوسری جانب پورا عالم اسلام خاموش تماشائی بنا اس ظلم و بربریت کے مظاہرے دیکھ رہا ہے۔ ماسوائے سعودی عرب اور قطر وغیرہ کے جو اہل شام پر ڈھائے جانے والے مظالم کے خلاف ہر فورم پر بول رہے ہیں' باقی تمام مسلم ممالک گونگے شیطان کا کردار ادا کررہے ہیں۔ امریکہ' اقوام متحدہ اور او آئی سی وغیرہ رسمی شور کررہے ہیں' شاید اس لئے کہ شام میں لیبیا اور عراق کی طرح پیٹرول کے ذخائر نہیں۔ایران جو کہ اتحاد بین المسلمین کا علمبردار ہونے کا دعویدار ہے اِسے تو ثالثی اور حکمت و تدبر کا کردار ادا کرنا چاہیے تھا۔یا کم سے کم اس تنازع سے غیر جانبدار رہنا چاہیے تھا کیونکہ یہ شامیوں کا آپس کا معاملہ تھا۔بہرحال سچ کہا ہے کسی نے کہ سیاست کے سینے میں دل نہیں ہوتا۔ہم اس موقع پر یہ بھی ضرور کہیں گے کہ بحرین میں بھی اہل تشیع جو کہ وہاں پر اکثریت میں ہیں انہیں بھی وہاں کے شاہی خاندان اور حکمرانوں کو دیوار کے ساتھ نہیں لگانا چاہیے تھا اور ان کے تمام قانونی اور شہری حقوق کا خیال رکھنا چاہیے تھا۔بہرحال عالم اسلام کی باہمی نفاق' افراتفری' تفرقے' تنگ نظری اور مسلکی سیاست والی پالیسیوں پر بجز ماتم کے اور کیا کیا جاسکتا ہے

ے فرقہ بندی ہے کہیں اور کہیں ذاتیں ہیں کیا زمانے میں پنپنے کی یہی باتیں ہیں؟

بشارالاسد حکومت کو لیبیا' مصر اور یمن کے حکمرانوں کے انجام سے سبق لینا چاہیے کیونکہ عوامی جدوجہد کے سمندر میں جب طغیانی ایک بار پیدا ہوجائے تو اس کے سامنے بڑے بڑے دیوہیکل جہاز نما قصرِ صدارت اور اس کے بونے حکمران کہاں ٹِک سکتے ہیں۔ان شاءاللہ وہ دن دور نہیں جب دمشق کے مقدس فضاؤں میں آمریت کی زہریلی ہوائیں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ختم ہوجائیں گی اور وہاں کے معصوم اور بہادر عرب مسلمان جمہوری طریقوں سے ایک خالص جدید اسلامی حکومت دیگر ہمسایہ ممالک کی طرح قائم و دائم کرلیں گے۔

ے شب گریزاں ہوگی آخر جلوہ خورشید سے یہ چمن معمور ہوگا نغمہ توحید سے

مصر کے عوامی اور صدارتی انتخابات میں اسلامی جماعتوں کی کامیابیوں کو سبوتاژ کرنے کی سازشیں

اہل مصر اور اخوان المسلمون نے مل کر حسنی مبارک کے نامبارک اور منحوس تیس سالہ اقتدار اور فرعونیت کو طویل عوامی جدوجہد اور مثالی مظاہروں کے باعث دریائے نیل میں غرق کردیا تھا۔لیکن امریکہ اسرائیل' مغربی ممالک اور مصر کی سرکاری افواج کے چند جرنیلوں کو یہ تبدیلی ہضم نہیں ہوئی اور انہوں نے مل کر اسلام پسندوں اور اخوان المسلمون کی ممکنہ کامیابی کو سبوتاژ کرنے کی کوششیں ابتداء ہی سے شروع کردی تھیں لیکن اخوان المسلمون نے تیونس کی طرح بڑے حوصلہ اور تدبر کیساتھ ہر قسم کے منفی پروپیگنڈوں کو حکمت کے ساتھ زائل کردیا۔اسی لئے چند ماہ قبل مصر کے قومی انتخابات میں اسلام پسندوں نے ریکارڈ کامیابیاں حاصل کیں جو مغرب کیلئے بڑا دھچکا تھا کیونکہ مبارک اور اس کے پیشرؤں کے ذریعے گزشتہ پچاس برس سے مصریوں میں لبرل اسلام کا پرچار کیا جاتا رہا اور نظام تعلیم کے ذریعے عوام کے ذہن اسلام اور مذہب سے دور کرنے کی کوششیں بھی کی گئیں۔ٹی وی' سٹیج شو اور نائٹ کلب کلچر' مخلوط نظام تعلیم و معاشرے کو فروغ دیا گیا۔اسلام پسندوں اور خصوصاً داڑھی والے افراد کو ہر ٹی وی پروگرام میں العیاذ باللہ ڈاکو' چور اور تخریب کار کے طور پر پیش کیا جاتا رہا۔لیکن جیسے ہی اسلام پسندوں کے چناؤ کا آزادانہ حق مصریوں کو دیا گیا تو وہ سارا مغربی کلچر اور جھوٹ کی سیاہی ایک ہی بار میں ڈھل گئی اور مصری اپنے اصل اسلام کی طرف لوٹ آئے اور انہوں نے انتخابات میں بھرپور انداز میں اسلام پسندوں کو جتوا کر پارلیمنٹ میں پہنچا دیا پھر اس کے بعد صدارتی الیکشن کا مرحلہ بھی قریب آیا تو اس میں بھی فوجی کونسل اور مغربی ممالک نے بھرپور کوشش کی کہ حسنی مبارک کے چہیتے احمد شفیق کو ریکارڈ دھاندلیوں کے ذریعے اخوان المسلمون کے ڈاکٹر محمد مرسی کے مقابلے میں جتوایا جائے لیکن تمام تر ریاستی حمایت کے باوجود اسے شکست کا سامنا کرنا پڑا۔اور پھر صدارتی انتخابات کے نتائج بھی روک دیئے گئے اور پارلیمنٹ کو بھی کٹھ پتلی سپریم کورٹ کے ذریعے تحلیل کردیا گیا۔یہ بالکل وہی تکلیف دہ منظر ہے جو کچھ برس قبل الجزائر میں دنیا بھر نے انصاف کو قتل ہوتے ہوئے دیکھا۔اب مصر میں بھی وہی فلم کے مناظر دیکھنے کو مل رہے ہیں لیکن امریکہ تمام یورپ اور انسانی حقوق کے علمبردار اس جمہوریت کے قتل عام پر چپ سادھ لئے بیٹھے ہیں۔منافقت' دوغلی پالیسیوں اور دہرے معیار والے ممالک اس تبدیلی کو برداشت نہیں کرسکتے۔طالبان' القاعدہ اور دیگر مسلح تنظیموں سے تو ان کی لڑائی اس بات پر ہے کہ وہ جبری اسلام لانا چاہتے ہیں لیکن آخر کار مغرب اور امریکہ کو نہتے معصوم مسلم شہریوں کی جمہوریت کے ذریعے لائی جانے والی تبدیلی بھی آخر کار کیوں قبول نہیں؟ اس سے تو صاف ظاہر ہے کہ مغرب کو اسلام سے عداوت ہے۔لیکن یہ بات ان کی سمجھ سے باہر ہے کہ مسلمان خواہ لبرل ہو یا شدت پسند ہو وہ نظامِ اسلام ہی کو نہ صرف اپنے لئے بلکہ پوری انسانیت کے لئے راہِ نجات کا ذریعہ سمجھتا ہے۔مسلمان پھسل سکتا ہے' گمراہ ہوسکتا ہے لیکن وہ اسلام اور رہبرِ انسانیت

حضرت محمد ﷺ کے اسوۂ حسنہ ہی کو کبھی نہ کبھی بلا آخر اپنا لیتا ہے۔ جدید زمانے میں تیونس، لیبیا، ترکی اور مصر کی حالیہ تبدیلیاں ایک بڑی مثال ہیں۔ اگر امریکہ اور مغرب کو یہ نکتہ سمجھ میں آجائے اور وہ اپنی مسلم کش پالیسیاں مسلم ممالک پر مسلط نہ کریں تو آج ہی پوری دنیا میں فوری امن قائم ہوسکتا ہے۔ امید ہے مصر کی فوجی کونسل اسلام پسندوں کی طویل جمہوری جدوجہد کا راستہ مزید نہیں روکے گی اور تحریر اسکوائر سے اٹھتے ہوئے کامل آزادی کے سورج کی شعاعوں کو مٹھی میں بند کرنے کی ناکام کوششوں سے باز رہے گی۔ عرب ممالک اور خصوصاً مصر کا اسلامی انقلاب مسلمانوں کیلئے نشاۃ ثانیہ کا باعث بن سکتا ہے۔ ؎ ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کیلئے نیل کے ساحل سے لے کر تا بخاک کاشغر

خاندانِ حقانی کو صدمہ

حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ، حضرت مولانا انوار الحق صاحب مدظلہ کے جواں سال بھانجے اور حضرت مولانا یوسف قریشی خطیب مسجد مہابت خان کے بھتیجے، برادرم مولانا حامد الحق کے سالے، اور حضرت مولانا اشرف علی قریشی مرحوم کے صاحبزادے مولانا حافظ اسد علی قریشی گزشتہ دنوں مختصر علالت کے بعد بروز بدھ ۱۳ ؍ جون ۲۰۱۲ء کو پشاور میں انتقال کر گئے۔ مولانا حافظ اسد علی کی جواں سال اور اچانک موت نے پورے خاندانِ حقانی کو گہرے رنج اور صدمے سے دوچار کر دیا کیونکہ جناب حافظ صاحب موجودہ وقت میں انتہائی شریف النفس اور معصوم نوجوان تھے۔ آپ اعلیٰ اخلاق اور عمدہ صفات کا مرقع تھے۔ جس شخص سے بھی ایک بار ملتے وہ آپ کے حسن اخلاق، مؤدب گفتگو اور شائستہ شخصیت اور نفیس طبیعت کا قائل ہو جاتا۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں بہترین آواز کی دولت سے بھی خوب نوازا تھا۔ آپ کی قراءت اور نماز میں تلاوت کا ہر کوئی گرویدہ تھا۔ آپ نماز پڑھاتے وقت ایک عجب سماں پیدا کرتے۔ آپ الولد سر لابیہ کی زندہ جاوید مثال تھے۔ حضرت مولانا اشرف علی قریشی مرحوم کی سیرت اور شخصیت کی جھلکیاں آپ میں دیکھی جاسکتی تھیں۔ ابھی کچھ برس قبل آپکے والد ماجد بھی اچانک فوت ہوگئے تھے، اسکے بعد انکے جواں سال صاحبزادے کا انتقال سارے خاندان کیلئے انتہائی تکلیف دہ واقعہ ہے۔ مولانا اسد علی قریشی جامعہ اشرفیہ بجوڑی گیٹ کے مہتمم مولانا حافظ ارشد علی قریشی کے چھوٹے بھائی تھے۔ دونوں بھائی پشاور میں ایک بڑے دینی مدرسہ کو بڑے حُسن انتظام اور اعلیٰ طریقے سے چلا رہے تھے۔ آپ اپنے بڑے بھائی کے تمام امور میں ہاتھ بٹاتے تھے۔ مہینہ قبل آپ کے سر میں معمولی درد کی تکلیف ہوئی۔ معائنہ کرانے کے بعد برین ٹیومر کی تشخیص ہوئی۔ علاج معالجہ برابر ہوتا رہا۔ شہر کے بڑے بڑے اسپتالوں میں زیر علاج رہے لیکن وہی بات کہ مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی اس تمام عرصے میں آپ کے قابل و فاضل بھائی برادرم مولانا حافظ ارشد علی قریشی نے آپ کی ایسی مثالی خدمت اور تیمارداری کی کہ جس کی مثال فی زمانہ مشکل سے دیکھنے کو ملتی ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس خدمت کا بھرپور صلہ عطا فرمائے اور انہیں اور تمام اہل خانہ کو صبر جمیل عطا فرمائے اور مولانا اسد کی قبر کو اپنی رحمت اور نور سے بھر دے۔

ادارہ

دفاع پاکستان کونسل کا اہم سربراہی اجلاس

منعقدہ ۵رجون ۲۱۰۲ جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

ملک کی اکثر دینی جماعتوں' تنظیموں کا ایک اہم سربراہی اجلاس یہاں دارالعلوم حقانیہ میں ۵رجون ۲۰۱۲ء بروز منگل حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ کی رہائش گاہ پر منعقد ہوا۔ جس میں ملک بھر کے تمام چیدہ چیدہ سیاسی زعماء اور قائدین ملک وملت نے بھرپور انداز میں شرکت کی۔ یہ قائدین جہاں پاکستان کے دگرگوں حالات اور امریکی مزاحمت اور نیٹو سپلائی کی بندش کے خلاف جو تاریخی جدوجہد کررہے ہیں اس کے آئندہ لائحہ عمل کیلئے اکٹھے ہوئے تھے وہیں پاکستان اور عالم اسلام کی عظیم اسلامی یونیورسٹی دارالعلوم حقانیہ کے ساتھ مکمل یکجہتی اور وابستگی کے اظہار کیلئے بھی دارالعلوم حقانیہ میں جمع ہوئے کیونکہ کافی عرصے سے دارالعلوم حقانیہ بین الاقوامی طاقتوں اور پاکستان کے کئی سیکولر حلقوں کی آنکھ میں کانٹے کی طرح چبھ رہا ہے۔ اسی لئے دارالعلوم حقانیہ میں پے درپے کئی افسوس ناک حادثے اور سانحے ان دنوں پیش آرہے ہیں۔ تو ان تمام قائدین نے اس بار اجلاس کیلئے ازخود دارالعلوم حقانیہ کا انتخاب فرمایا تھا۔ ذیل میں اس اہم اجلاس کے چیدہ چیدہ فیصلے اور کچھ کاروائی تخفیف کے ساتھ نذر قارئین کی جارہی ہے۔۔۔۔ (مدیر)

دفاع پاکستان کونسل کا غیر معمولی سربراہی اجلاس کونسل کے چیئرمین حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ کی زیر صدارت دارالعلوم حقانیہ میں منعقد ہوا۔ جس میں سب سے پہلے قبائلی علاقہ وزیرستان میں امریکی ڈرون حملوں کے تسلسل اور اس میں اضافہ پر شدید غم وغصہ کا اظہار کیا ہے اور حکومت کو خبردار کیا ہے کہ یہ سلسلہ فوری بند نہ کرایا گیا تو دفاع پاکستان کونسل بھرپور تحریک چلائے گی۔ اجلاس میں کونسل کی اہم جماعتوں' جماعت اسلامی کے امیر جناب سید منور حسن' جناب لیاقت بلوچ' جناب شبیر احمد خان' جماعت الدعوہ کے امیر پروفیسر حافظ محمد سعید' جناب امیر حمزہ' اہل سنت والجماعۃ کے سربراہ مولانا محمد احمد لدھیانوی' جمعیۃ علماء اسلام نظریاتی کے مولانا عصمت اللہ ایم این اے' اشاعت التوحید کے مولانا محمد طیب طاہری' مسلم کانفرنس آزاد کشمیر کے سربراہ جناب سردار عتیق احمد' انصار الامۃ کے مولانا فضل الرحمن خلیل' ڈاکٹر بدر نیازی تحریک پاکستان کے زاہد بختاوری' پاکستان علماء کونسل کے طاہر محمود اشرفی' محسنان پاکستان کے عبداللہ گل' پاکستان امن پارٹی کے جناب گلزار اعوان' جماعت اہل حدیث کے مولانا ثناء اللہ' جمعیۃ علماء اسلام (س) کے حضرت مولانا سمیع الحق' مولانا حامد الحق' مولانا سید یوسف شاہ' جناب اور جناب اکرام اللہ شاہد ودیگر نے شرکت

کی۔اجلاس میں نیٹو سپلائی کی بحالی کی صورت میں لائحہ عمل کے علاوہ کونسل کو فعال اور منظم بنانے کے لئے کئی اہم فیصلے کئے گئے۔ڈرون حملوں کے سلسلہ میں پہلا مظاہرہ 15 جون بروز جمعہ پشاور میں کیا گیا جبکہ دوسرا مظاہرہ دفاع پاکستان کنونشن کی شکل میں 17 جون کو اسلام آباد کی لال مسجد میں کیا گیا۔اس کے علاوہ چاروں صوبوں میں دفاع پاکستان کے کنونشن منعقد ہوں گے۔جس کی تفصیلات اور شیڈول کا اعلان کونسل کی اسٹینڈنگ کمیٹی آئندہ کرے گی۔ان کنونشوں میں علماء دانشور وکلاء تجار سیاستدان اور دیگر طبقوں کے اہم افراد کو دعوت دی جائے گی تاکہ کونسل کے مقاصد اور اغراض سے انہیں آگاہ کیا جاسکے۔کشمیر کی صورتحال پر کونسل نے تشویش کا اظہار کرتے ہوئے فیصلہ کیا کہ 14 جولائی کو مظفرآباد میں آل پارٹیز کانفرنس منعقد ہوگی جس میں کشمیر کے تمام دینی اور سیاسی جماعتوں کو دعوت دی جائے گی دوسرے دن 15 جولائی کو مظفرآباد کے یونیورسٹی گراؤنڈ میں دفاع پاکستان کونسل کا جلسہ عام ہوگا۔اجلاس میں بھارت کے ساتھ بڑھتے ہوئے یکطرفہ تعلقات اور تجارت میں معاشی خودکشی کشمیر اور پانی کے مسائل سے دستبرداری کی شدید مذمت کی گئی اور کہا گیا کہ واہگہ کے راستے تجارت کے نام پر کنٹینروں کے ذریعہ نیٹو امریکہ کی رسد سپلائی کا متبادل راستہ دیا جارہا ہے۔اس سلسلہ میں حضرت مولانا سمیع الحق نے نام نہاد اپوزیشن لیڈروں کے انڈیا زندہ باد کے نعروں کو ملک سے غداری قرار دیا۔اجلاس دارالعلوم حقانیہ کے استاد حدیث مولانا نصیب خان کی شہادت اور مولانا یوسف شاہ کی گاڑی کو دھماکے سے اڑانے پر شدید غم و غصے کا اظہار کیا گیا اور اعلان کیا گیا کہ ملک کی پوری دینی سیاسی قیادت اور جہادی قوتیں دارالعلوم کے ساتھ کھڑی ہیں اور دارالعلوم کے خلاف ہر قسم کی سازشوں کا مل کر مقابلہ کیا جائے گا۔اجلاس نے امریکی جاسوس ڈاکٹر شکیل آفریدی کو قومی غداری کے الزام میں سزا کی موت دینے کا مطالبہ کیا۔اور یہ اعلان کیا گیا کہ امریکی مطالبے پر شکیل افریدی کی امریکہ کو حوالگی ہرگز برداشت نہیں کی جائے گی۔اجلاس نے حالیہ عوام دشمن بجٹ کو یکسر مسترد کردیا اور اسے عوامی مشکلات میں اضافہ اور عوام سے غداری قرار دیا گیا۔بجلی کی لوڈشیڈنگ کی بھرپور مذمت کی گئی ٹارگٹ کلنگ کے نام پر بلوچستان اور کراچی میں بے گناہ انسانوں کا قتل ناقابل برداشت جرم ہونے کی بناء پر صوبائی حکومت کی ناکامی قرار دے کر ان کے فوری مستعفی ہونے کا مطالبہ کیا گیا۔اور کہا گیا کہ سپریم کورٹ کے نامزد کردہ کراچی کے تینوں اتحادی پارٹیاں مجرم ہیں اور انہیں مستعفی ہونا چاہیے۔اجلاس میں موجودہ حکومت کی سپریم کورٹ اور دیگر عدالتوں سے مسلسل توہین آمیز رویہ کی مذمت کی گئی اور اس ضمن میں عدلیہ سے مکمل تعاون کا اعلان کیا گیا۔

حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ نے پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ کونسل کا اصل ہدف دشمن سے ملک کو آزاد کرانا ہے۔نیٹو رسد سپلائی ڈرون حملے اور دیگر امور اس غلامی کا نتیجہ ہیں اور جب تک غیر ملکی تسلط سے پاکستان مکمل آزاد نہ ہو کونسل ملک کے محب وطن عوام کے تعاون سے جدوجہد جاری رکھے گی۔

سلسلہ خطبات جمعہ

شیخ الحدیث حضرت مولانا حافظ انوار الحق صاحب

توحید خالص، والدین سے حسن سلوک اور صغائر سے اجتناب

نحمده ونصلی علی رسوله الکریم صلی الله علیه وسلم اما بعد فاعوذ بالله من الشیطان الرجیم بسم الله الرحمن الرحیم

قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ اَلَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا وَّ بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَ اِيَّاهُمْ وَ لَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَ مَا بَطَنَ وَ لَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ذٰلِكُمْ وَصّٰكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ[الانعام :151]

ترجمہ: ''کہہ دو تم آؤ میں سنا دوں جو حرام کیا ہے تم پر تمہارے رب نے کہ شریک نہ کرو اس کے ساتھ کسی چیز کو، اور ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرو اور نہ مارو اپنے اولاد کو مفلسی (کے خوف) سے رزق ہم دیتے ہیں تم کو اور ان کو اور بے حیائی کے قریب مت جاؤ خواہ ظاہری ہو یا باطنی، اور قتل نہ کرو اس جان کو جس کا قتل حرام کیا اللہ نے مگر حق پر تم کو یہ حکم کیا جاتا ہے تاکہ تم سمجھو۔''

وعن عائشه رضی الله عنها ان رسول الله ﷺ قال یا عائشةؓ ایاک و محقرات الذنوب فان لها من الله طالباً (رواه ابن ماجه والدارمی)

ترجمہ:۔ ''حضرت عائشہ ام المومنینؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ اے عائشہ تم اپنے آپ کو ان گناہوں سے بھی دور رکھو جن کو بہت معمولی اور حقیر سمجھا جاتا ہے کیونکہ اللہ کے دربار میں (حاضری کے موقع پر) ان (گناہوں کے بارے میں بھی پوچھا جائے گا۔''

توحید خالص:

تلاوت کردہ آیت کے ضمن میں گزشتہ جمعہ کو جن گناہوں سے رب العالمین نے انسانوں کو منع فرمایا ان میں سے شرک کی مذمت میں نے عرض کی کہ اللہ وحدہ لاشریک، بے نیاز ہے نہ اس سے کوئی پیدا ہوا اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا ہے اور نہ اسکا کوئی ہم جنس ہے تمام عبادتوں کا مستحق وہی ذات اقدس ہے وہ اپنی صفات عالیہ اور ذات واعمال میں یکتا

ہے۔عالم کون ومکان کے اشیاء اسی کی تخلیق کردہ ہیں۔وہ کسی کا محتاج نہیں ساری کائنات اسکی محتاج ہے۔
اسی بے مثل ذات باری کا ارشاد ہے۔

لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَهُنَّ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ
(سورۃ حم سجدہ)

ترجمہ: نہ سورج کا سجدہ کرو، نہ چاند کو بلکہ اس اللہ کو سجدہ کرو جس نے تم کو پیدا کیا اگر تم خدا کی عبادت کرتے ہو"

شرک ایسا نا قابل معافی جرم ہے کہ مالک الملک نے شرک کے ارتکاب کرنے والے کے بارے میں سخت ترین وعید فرمائی۔

اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَ مَاْوٰهُ النَّارُ وَ مَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَار (مائدۃ)

ترجمہ: "کیونکہ جوشخص اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرے تو اللہ اسپر جنت حرام کر چکا اور اسکا ٹھکانہ جہنم ہے اور ظلم کرنے والوں یعنی مشرکوں کا کوئی مددگار نہ ہوگا"

اللہ سب کو ایمان کامل کے نعمت سے مالا مال فرما کر شرک سے محفوظ رکھے۔اگر اسی عقیدہ پر ہم اور آپ مضبوطی سے قائم رہے تو اللہ کے علاوہ اور کسی کے در پر سر جھکانے کا خیال بھی دل میں پیدا نہ ہوگا۔

والدین سے حسن سلوک:

محترم حاضرین اس آیت کریمہ میں دوسرا حکم والدین کے ساتھ حسن سلوک کا ہے۔اس دنیا میں انسانیت کے صلاح و کامیابی کے لئے یہ بات انتہائی اہم اور ضروری ہے۔کہ ایک دوسرے کے باہمی حقوق کی بجا آوری میں شریعت مطہرہ ہم سے جو مطالبہ کرتا ہے کہ اس عمل میں اس شرط کو ملحوظ رکھا جائے کہ قرابت کے اعتبار سے کون سا رشتہ زیادہ گہرا ہے اور سب سے زیادہ قریب ہے اس پر غور کرنے کے بعد یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ قرابت کے لحاظ سے والدہ کا رشتہ سب سے زیادہ گہرا اور زیادہ قرب والا تعلق ہے۔ماں کے بعد باپ پھر دوسرے رشتہ دار، عزیز اقارب ہیں۔

والدہ کے حقوق:

یہی وجہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ کے واسطہ سے جو روایت مروی ہے اس سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ انسان پر والدین کے ساتھ اعلیٰ سلوک کے سلسلہ ہیں جو حقوق لازم ہیں ان میں ماں کا حق باپ سے تین گنا زیادہ ہے۔حمل اٹھانے اور اسکے تکالیف برداشت کرنے کے ساتھ دودھ پلانے کے صبر آزما مراحل کو انتہائی خندہ پیشانی سے قبول کرتی ہے۔

عن ابی ھریرہ قال قال رجل یا رسول اللہ من احق بحسن صحابتی قال امک قال ثم من قال امک قال ثم من قال امک قال ثم من قال ابوک وفی روایۃ

قال امک ثم امک ثم امک ثم اباک ثم ادناک ادناک متفق علیه

حضرت ابوھریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ میری اچھی رفاقت (یعنی حسن سلوک) کا سب سے زیادہ مستحق فرد کون ہے۔ آپؐ نے فرمایا تمہاری والدہ۔ اس شخص نے دوبارہ عرض کیا کہ پھر کون آپ ﷺ نے فرمایا تمہاری والدہ۔ اس شخص نے تیسری بار پوچھا یا رسول اللہ پھر کون آنحضرت ﷺ نے تیسری بار جواب میں فرمایا تمہاری والدہ۔ اس شخص نے چوتھی بار پوچھا پھر کون حضور ﷺ نے فرمایا تمہارا باپ، پھر تمہارا وہ رشتہ دار جو نزدیک کی قرابت رکھتا ہو۔"

حضور کی بار بار تاکید سے اندازہ کرنا مشکل نہیں کہ اولاد اگر تمام عمر والدین کی خدمت گزاری میں صرف کردے وہ کبھی اپنی ذمہ داری سے عہدہ برآ نہیں ہو سکتی ہے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ ان کے خواہشات و مطالبات شریعت اور دین کے حدود و قیود کے اندر ہوں ورنہ لاطاعة لمخلوق فی معصية الخالق" جیسا پیغمبری حکم ہمارے لئے رہنمائی حاصل کرنے کیلئے کافی ہے کہ حکم خداوندی کے سامنے سر تسلیم خم کرنا ہی مسلمانی ہے اگر اسکے خلاف والدین یا دنیا کا کوئی محبوب ترین فرد بھی کسی غیر شرعی عمل کرنے کا حکم دے تو اسے رد کرنا ہی صحیح مسلم ہونے کا ثبوت ہے۔

خلاصہ یہ کہ والدین کے مجازی مربی اور پرورش کرنے کے پیش نظر اولاد پر ماں باپ کا بڑا احسان ہے اس فرمانبرداری اور خدمت گزاری کو اللہ جل جلالہ نے فرض کر دیا۔ قابل توجہ اور اہم بات یہ ہے کے قرآن میں جہاں پر رب کائنات نے اپنی عبادت کا حکم دیا ہے وہاں والدین کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیتے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَ قَضٰی رَبُّکَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِیَّاہُ وَ بِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا (بنی اسرائیل ۲۳)

ترجمہ: "اور تیرے رب نے حکم دیا ہے کہ اس کے علاوہ کسی کی عبادت مت کرو اور ماں باپ کیساتھ اچھا سلوک کرو"

اسی طرح دوسرے جگہ ارشاد ہے اللہ نے جب بنی اسرائیل سے وعدہ لیا تو اس موقعہ پر بھی اللہ تعالیٰ نے عقیدہ توحید کا ذکر کرنے کے فوراً بعد دوسرا حکم والدین کے ساتھ بہترین سلوک کرنے کا دیا ہے۔

وَ اِذْ اَخَذْنَا مِیْثَاقَ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰہَ وَ بِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا (بقرہ: ۸۳)

ترجمہ:۔ جب ہم نے بنی اسرائیل سے عہد و اقرار لیا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی عبادت مت کرنا اور ماں باپ کی اچھی طرح خدمت گزاری کرنا۔

سورۃ نساء میں مالک الملک کا فرمان ہے۔

واعبدو الله ولا تشركوا به شيأ وبالوالدين احساناً

وبذی القربیٰ والیتامیٰ والمساکین والجار ذی القربیٰ

والجار الجنب والصاحب بالجنب وابن السبیل (النساء)

ترجمہ: اور بندگی کرو اللہ کی۔ اور کسی کو اسکا شریک نہ بناؤ، ماں باپ کے ساتھ نیکی کرو۔ قرابت داروں، مسکینوں اور یتیموں کے ساتھ حسن سلوک کا معاملہ کرو۔ اور رشتہ دار پڑوسی، اجنبی ہمسایہ سے، پاس بیٹھنے والے سے اور مسافر سے احسان کا برتاؤ کرو"

رب کی عبادت والدین کی اطاعت:

دوستو! غور فرمائیں سب سے مقدم اللہ کا حق پھر ماں باپ کا اسکے بعد تعلق داروں کا درجہ بدرجہ اپنی اطاعت کے بعد اللہ تعالیٰ والدین کی خدمت کا حکم فرماتے ہیں وجہ یہ کہ ہر انسان کو پیدا کرنے والی ذات تو صرف اللہ تعالیٰ ہیں مگر ظاہری طور پر اس فانی دنیا میں آنے کا سبب والدین ہیں۔ حقیقتاً ربوبیت کرنے والا تو اللہ ہی ہے مگر عالم اسباب میں تربیت کا ذمہ بظاہر والدین ادا کر رہے ہیں تو گویا انسان کو اللہ تعالیٰ کی ذات کے بعد کسی چیز کی ضرورت پیش آتی ہے تو وہ والدین ہیں اسلئے اللہ تعالیٰ نے اپنا حق بیان کرنے کے بعد والدین کا حق بیان فرمایا۔

بعد الوفات والدین کے ساتھ حسن سلوک:

زندگی میں تو قرآن وسنت انتہائی تاکید سے والدین کے ساتھ احسان کرنے پر زور دے رہے ہیں اسی طرح قرآن وحدیث کے مطالعہ سے آپ کو معلوم ہوگا خوش قسمت اولاد وہ ہے کہ وہ اپنے والدین کو ان کے موت کے بعد بھی دعاؤں میں یاد رکھیں یہ دعوات صرف موت کے بعد خاص نہیں بلکہ ان کی زندگی میں بھی ان کیلئے نفع بخش اور اولاد کی عادت مندی کا ذریعہ بن سکتے ہیں۔ ان کے مربی ہونے اور پرورش کے کٹھن مراحل طے کرنے ہی کی وجہ سے زندگی اور موت کے بعد بھی اللہ نے ان کے حقوق کو فوقیت دی آپ اور تمام انسانوں کو ان کے لئے دعاؤں کا طریق اور الفاظ بھی منزل من اللہ ہیں ارشاد باری ہے:

رب ارحمهما كما ربياني صغيرا

"اے میرے رب جسطرح انہوں نے مجھے بچپن سے پالا ہے اور میرے حال پر وہ رحم کرتے ہیں"

ایک اور دعا ان کلمات مبارکہ میں قرآن مجید میں آپ تلاوت کے وقت پڑھتے رہتے ہیں۔

رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَ مِنْ ذُرِّيَّتِيْ رَبَّنَا وَ تَقَبَّلْ دُعَآءِ (ابراهيم۔ ۴۰)

ترجمہ: "حضرت ابراہیمؑ نے دعا کرتے ہوئے یہ بھی فرمایا اے ہمارے پروردگار جس دن اعمالی کا محاسبہ ہوگا مجھ کو اور میرے والدین اور تمام مومنوں کو مغفرت سے نوازیں۔"

والدین جنت کے دروازے:

معزز ساتھیو! اگر کسی نے ماں باپ کی زندگی میں ان کی فرمانبرداری نہ کی اور ان کو خوش رکھنے کی بجائے ان کی ناراضگی پر

اڑارہا جسکی وجہ سے حضور ﷺ کے فرمان کہ "الوالد اوسط ابواب الجنة فان شئت فحافظ علی الباب اوضیع" کہ باپ جنت کے دروازوں میں بہترین دروازہ ہے (اگران کو راضی رکھا جائے) جنت میں داخل ہوگا۔ اور اگر نا خلف اولاد کی طرح اس دروازہ کو ضائع کردیا۔ حضور ﷺ کے فرمان کے مطابق کہ ماں باپ کا نافرمان جنت میں داخل نہ ہوگا کے خطرات اور پریشانی سے ان کے موت کے بعد سامنا ہو تو بالمومنین رؤف الرحیم نے اس وبال سے بچنے کا شفقت ومحبت سے بھرا نسخہ بھی تجویز فرمادیا

والدین کے لئے ایصال ثواب اور دعائے مغفرت کا اہتمام:

وعن انسؓ قال قال رسول اللہ ﷺ ان العبد لیموت والده او احدهما وانه لهما لعاق فلا یزال یدعو لهما ویستغفر لهما حتی یکتب الله باراً (رواه البیهقی)

ترجمہ: حضرت انسؓ روایت کررہے ہیں کہ رسول ﷺ نے فرمایا جب کسی ایسے بندے کے ماں باپ مرجاتے ہیں یا ان میں سے ایک اس دنیا سے رخصت ہوجائے جسکے والدین یا ان میں سے ایک اس بندے سے ناراض فوت ہوچکے ہوں اور پھر ان کے انتقال کے بعد یہ بیٹا یا بیٹی ان کے (رفع درجات) اور مغفرت کیلئے مسلسل دعائیں کرتا رہے تو اللہ تعالیٰ اسے (نافرمان کی بجائے) نیکوکاروں کی فہرست میں شامل کردیتا ہے۔ والدین کی توہین بے قدری اور نافرمانی کی سزا نہ صرف یہ کہ آخرت میں عذاب کا سامنا کرنا پڑے گا بلکہ اس جرم کے سزا دنیا سے شروع ہوجاتی ہے اسی کی طرف اشارہ آنحضرت ﷺ نے اپنے ایک فرمان میں فرمایا ہے۔

وعن ابی بکرة رضی الله عنه قال قال رسول الله ﷺ کل الذنوب یغفر الله منها ماشاء الله الاعقوق الوالدین فانه یعجل لصاحبه فی الحیوة قبل الممات (رواه البیقی)

ترجمہ: حضرت ابوبکرہؓ رسول اللہ ﷺ سے روایت کررہے ہیں کہ آپ نے فرمایا۔ شرک کے علاوہ تمام گناہ ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان میں سے جس قدر چاہے بخش دیتا ہے ماسوائے ماں باپ کے نافرمانی کے جرم کو اسے نہیں بخشتا۔ بلکہ رب العالمین ماں باپ کی نافرمانی کرنے والے کو موت سے پہلے اسکی زندگی میں جلد ہی سزا دے دیتا ہے۔

والدین کے نافرمان کو دنیا میں سزا مل جاتی ہے

اور حاضرین جس طرح اصدق القائلین ﷺ کے تمام اقوال حرف بہ حرف سچے ثابت ہوکر ظہور پزیر ہورہے ہیں اس گفتہ کا اثر بھی اس دنیا میں ہی دیگر سزاؤں کے علاوہ اس صورت میں ظاہر ہوجاتا ہے کہ والدین کے ساتھ زیادتی کرنے والوں سے ان کی اولاد اسکے سلوک سے بھی بدتر اور اذیت ناک معاملہ کرکے اس کی زندگی کو جہنم کدہ میں تبدیل کردیتا ہے اور اس جزاء وسزا کا معائنہ آپ حضرات روزانہ اپنے گردوپیش میں کرتے رہتے ہیں۔ حضرت جبرائیل آمین نے جن تین اشخاص کے حق میں بددعا کی وہ مشہور حدیث تو آپ لوگ اکثر بیشتر رمضان کے فضائل کے سلسلہ میں رمضان کے موقع پر سنتے

رہتے ہیں ان تین بدقسمت افراد میں وہ شخص بھی شامل ہے جس نے جنت کے دو دروازے یعنی والد اور والدہ کے خدمت کا موقع پالیا مگر اس نے اس کو ضائع کردیا۔

والدین کے نافرمان کے لئے حضور ﷺ و جبریل کی بد دعا:

حضرت کعب بن عجرہؓ سے روایت ہے:

قال قال رسول الله ﷺ احضرو المنبر فحضرنا فلما ارتقیٰ درجة قال امین فلما ارتقی الدرجة الثانیه قال آمین فلما ارتقی الدرجة الثالثه قال آمین فلما نزل قلنا یارسول الله لقد سمعنا منک الیوم شیئاً ماکنا نسمعه قال ان جبرئیل عرض لی فقال بَعُدَ من ادرک رمضان فلم یغفرله قلت آمین فلما رقیت الثانیه قال بَعُدَ من ذکرتُ عنده فلم یصل علیک قلت آمین فلما رقیت الثالثه قال بَعُدَ من ادرک ابویه الکبر او احدهما فلم یدخلاه الجنة قلت آمین.

ترجمہ: حضور ﷺ نے ایک دفعہ فرمایا کہ منبر کے قریب ہو جاؤ ہم لوگوں نے ان کے حکم کی تعمیل کی۔ جب آپ ﷺ نے منبر کے پہلے سیڑھی پر قدم رکھا تو فرمایا آمین۔ جب دوسرے پر قدم رکھا پھر فرمایا آمین۔ جب تیسرے پر قدم رکھا تو کہا آمین۔ جب خطبے سے فارغ ہو کر نیچے اترے تو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ جب آپ منبر کے پہلے سیڑھی سے اترے ہم نے آپ سے ایسی بات سنی جو پہلے کبھی نہیں سنی۔ (اسی طرح دوسرے اور تیسرے سیڑھی سے) آپ نے ارشاد فرمایا کہ اس وقت حضرت جبرائیلؑ میرے سامنے آئے (جب پہلے سیڑھی پر قدم رکھا) انہوں نے فرمایا ہلاک ہو جائے وہ شخص جس نے رمضان کا موقع پایا (جس میں اللہ کی رحمت اور بخشش کی بارش ہوتی ہے) پھر بھی اس کی مغفرت نہ ہوئی تو میں نے آمین کہا۔ جب دوسری سیڑھی پر قدم رکھا تو پھر (جبرائیلؑ) نے فرمایا ہلاک ہو وہ شخص جس کے سامنے آپ ﷺ کا نام اور ذکر ہو اور وہ تجھ پر درود نہ بھیجے تو میں نے کہا آمین اور جب پھر تیسری سیڑھی پر قدم رکھا تو (جبرائیلؑ) نے فرمایا کہ جسکے سامنے اسکے والدین یا ان میں سے ایک بڑھاپے میں موجود ہو اور وہ اسکے جنت میں داخلہ کا ذریعہ نہ بنیں تو میں نے آمین کہا۔ بد دعا دینے والا جبرائیل جسے قرآن میں روح الامین کے لقب سے اللہ نے یاد فرمایا اور اسپر آمین کہنے والا سرکار دو عالم رحمۃ العالمین شفیع المذنبین ﷺ ہیں۔ انکی بد دعا اور اس پر آمین کہنے والے کے ایسے سخت جملوں کے بعد بے نیازی برتنے والے اپنے انجام پر غور کرلیں۔

اولڈ ہوم متعفن مغربی تہذیب کا تحفہ ہے:

محترم حاضرین ! ہمیں غیر مسلموں کی مادر پدر آزادی اور نام کے مسلمانوں کی فکری آوارگی اور جدت پسندی کے خیالات سے ہر صورت میں اپنے آپ کو محفوظ رکھ کر والدین کی اسی قدر و عظمت سے پیش آنا جس سلوک اور تصور کی تاکید ہمیں اللہ اور اسکے رسول ﷺ نے انتہائی شدت سے دی ہے، عمل کرنا چاہیے۔ والدین کے ساتھ وہ معاملہ جو غیر مسلموں کے نام و نہاد تہذیب کا حصہ ہے اپنے ماں باپ جن کو عمر کے اس حصہ میں ان کو اولاد کی خدمت کرنے کی اشد ضرورت ہوتی ہے، عضو معطل سمجھ کر گھر سے نکالنے کے بعد اولڈ ایج ہاسٹلوں میں تنہا پھینک دیتے ہیں ان کی موت تک ان کی زندہ اور مردہ ہونے کا بھی نہیں پوچھتے' یہ اولڈ ہوم متعفن مغربی تہذیب کا تحفہ ہے۔

گناہوں کو چھوٹا اور غیر اہم نہ سمجھو:

رب العالمین ہم سب کو اس بدترین سلوک سے محفوظ رکھے۔ تلاوت کردہ آیت کریم میں تیسرا حکم اولاد کو بھوک و افلاس کے خوف سے قتل کرنے سے منع اور اسکے بعد منکرات و فواحش اور ناحق قتل سے بچنے کے احکامات ہیں۔ جن کے بارے میں انشاء اللہ اگلے موقع پر عرض کردونگا۔ آج آیت مبارکہ کے بیان کے بعد ایک حدیث مبارکہ کا ذکر کیا تھا۔ اسکے بارے میں صرف اتنا عرض ہے۔ آیت میں جن اعمال کا ذکر ہے وہ کبائر گناہ میں شمار ہو کر ان کے ارتکاب پر تو سخت باز پرس اور سزا ہو گی مگر بعض ایسے عمل ہیں جنہیں انسان چھوٹے اور معمولی گناہ سمجھ کر کوئی اہمیت نہیں دیتے۔ جس کے کرنے کے بعد اسے گناہ کے طور پر نہیں سمجھا جاتا اور نہ ان سے استغفار کی فکر لاحق ہوتی ہے۔ حالانکہ صغیرہ گناہ کے ازالہ طرف توجہ نہ دینا اور اسپر بار بار اصرار کرنے سے وہ گناہ کبیرہ کی حیثیت اختیار کر جاتا ہے۔ اللہ کی شان کریمانہ ہے کہ کئی دفعہ کبیرہ گناہ کو معاف کر دیتا ہے اور صغیرہ اور جس گناہ کو معمولی سمجھا جاتا ہے اس پر گرفت فرما کا بندہ عذاب کا حقدار بن جاتا ہے۔ آگ کی معمولی چنگاری اور بجلی کے شارٹ سرکٹ spark سے بڑی عمارات کو ویرانوں اور کھنڈرات میں تبدیل کر دیتی ہے۔ محترم ساتھیو گناہ کو کبھی چھوٹا اور غیر اہم مت جانو۔ چور جب چوری کرتا ہے ابتداء اس کی مرغی کے انڈے یا دو چار روپے کی چیز سے ہوتی ہے۔ جب ابتداء سے ہی نہ روکا جائے اس کے دل سے چوری کی برائی کا تصور ختم ہو کر اس سے بڑا ڈاکو بن جاتا ہے۔ جسکی ذلت اور رسوائی کی سزا اسے سر عام بھگتنا پڑتی ہے۔ اس لئے جب بھی چھوٹے گناہ میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہو جائے، فوراً اللہ سے بخشش کی دعا اور آئندہ نہ کرنے کا عزم مصمم کرنا چاہیے۔

رب العزت مجھے اور آپ کو، شرک، والدین کی نافرمانی اور کبائر و صغائر ہر قسم کے معاصی سے محفوظ رہنے کی توفیق نصیب فرمادیں۔ آمین

قومی ایوارڈ یافتہ مقالہ

جناب ابرار خٹک*

آخری قسط

''مفاہمتی عمل کے لئے پائیدار حکمتِ عملی کی تشکیل تعلیماتِ نبوی ﷺ کی روشنی میں''

ان میں خصوصاً معاہدہ جہینہ' معاہدہ ابوا' معاہدہ بواط' معاہدہ بنو مدلج' معاہدہ اشجع' معاہدہ بنو غفار' ثعلبہ بن حصن سے معاہدہ' رؤسائے غطفان سے معاہدہ' سینٹ کیتھرائن سے معاہدہ' معاہدہ خزاعہ' معاہدہ خیبر' معاہدہ فدک' معاہدہ وادی قریٰ' معاہدہ تیما' معاہدہ بنو عریضہ و بنو عازیہ' معاہدہ حدیبیہ کی تنسیخ اور اس کے بعد معاہدہ مکہ (اعلان عام)' معاہدہ مزینہ' معاہدہ جُرس' معاہدہ اسلم' معاہدہ ثقیف' معاہدہ دومۃ الجندل' معاہدہ ایلہ' معاہدہ جربا' معاہدہ اذرح' معاہدہ مقنا' معاہدہ نجران' معاہدہ تبالہ' معاہدات بنی الحرقہ و بنی الجُرمُز وغیرہ جیسے معاہدات کی مثالیں دی جاسکتی ہیں۔

رسول اللہ ﷺ کے نامہ ہائے مفاہمت (دعوتِ اسلام بسلاطینِ عظام):

صلح حدیبیہ کے بعد آپ ﷺ نے بین الاقوامی معاملات کو سنوارنے کے لیے سلاطین' امراء و والیانِ ریاست کو مفاہمت (دعوتِ اسلام) کے خطوط لکھے' جو حجاز اور اس سے ملحقہ علاقوں پر حکومت کرتے تھے۔ ان میں خود مختار ریاستیں بھی تھیں اور کچھ حکومتِ روم و ایران کے زیرِ انتظام بھی۔ ان ممالک میں انسان بادشاہوں کے دستِ نگر' مطیع اور محکوم تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے اسلام کے فلسفۂ انسانیت کی بنیاد پر رنگ' نسل' اعلیٰ و برتر کے امتیازات ختم کرنے کے لیے اسلام کے منشور معاشرتی' سیاسی' دینی' فکری و روحانی آزادی اور عالمگیر اخوت و مساوات کی خاطر ان کو دعوتِ اسلام دی۔ ان خطوط میں آپ ﷺ نے حکمت و تدبّر کی بے مثال روایت قائم کی۔ سلاطین' امرا و والیانِ ریاست کے مقام و حیثیت کو ملحوظ رکھتے ہوئے سفارتی آداب کی نئی قدریں متعارف کیں۔ ہر مقام کے لیے متعلقہ زبان سے آشنا سفرا کا انتخاب کیا۔ اللہ' محمد اور رسول کے الفاظ و مہر کے ساتھ ''اسلام لاؤ' سلامتی پاؤ گے!'' سے ان کو مخاطب کیا۔ عیسائی فرمان رواؤں کے نام مکتوبات میں قرآن کی یہ آیت درج ہوتی:

''اے اہلِ کتاب! آؤ ایک ایسی بات کی طرف جو ہمارے اور تمہارے درمیان یکساں ہے' کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی بندگی نہ کریں' اس کیساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں اور ہم میں سے کوئی اللہ کے سوا کسی کو اپنا رب نہ بنالے۔'' (۱۰۰)

آپ ﷺ کا ہر مکتوب مفاہمت کے لیے پہلا قدم ثابت ہوتا رہا' جسے احادیث کی صورت' تاریخ نے رہتی دنیا تک محفوظ کرلیا؛ وہ خطوط درج ذیل خصوصیات کی حامل رہیں:

• سلاطین، امرا و والیانِ ریاست کے مقام و حیثیت کو ملحوظ رکھا گیا۔
• ان کے مذہب (الہامی) کو قدر کی نگاہ سے دیکھا اور برحق ہونے کی گواہی دی۔
• سیدھی راہ پر گامزن ہونے والے کے لیے سلامتی کی دُعا کی۔
• جن کو اسلام کی دعوت دی، اس وضاحت کے ساتھ کہ جو کچھ ان کی ملکیت ہے ان کے پاس رہے گا، اور ان کو ان کی ملکیت سے محروم نہیں کیا جائے گا۔ یعنی دعوتِ اسلام کا مقصد ہوسِ اقتدار، ہوسِ ملک گیری، ہوسِ مال و زر نہ تھا۔
• یہودیوں اور عیسائیوں پر زبردستی اسلام مسلط کرنے کی کوشش نہیں کی بلکہ ان کو غور و فکر کا موقع دے کر انسانیت کے معیارات کی بنیاد پر حق و باطل میں فرق کرنے کا موقع دیا۔
• حضرت معاذ بن جبلؓ سے فرمایا:
''اہلِ کتاب تم سے پوچھیں گے، جنت کی کنجی کیا ہے؟ تم کہنا اس بات کی شہادت دینا کہ خدا کے سوا کوئی اور ہستی قابلِ عبادت نہیں اور نہ اس کا کوئی شریک ہے۔'' (۱۰۱)
• کفار و مشرک جنہوں نے انسانوں کو اپنا مطیع، غلام، دستِ نگر بنایا تھا کو علی الاعلان کہا کہ ان غیر انسانی افعال سے باز آ کر انسانیت کی عالمگیر، سچائی (اسلام) کی طرف آؤ۔
• آپ ﷺ نے کہا: میرا دین وہاں تک پھیلے گا جہاں تک چوپائے اور گھوڑے جاسکتے ہیں۔ (۱۰۲)
• یہ نہیں کہا کہ: میرا جھنڈا وہاں تک لہرائے گا جہاں تک چوپائے اور گھوڑے جاسکتے ہیں۔''
• مسیلمہ کذاب کو لکھا: ''ملک تو اللہ ہی کا ہے جس کو وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے دیتا ہے اور انجام کار پرہیز گاروں ہی کے لیے ہے۔'' (۱۰۳)
• آپؐ نے سفیروں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے کی نصیحت کی۔
• مسیلمہ کذاب کے سفیر نے مسیلمہ کو رسول اللہ کہا تو آپ نے جواب دیا: ''اگر سفیروں کا قتل جائز ہوتا تو میں تم کو قتل کر دیتا''۔ (۱۰۴)
• جب کہ اس کے مقابلے میں مسیلمہ کذاب نے حبیب بن زید بن ثابتؓ کو گرفتار کیا اور ان کا ایک ایک عضو کاٹتے رہے۔ (۱۰۵)
• ذی العلاحمیری کے نام آپ کا خط پہنچا تو اس کی کیفیت یہ تھی کہ اپنے آپ کو خدا کہتا تھا اور لوگوں سے سجدے کرواتا تھا، آپؐ کے نامہء مبارک کا اعجاز ہوا کہ اس نے اسی وقت اہلیہ اور زوعمر سمیت اسلام قبول کیا اور اسی دن ۱۸۰۰۰ (اٹھارہ ہزار) غلاموں کو آزاد کیا''۔ (۱۰۶)

حاصلِ مطالعہ

رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات کی روشنی میں آپ ﷺ کے مفاہمتی عمل اور حکمتِ عملی کی تشریح وتوضیح جاننے کے بعد جونکات سامنے آتے ہیں اور جن کی بنیاد پر مفاہمت کیلئے پائیدار حکمت عملی تشکیل دی جاسکتی ہے' وہ درج ذیل ہیں:

کسی بھی ایسے مفاہمتی عمل میں شرکت یااس کی توثیق نہیں کی جائیگی' جوقرآن وسنت کے منافی ہو۔

مفاہمت کا اساسی مقصد عالمگیر انسانی معاشرے کی تشکیل ہوگا اور کسی بھی ریاست کے ذاتی مفادات کونقصان نہیں پہنچایا جائیگا۔

اسلامی ریاست قرآن وسنت کی بنیاد پر مفاہمتی عمل میں شریک ہوگی' اگر قرآن وسنت میں صریح حکم نہ ہوتو شوریٰ (پارلیمنٹ) سے رجوع کیاجائے گا' اور باہمی مشاورت سے تمام فیصلے عمل میں لائے جائیں گے۔فردواحد قوم یا ریاست کی تقدیر کا فیصلہ نہیں کرے گا۔

حکمران کا دوسری ریاست سے کسی قسم کاتعلق تسلیم نہیں کیا جائے گا' بلکہ تعلق ریاست کا ریاست سے تصور ہوگا۔کوئی بھی حکمران ذاتی تعلق کی خاطر ریاست کے مفادات کومتاثر نہیں کرسکتا۔

کسی بھی ریاست کے ساتھ مفاہمت' دین وریاست کی ضروریات کومدِ نظر رکھ کرعمل میں لائی جائے گی۔مفاہمت میں ریاست کی نظریاتی' جغرافیائی (بری' بحری' فضائی) اور اقتصادی مفادات کو ہرلحاظ سے مقدم رکھا جائے گا۔

ریاست (پارلیمنٹ) تمام حالات کا معروضی جائزہ لے کر پیش بندی کرے گی' اور درج بالا و دیگر ضروری مفادات کو مقدم رکھ کر مفاہمتی عمل کی توثیق کرے گی۔

ریاست کے دوستوں اور دشمنوں کی پہچان بہت ضروری ہے' اور دوراندیشی' منصوبہ بندی کے ذریعے ترجیحات و ضروریات کاتعین کرکے ریاست کے مفادات کو ہرلحاظ سے مقدم رکھاجائے گا۔

معاہدے کا وقت اور مقام متعین ہو' اور اس پر پابندی ہرلحاظ سے یقینی بنائی جائے۔

مفاہمت کا مقصد توسیع پسندی' دوسروں کے وسائل پر قبضہ اوران کے جان ومال کوخطرے سے دوچار کرنا نہ ہو۔

مفاہمت پر فریقِ دوم کی طرف سے عمل درآمد نہ کرنے کا احتمال ہوتو (چار مہینے قبل/ فی الفور نوٹس میں لاکر) الگ ہونے کا اعلان کیا جائے۔

معاہدات کا مقصد خیرخواہی ہو' نہ کہ دوسروں کوزیردست' مطیع اور فرمان بردار بنانا۔

ہمسایوں سے اچھے تعلقات کوممکنہ حدتک یقینی بنانا' کسی طاقتور کی طرف سے پیش قدمی کا امکان/اندیشہ ہوتو مشترکہ مفادات کی بنیاد پر دوسرے ممالک سے معاہدات کیے جاسکتے ہیں۔

خفیہ معاہدات سے حتی الامکان احتراز کیا جائے' تاہم انتہائی ضرورت کے تحت جوبھی معاہدہ کیا جائے وہ اسلامی قانون

مفاہمت و معاہدہ کے عین مطابق ہو۔ اور کوئی بھی شق اس کے منافی نہ ہو۔

معاہدات پر ہر لحاظ سے عمل درامد یقینی بنایا جائے تا کہ اللہ اور اس کے رسول کی گرفت سے بچا جاسکے' علاوہ ازیں دنیا کو بھی حسنِ عمل کی سچی تصویر پیش کی جاسکے۔

معاہدات واضح' غیر مبہم اور صاف ستھرے ہوں تا کہ کوئی بھی فریق اس کی تشریح اپنی مرضی اور منشا کے مطابق نہ کرسکے' بلکہ تمام ان پر یکساں عمل کرسکیں۔

غیر مسلم ممالک کے ساتھ معاہدات میں مدت کے تعین کے ساتھ ساتھ تجدید و تنسیخ کے معاملات بھی واضح ہوں' اگرچہ اسلامی ملک کے لیے وہ پہلے سے معلوم ہی کیوں نہ ہوں۔

معاہدات میں عدل وانصاف' رواداری' حسن سلوک' مرّوت کے جذبات کا اظہار کیا جاسکتا ہے۔

معاہدے کے مبادیات پر عدم تعمیل کی صورت میں فریق دوم کو نوٹس دے کر الگ ہونا ضروری ہے۔

اسلام کفار' اہلِ کتاب سے مشروط معاہدوں کی اجازت دیتا ہے مگر چونکہ فطرتاً وہ ناقابلِ اعتماد ہوتے ہیں' اس لیے ان سے مستقل دوستی گھاٹے کا سودا ہوگا۔ اور اس سے ممکنہ طور پر بچنا بہتر ہوگا۔

معاہدہ آزادانہ ومنصفانہ ہونا چاہیے نہ کہ فریق دوم کو مجبور کیا جائے یا ان کے حقوق کی نفی کی جائے۔

اسلام الفاظ کے گورکھ دھندوں کو تسلیم نہیں کرتا بلکہ عمل کے معیار ہی سے کسی معاہدے کو پرکھتا ہے' اس لیے اگر فریق دوم کا عمل قرینِ انصاف نہ ہو تو ایسے معاہدوں سے احتراز کرنا چاہیے۔

باہمی رضامندی کی بنیاد پر ترمیم کی جاسکتی ہے۔

معاہدات پر فریقین کے دستخط موجود ہوں' اور ہر کسی پر واضح ہوں۔

معاہدے پر عمل درامد ہر لحاظ سے یقینی بنانا چاہیے اور کسی مصلحت اور مفاد کو درمیان میں نہیں لانا چاہیے۔

اسلام ایسے معاہدے کی توثیق کی ہرگز اجازت نہیں دیتا جو ریاست کی خودمختاری متاثر کرتا ہو۔

بمصطفیٰ ﷺ برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست   اگر بہ او نہ رسیدی تمام بولہبی است

حواشی /حوالے

۱۔ مصباح اللغات' مرتبہ ابوالفضل مولانا عبدالحفیظ ملتانوی' مکتبہ امدادیہ' ملتان' سن ندارد' ص ۶۴۸

۲۔ اردو لغت' اردو لغت بورڈ' کراچی' جلد نمبر ۱۸' ۲۰۰۲' ص ۳۹۷

۳۔ اسلامی ریاست' ڈاکٹر حمید اللہ' الفیصل ناشران وتاجرانِ کتب' اردو بازار لاہور ۱۹۹۹' ص ۱۴۸' ۱۴۹

۴۔ فیروز اللغات' مولوی فیروز الدین' فیروز سنز' لاہور' ص ۲۷۲

۵۔ فیروز اللغات' مولوی فیروز الدین' فیروز سنز' لاہور' ص ۵۷۳

6.Gem Practical Dictionary 'compiled by M.Raza ul Haq Badakhshani'Azhar Publishers,urdu bazar'Lahore p589

7.International relations 'by Parkash chander,Common bookhive(P)Ltd,Delhe p539

۹۔رسول اللہ ﷺ کی سیاستِ خارجہ'پروفیسر محمد صدیق قریشی' شیخ غلام علی اینڈ سنز'لاہور طبع سوم ۱۹۸۷'ص ۱۱

10.International relations 'by Parkash chander p539,540

۱۱۔رسول اللہ ﷺ کی سیاستِ خارجہ'پروفیسر محمد صدیق قریشی'ص ۶ ۱۲۔اسلامی ریاست'ڈاکٹر حمید اللہ'۱۵۷'۱۵۸

۱۳۔اسلامی ریاست'ڈاکٹر حمید اللہ'۱۵۲ ۱۴۔اسلامی ریاست'ڈاکٹر حمید اللہ'۱۵۵

۱۵۔اتحادِ اسلامی: قرآن'سنت اور عقل کی روشنی میں'ابرار خٹک'سہ ماہی المعارف'ادارۂ ثقافتِ اسلامی'لاہور'جولائی تا دسمبر ۲۰۱۰'ص ۵۱

۱۶۔قرآن الحجرات:۱۳ ۱۷۔القرآن ۳:۶۳ ۱۸۔القرآن ۵:۳۲ ۱۹۔القرآن ۵:۱۶

۲۰۔ایرانی ادب'ڈاکٹر ظہور الدین احمد'مرکز تحقیقاتِ فارسی ایران و پاکستان'اسلام آباد'۱۹۹۶'ص ۱۴۲

۲۱۔گلستان'شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی'مترجم مولانا ظہیر الدین'مکتبہ شرکتِ علمیہ ملتان'سن ندارد'ص ۶۰

۲۲۔اتحادِ اسلامی: قرآن'سنت اور عقل کی روشنی میں'ابرار خٹک'سہ ماہی المعارف'جولائی تا دسمبر ۲۰۱۰'ص ۵۲

۲۳۔القرآن: الاحزاب:۲۱ ۲۴۔خطباتِ مدراس'سید سلیمان ندویؒ'ادارۂ اسلامیات'لاہور'اکتوبر ۱۹۸۳'ص ۸۳'۸۴

۲۵۔القرآن: البقرہ ۱۲۷'۱۲۸ ۲۶۔سیرت النبی'علامہ شبلی نعمانی'دار الاشاعت'کراچی ۱۹۵۸'جلد ششم ص ۲۴

۲۷۔سیرت النبی'علامہ شبلی نعمانی'جلد ششم'ص ۲۶ ۲۸۔القرآن:۷:۱۵۸ ۲۹:مسند:۴:۴۱۶ ۳۰:بخاری:۱/۸۶

۳۱۔القرآن:۲۱:۱۰۷ ۳۲۔انسانِ کامل'ڈاکٹر خالد علوی'الفیصل ناشران و تاجرانِ کتب'اردو بازار لاہور'۲۰۰۲'ص ۶۸۷

۳۳۔خطباتِ مدراس'سید سلیمان ندوی'ص ۱۰۲ ۳۴۔القرآن:۵:۸ ۳۵۔القرآن:۴:۱۳۵

۳۶:القرآن:۲:۱۳۷ ۳۷:القرآن:۵:۵۱ ۳۸:القرآن:۵:۵۱

۳۹:القرآن:۵:۵۷ ۴۰:القرآن:۵:۱ ۴۱:القرآن:۸:۵۸'۵۵ ۴۲:القرآن:۹:۴

۴۳:القرآن:۸:۵۸ ۴۴:القرآن:۹:۱۹'۲ ۴۵:القرآن:۹:۸'۷ ۴۶:القرآن:۹:۱۲'۱۳

۴۷:بخاری'کتاب الجزیہ ۴۸:مشکوٰۃ'باب الاکبائر و نفاق ۴۹:مشکوٰۃ'باب الایمان ۵۰:مشکوٰۃ'باب الصلح

۵۱:طبقات ابن سعد'حصہ اول'ترجمہ علامہ عبداللہ'نفیس اکیڈمی'کراچی'۱۹۹۶'ص ۵۳

۵۲:اسلام کا نظامِ حکومت'مولانا حامد الانصاری'الفیصل ناشران و تاجرانِ کتب'اردو بازار لاہور'۱۹۹۹'ص ۳۵۷

۵۳:اسلامی سیاست'مولانا گوہر رحمان'مکتبہ تفہیم القرآن'مردان'۲۰۰۲'۵۳ ۵۴:خطباتِ مدراس'سید سلیمان ندویؒ'ص ۸۳

۵۵:ترمذی'ابواب فضائل القرآن ۵۶:المستدرک'جلد ۱'ص ۳۷ ۵۷:اسلامی سیاست'مولانا گوہر رحمان'۲۸۵

۵۸:اسلامی سیاست'مولانا گوہر رحمان'۲۵۵ ۵۹:القرآن: العمران:۱۵۹ ۶۰:اسلامی سیاست'مولانا گوہر رحمان'۲۸۸

۶۱:اسلامی سیاست'مولانا گوہر رحمان'۲۹۴ ۶۲:ایضاً ۶۳:مجمع الزوائد:۸:۱۷۸ ۶۴:ترمذی باب الجہاد

۶۵:قرطبی ص ۲۰۱ ۶۶:اسلامی سیاست'مولانا گوہر رحمان'۲۹۹ ۶۷:اسلام کا نظامِ حکومت'مولانا حامد الانصاری'۳۰۱

۶۸:سیرت مصطفیٰ'مولانا محمد ادریس کاندھلوی'مکتبہ الخلیل'اردو بازار لاہور'سن ندارد'جلد اول'ص ۶۸

۶۹: طبقات ابن سعد، حصہ اول، ص ۱۲۸، ۱۲۸ ۷۰: سیرت مصطفیٰ، مولانا محمد ادریس کاندھلوی، ص ۱۱۶
۷۱: اسلام کا نظامِ حکومت، مولانا حامد الانصاری، ۹۲ ۷۲: اسلام کا نظامِ حکومت، مولانا حامد الانصاری، ص ۳۵۸
۷۳۔ سیرت مصطفیٰ، مولانا محمد ادریس کاندھلوی، ص ۱۳۷
۷۴: کلیاتِ اقبال، علامہ محمد اقبال، اقبال اکیڈمی لاہور، ص ۲۹۹، ۳۰۰
۷۵۔۔۔ اتحادِ اسلامی: قرآن، سنت اور عقل کی روشنی میں، ابرار خٹک، سہ ماہی المعارف، جولائی تا دسمبر ۲۰۱۰، ص ۵۲
۷۶۔۔ اسلامی ریاست، ڈاکٹر حمید اللہ، الفیصل ناشران وتاجران کتب، اردو بازار، لاہور ۱۹۹۹،
۷۷: سیرت مصطفیٰ، مولانا محمد ادریس کاندھلوی، ص ۴۷ ۷۸: اسلام کا نظامِ حکومت، مولانا حامد الانصاری، ص ۹۴
۷۹: رسول اللہ ﷺ کی سیاستِ خارجہ، پروفیسر محمد صدیق قریشی، ص ۱۶۱
۸۰: طبقات ابن سعد، حصہ اول، ص ۳۲۱ ۸۱: ایضاً
۸۲: ایضاً، ۴۵۴، ۴۵۵ ۸۳: رسول اللہ ﷺ کی سیاستِ خارجہ، پروفیسر محمد صدیق قریشی، ص ۱۶۸، ۱۷۰، ۱۷۱
۸۴: القرآن، انفال: ۱۰ ۸۵: اسلام کا نظامِ حکومت، مولانا حامد الانصاری، ص ۲۹۵
۸۶: اسلامی سیاست، مولانا گوہر رحمان، ص ۱۹۲
۸۷: رسول اللہ ﷺ کی سیاستِ خارجہ، پروفیسر محمد صدیق قریشی، ص ۱۸۸
۸۸: اسلامی سیاست، مولانا گوہر رحمان، ص ۳۶۳
۸۹: رسول اللہ ﷺ کی سیاستِ خارجہ، پروفیسر محمد صدیق قریشی، ص ۱۸۸
۹۰: القرآن: الفتح: ۲۴ ۹۱: القرآن: الفتح: ۱۸ ۹۲: سیرت النبی، علامہ شبلی نعمانی، ۲۶۴
۹۳: رسول اللہ ﷺ کی سیاستِ خارجہ، پروفیسر محمد صدیق قریشی، ص ۲۰۱، ۲۰۲ ۹۴: القرآن: الفتح: ۱
۹۵:: رسول اللہ ﷺ کی سیاستِ خارجہ، پروفیسر محمد صدیق قریشی، ص ۳۶۴
۹۶:: رسول اللہ ﷺ کی سیاستِ خارجہ، پروفیسر محمد صدیق قریشی، ص ۲۰۹
۹۷: رسول اللہ ﷺ کی سیاستِ خارجہ، پروفیسر محمد صدیق قریشی، ص ۲۰۶
۹۸: اسلام کا نظامِ حکومت، مولانا حامد الانصاری، ص ۳۶۵
۹۹: رسول اللہ ﷺ کی سیاستِ خارجہ، پروفیسر محمد صدیق قریشی، ص ۱۹۵ ۱۰۰: قرآن الحجرات: ۱۳
۱۰۱: رسول اللہ ﷺ کی سیاستِ خارجہ، پروفیسر محمد صدیق قریشی، ص ۵۳
۱۰۲: رسول اللہ ﷺ کی سیاستِ خارجہ، پروفیسر محمد صدیق قریشی، ص ۴۳
۱۰۳: رسول اللہ ﷺ کی سیاستِ خارجہ، پروفیسر محمد صدیق قریشی، ص ۵۰
۱۰۴: سیرتِ ابن ہشام، حصہ دوم، ۳۷۳ ۱۰۵: ایضاً
۱۰۶: رحمت اللعالمین، قاضی سلیمان پوری، جلد اول، شیخ غلام علی اینڈ سنز، لاہور، ص ۲۱۱

مفتی محمد راشد ڈسکوی*

رمضان اور زکوٰۃ

اسلامی مہینوں میں سب سے زیادہ اہم اور سب سے زیادہ فضائل پر مشتمل مہینہ ''رمضان المبارک'' شروع ہونے والا ہے، اس ماہِ مبارک میں بہت ساری عبادات انسان کی طرف متوجہ ہوتی ہیں، یہ مہینہ شروع ہوتے ہی انسانوں میں ذہنی، ایمانی اور اعمالی اعتبار سے بہت سی خوشگوار تبدیلیاں واقع ہوتیں ہیں، نہ صرف یہ، بلکہ ہمارے اردگرد کے معاشرے میں امن وامان، باہمی ہمدردی اور اخوت و بھائی چارگی کی ایک عجیب فضا قائم ہوتی ہے، چنانچہ اسی مہینے میں عام طور پر اپنے اموال کی زکوٰۃ نکالنے کا دستور ہے، اگرچہ زکوٰۃ کی ادائیگی کا براہِ راست رمضان المبارک سے کوئی تعلق نہیں ہے، بلکہ زکوٰۃ کے وجوب اور اس کی ادائیگی کا تعلق اس کے متعین نصاب کا مالک بننے سے ہے، لیکن چونکہ رواج ہی یہ بن چکا ہے کہ رمضان المبارک میں اس کی ادائیگی کی جاتی ہے اس لئے اس موقع پر مناسب معلوم ہوا کہ اس ماہ میں جہاں رمضان، روزہ اور ان سے متعلق ہر ہر عبادت پر لکھا جاتا ہے اور خوب لکھا جاتا ہے، وہاں اسی مہینے میں ''زکوٰۃ'' پر بھی لکھا جائے، تاکہ اس فریضے کے ادا کرنے والے پوری ذمہ داری سے اپنے اس فریضے کو ادا کریں، اس کے ساتھ ساتھ یہ بات بھی ذہنوں میں رہے کہ ہم معاشرے سے اس فضا کو ختم کرنے کی کوشش کریں جو اس وقت عمومی طور پر سارے مسلمانوں میں اپنا زور پکڑ چکی ہے کہ زکوٰۃ رمضان میں نکالنی ہے، بلکہ ہم یہ ماحول بنائیں اور اسی کے مطابق دوسروں کی ذہن سازی کریں کہ زکوٰۃ نکالنے والا اپنی زکوٰۃ کی ادائیگی میں زکوٰۃ کے واجب ہونے کے وقت کا خیال رکھتے ہوئے اس کے وقت پر زکوٰۃ نکالے، اور اس کے لئے رمضان کا انتظار نہ کرے، چنانچہ ذیل میں ''زکوٰۃ کن اموال پر واجب ہوتی ہے؟'' پر تفصیلاً اور کچھ دیگر مسائل پر اجمالاً روشنی ڈالی جائے گی۔

زکوٰۃ کا معنی و مفہوم:

زکوٰۃ کے لغوی معنیٰ پاکی اور بڑھنے کے ہیں، اور شریعت کی اصطلاح میں ''مخصوص مال میں مخصوص افراد کے لیے مال کی ایک متعین مقدار'' کو زکوٰۃ کہتے ہیں۔ (الاختیار لتعلیل المختار، کتاب الزکوٰۃ: 1/99، دار الکتب العلمیہ)

* استاذ ورفیق شعبہ تصنیف وتالیف، جامعہ فاروقیہ کراچی

زکوٰۃ کو زکوٰۃ کہنے کی وجہ یہ ہے کہ جب انسان مال کے ساتھ مشغول ہوتا ہے، تو اس کا دل مال کی طرف مائل ہو جاتا ہے، دل کے اس میلان کی وجہ سے مال کو مال کہا جاتا ہے، اور مال کے ساتھ اس مشغولیت کی وجہ سے انسان کئی روحانی و اخلاقی بیماریوں اور گناہوں میں مبتلا ہو جاتا ہے، مثلاً: مال کی بے جا محبت، حرص اور بخل وغیرہ۔ان گناہوں سے حفاظت اور نفس و مال کی پاکی کے لئے زکوٰۃ و صدقات کو مقرر کیا گیا ہے، اس کے علاوہ زکوٰۃ سے مال میں ظاہری یا معنوی بڑھوتری اور برکت بھی ہوتی ہے، اس وجہ سے بھی زکوٰۃ کا نام زکوٰۃ رکھا گیا۔

الزکوٰۃ وهي الطهرة و معناها أن الزكوٰة طهرة لهم من أدناسهم، قال تعالیٰ: ﴿خذ من أموالهم صدقة تطهرهم و تزكيهم بها﴾فإن الله تعالیٰ جعل المال سبباً لقوام معاشهم و خلقهم محتاجين مضطرين، والمضطر مفزعة إلیٰ من اضطر إلی نفسه فترك مفزعه و جعل الباب الذي صيّر سبباً مفزعاً لحاجته، فمال بقلبه عن الله تعالیٰ و لهذا سمي مالاً لميل القلوب عن الله تعالیٰ إليها فقد دنس بذلك.(نوادر الأصول للترمذي، الأصل الثاني والستون والمائة في صفة الأولياء و حقيقة الولاية أو التحذير من إهانتهم: 2/146 ، دار الجيل)

زکوٰۃ کی فرضیت:

زکوٰۃ اسلام کا ایک اہم ترین فریضہ ہے، اس کی فرضیت شریعت کے قطعی دلائل سے ثابت ہے، جن کا انکار کرنا کفر ہے، ایسا شخص دائرہ اسلام سے اسی طرح خارج ہو جاتا ہے جیسے نماز کا انکار کرنے والا شخص اسلام سے نکل جاتا ہے۔ زکوٰۃ کی فرضیت کب ہوئی؟ اس سلسلے میں بہت سی آیات اور بہت سی احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ زکوٰۃ کی فرضیت ہجرت مدینہ سے پہلے ہوئی جبکہ دوسری طرف بہت سی آیات اور احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کی فرضیت ہجرت کے بعد ہوئی۔ چنانچہ اس بارے میں علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ نفسِ فرضیت تو ہجرت سے پہلے ہوگئی تھی لیکن اس کے تفصیلی احکامات ہجرت کے بعد نازل ہوئے، ملاحظہ ہو:

قوله: ﴿وأقيموا الصلاة وآتوا الزكاة﴾ أي: أقيموا صلاتكم الواجبة عليكم و آتوا الزكوٰة المفروضة.

و هذا يدل لمن قال: "إن فرض الزكوٰة نزل بمكة، لكن مقادير النصب و المخرج لم تبين إلا بالمدينة. والله أعلم".(تفسير ابن كثير، سورة مزمل، آیت نمبر: 20)

زکوٰۃ کے فوائد، ثمرات و برکات:

زکاۃ اللہ رب العزت کی جانب سے جاری کردہ وجوبی حکم ہے، جس کا پورا کرنا ہر صاحب نصاب مسلم پر

ضروری ہے، اس فریضہ کے سرانجام دینے پر انعامات کا ملنا سو فیصد اللہ تعالیٰ کا فضل ہے، کیونکہ اس فریضے کی ادائیگی تو ہم پر لازم تھی، اس کے پورا کرنے پر شاباش ملنا اور پھر اس پر بھی مستزاد، انعام کا ملنا (اور پھر انعام، دنیوی بھی اور اُخروی بھی) تو ایک زائد چیز ہے، دوسرے لفظوں میں سمجھیے کہ مسلمان ہونے کے ناطے اس حکم کا پورا کرنا ہر حال میں لازم تھا، چاہے کوئی حوصلہ افزائی کرے یا نہ کرے، کوئی انعام دے یا نہ دے، لیکن اس کے باوجود کوئی اس پر انعام بھی دے تو پھر کیا ہی کہنے! اور انعام بھی ایسے کہ جن کے ہم بہرصورت محتاج ہیں، ہماری دنیوی و اُخروی بہت بڑی ضرورت ان انعامات سے وابستہ ہے، ذیل میں چند انعامات کا صرف اشارہ نقل کیا جارہا ہے، تفصیلی مباحث دیئے گئے حوالہ جات میں ملاحظہ کی جاسکتی ہیں:

(1) زکاۃ کی ادائیگی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ مال کو بڑھاتے ہیں۔(البقرة: 267۔تفسير جلالين،البقرة: 267۔و روح المعاني،التوبة: 104۔صحيح البخاري، كتاب الزكاة،باب الصدقة من كسب طيب.رقم الحديث: 1410،2/112،دار طوق النجاة)

(2) زکاۃ کی وجہ سے اجر و ثواب سات سو گنا بڑھ جاتا ہے۔(البقرة: 261۔ تفسير البيضاوی:البقرة: 261)

(3) زکاۃ کی وجہ سے ملنے والا اجر کبھی ختم ہونے والا نہیں، ہمیشہ باقی رہے گا۔(الفاطر: 29،30)

(4) اللہ تعالیٰ کی رحمت ایسے افراد (زکاۃ ادا کرنے والوں) کا مقدر بن جاتی ہے۔(الأعراف: 156)

(5) کامیاب ہونے والوں کی جو صفات قرآن پاک میں گنوائی گئیں ہیں، ان میں ایک صفت زکوۃ کی ادائیگی بھی ہے۔(المؤمنين: 4)

(6) زکاۃ ادا کرنا ایمان کی دلیل اور علامت ہے۔(سنن ابن ماجه، كتاب الطهارة، باب الوضو شطر الإيمان، رقم الحديث: 280،دار المعرفة بيروت)

(7) قبر میں زکاۃ (اپنے ادا کرنے والے کو) عذاب سے بچاتی ہے۔(المصنف لابن أبي شيبة، كتاب الجنائز،باب في الرجل يرفع الجنازة،رقم الحديث: 12188،7/473،دار قرطبة، بيروت)

(8) ایک حدیث شریف میں جنت کے داخلے کے پانچ اعمال گنوائے گئے ہیں، جن میں سے ایک زکاۃ کی ادائیگی بھی ہے۔(سنن أبي داؤد، كتاب الصلاة، باب في المحافظة على وقت الصلوٰت،رقم الحديث 429،1/214،دار ابن حزم)

(9) انسان کے مال کی پاکی کا ذریعہ زکاۃ ہے۔(مسند أحمد: مسند أنس بن مالك، رقم الحديث: 12394)

(10) انسان کے گناہوں کی معافی کا بھی ذریعہ ہے۔(مجمع الزوائد، كتاب الزكاة، باب فرض

الزکاہ: 3/ 63)

(11) زکاۃ سے مال کی حفاظت ہوتی ہے۔(شعب الإيمان للبيهقي، كتاب الزكاة، فصل في من أتاه الله مالا من غير مسألة، رقم الحديث: 3557، 3/ 282، دار الكتب العلميه)

(12) زکاۃ سے مال کا شر ختم ہو جاتا ہے۔(السنن الكبرىٰ للبيهقي، كتاب الزكاة، باب الدليل على أن من أدى فرض الله فی الزكاة، رقم الحديث: 7379)

اوپر جتنے فضائل ذکر کیے گئے ہیں وہ ہر قسم کی زکاۃ سے متعلق ہیں، چاہے وہ ''زکاۃ'' سونے چاندی کی ہو، یا تجارتی سامان کی، عشر ہو یا جانوروں کی۔

<u>زکاۃ ادا نہ کرنے کے نقصانات اور وعیدیں:</u>

فریضہ زکاۃ کی ادائیگی پر جہاں من جانب اللہ انعامات وفوائد ہیں وہاں اس فریضہ کی ادائیگی میں غفلت برتنے والے کے لئے قرآن پاک اور احادیث مبارکہ میں وعیدیں بھی وارد ہوئیں ہیں، اور دنیا وآخرت میں ایسے شخص کے اوپر آنے والے وبال کا ذکر بکثرت کیا گیا ہے، ذیل میں ان میں سے کچھ ذکر کیے جاتے ہیں:

(1) جو لوگ زکاۃ ادا نہیں کرتے اُن کے مال کو جہنم کی آگ میں گرم کر کے اِس سے اُن کی پیشانیوں، پہلوؤں اور پیٹھوں کو داغا جائے گا۔(سورۃ توبہ: 34، 35)

(2) ایسے شخص کے مال کو طوق بنا کے اُس کے گلے میں ڈال دیا جائے گا۔(سورۃ آل عمران: 180)

(3) ایسا مال آخرت میں اُس کے کسی کام نہ آسکے گا۔(سورۃ البقرۃ: 254)

(4) زکاۃ کا ادا نہ کرنا جہنم والے اعمال کا ذریعہ بنتا ہے۔(سورۃ الليل: 5 تا 11)

(5) ایسے شخص کا مال قیامت والے دن ایسے زہریلے ناگ کی شکل میں آئے گا، جس کے سر کے بال جھڑ چکے ہوں گے، اور اس کی آنکھوں کے اوپر دو سفید نقطے ہوں گے، پھر وہ سانپ اُس کے گلے کا طوق بنا دیا جائے گا، پھر وہ اس کی دونوں باچھیں پکڑے گا (اور کاٹے گا) اور کہے گا کہ میں تیرا وہ مال ہوں، میں تیرا جمع کیا ہوا خزانہ ہوں۔(صحیح البخاري، كتاب الزكاة، باب إثم مانع الزكاة، رقم الحديث: 1403، 2/ 110، دار طوق النجاة)

(6) مرتے وقت ایسا شخص زکاۃ ادا کرنے کی تمنا کرے گا لیکن اس کے لئے سوائے حسرت کے اور کچھ نہ ہوگا۔(سورۃ المنافقون: 10۔صحيح البخاری، كتاب الزكاة، باب فضل صدقة الشحيح الصحيح، رقم الحديث: 1419، 2/ 110، دار طوق النجاة)

(7) ایسے شخص کے لئے آگ کی چٹانیں بچھائی جائیں گی، اور اُن سے ایسے شخص کے پہلو، پیشانی اور سینہ کو داغا جائے گا۔(صحيح مسلم، كتاب الزكاة، باب إثم مانع الزكاة)

(8ایسے افراد کو جہنم میں ضریع ،زقوم ،گرم پتھر ،اور کانٹے دار وبد بودار درخت کھانے پڑیں گے۔(دلائل النبوة للبيهقي، باب الإسراء ،رقم الحديث: 679)

(9)ایسے افراد سے قیامت میں حساب کتاب لینے میں بہت زیادہ سختی کی جائے گی۔(مجمع الزوائد، كتاب الزكاة، باب فرض الزكاة: 3/62)

(10)جب لوگ زکاۃ روک لیتے ہیں تو اس کے بدلے اللہ تعالیٰ ان سے بارشیں روک لیتے ہیں۔(المستدرك للحاكم، رقم الحديث: 2577)

(11)جب کوئی قوم زکاۃ روک لیتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس قوم کو قحط سالی میں مبتلا کر دیتے ہیں۔(المعجم الأوسط للطبراني ،تحت من اسمه عبدان، رقم الحديث: 4577)

زکاۃ ادا کرنے سے مال میں کمی واقع نہیں ہوتی:

عن سعيد الطائي أبي البختري أنه قال: حدثني أبو كبشة الأنماري أنه سمع رسول الله ﷺ يقول: "ثلاثةٌ أقسِمُ عليهن و أُحدِّثكم حديثاً فاحفَظوه، قال: "ما نقَص مالُ عبدٍ من صدقةٍ ولا ظُلِمَ عبدٌ مَظلمةً فصبَر عليها إلا زاده الله عِزاً ولا فتَح عبدٌ بابَ المسألةِ إلا فتَح الله عليه بابَ فقرٍ أو كلمةً نحوها " و أُحدِّثكم حديثاً فاحفَظوه، قال:"إنما الدنيا لأربعةِ نفرٍ رزَقَه اللهُ مالاً و علماً فهو يتقي فيه ربَّه و يصِل فيه رحِمَه و يعلَم اللهَ فيه حقاً فهٰذا بأفضلِ المنازلِ و عبدٍ رزَقَه اللهُ علماً ولَم يرزُقه مالاً فهو صادِقُ النِّية يقول لو أنّ لي مالاً لعمِلتُ بعملِ فلانٍ فهو بنيّته فأجرُهما سواءٌ و عبدٍ رزَقَه اللهُ مالاً و لَم يرزُقه اللهُ عِلماً فهو يخبِط في مالِه بغير علمٍ لا يتّقي فيه ربّاً ولا يصِلُ فيه رحِمَه ولا يعلم لِلّه فيه حقاً فهٰذا بأخبَث المنازلِ وعبدٍ لم يرزُقه اللهُ مالاً ولا علماً فهو يقول لو أنّ لي مالاً لَعمِلت فيه بعمل فلانٍ فهو بنيّته فوِزْرُهما سواءٌ " .(سنن الترمذي، كتاب الزهد، باب ما جاء مثل الدنيا مثل أربعة نفر، رقم الحديث: 2325، 4/562 ،مصطفىٰ البابي الحلبي)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:''کہ میں تین چیزوں پر قسم اٹھاتا ہوں اور تمہیں ایک اہم خاص بات بتاتا ہوں، تم اسے یاد رکھنا۔ارشاد فرمایا: کہ کسی بندے کا مال زکاۃ (وصدقہ) سے کم نہیں ہوتا، جس بندے پر بھی ظلم کیا جاتا ہے اور وہ اس پر صبر کرتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اس کی عزت میں اضافہ فرماتے ہیں۔اور جو بندہ بھی سوال کا دروازہ کھولتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر فقر اور تنگ دستی کا دروازہ

کھول دیتے ہیں"، یا "نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح کا کوئی جملہ ارشاد فرمایا"۔ اور میں [ﷺ] تمہیں ایک اور خاص بات بتاتا ہوں، سو تم اسے یاد رکھنا، ارشاد فرمایا: "دنیا تو چار قسم کے افراد کے لیے ہے:

ایک اس بندے کے لیے جس کو اللہ تعالیٰ نے مال اور دین کا علم، دونوں نعمتیں عطا فرمائیں، تو وہ اس معاملہ میں اپنے رب سے ڈرتا ہے (اس طرح کہ اس مال کو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں استعمال نہیں کرتا اور علمِ دین سے فائدہ اٹھاتا ہے) اور اس علمِ دین اور مال کی روشنی میں رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرتا ہے اور اس (مال) میں اللہ تعالیٰ کے حق کو پہچانتا ہے۔ (مثلاً: مال کو اللہ تعالیٰ کے لیے وقف کرتا ہے، اور دینی علم سے دوسروں کو تبلیغ، تدریس اور افتاء وغیرہ کے ذریعے سے فائدہ پہنچاتا ہے) تو یہ شخص درجات کے اعتبار سے چاروں سے افضل ہے۔

دوسرے اس بندے کے لیے کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے علم کی نعمت تو عطا فرمائی لیکن مال عطا نہیں فرمایا، لیکن وہ نیت کا سچا ہے اور کہتا ہے کہ اگر میرے پاس مال ہوتا تو میں فلاں آدمی کی طرح عمل کرتا (جو کہ رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرتا ہے اور اس میں اللہ تعالیٰ کے حق کو سمجھ کر عمل کرتا ہے) تو یہ شخص اپنی نیت کے مطابق صلہ پاتا ہے اور اس شخص کا اور اس سے پہلے شخص کا ثواب برابر ہے۔

تیسرے اس بندے کے لیے ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے مال کی نعمت عطا فرمائی، لیکن علم کی نعمت عطا نہیں فرمائی، تو وہ علم کے بغیر اپنے مال کو خرچ کرنے میں اپنے رب سے نہیں ڈرتا، اور نہ ہی اس مال سے صلہ رحمی کرتا ہے اور نہ ہی اس مال میں اللہ تعالیٰ کے حق کو سمجھتا ہے، تو درجات میں یہ سب سے بدتر بندہ ہے۔

چوتھے اس بندے کے لیے ہے، جس کو اللہ تعالیٰ نے نہ تو مال کی نعمت عطا فرمائی اور نہ علم کی، تو وہ کہتا ہے کہ اگر میرے پاس مال ہوتا تو میں بھی اس مال کے سلسلے میں فلاں بندے کی طرح عمل کرتا (جو اپنے مال کے خرچ کرنے میں اللہ سے نہیں ڈرتا اور نہ ہی صلہ رحمی کرتا ہے اور نہ ہی مال میں اللہ تعالیٰ کے حق کو سمجھتا ہے) سو یہ بندہ اپنی نیت کے مطابق صلہ پاتا ہے پس اسکا گناہ اور وبال اس پہلے شخص کے گناہ اور وبال کے مطابق ہی ہوتا ہے"۔

زکاۃ کن افراد پر اور کن افراد کے لیے ہے؟

دنیا میں بسنے والے افراد کا جائزہ لیا جائے تو ان تمام افراد کو تین طبقات میں تقسیم کیا جاسکتا ہے:

(1) مالدار افراد، جن پر مخصوص شرائط کے بعد زکاۃ فرض ہوتی ہے۔

(2) دوسرے غریب افراد، جن پر زکاۃ فرض نہیں ہوتی اور ان کے لیے زکاۃ لینا جائز ہے۔

(3) تیسرے وہ متوسط درجے کے افراد، جن پر زکاۃ تو فرض نہیں ہوتی لیکن ان کے لیے زکاۃ لینا بھی جائز نہیں۔

اب ان تینوں قسم کے افراد کو پہچاننے کے لیے کیا معیار اور کسوٹی ہے کہ اس کے مطابق ہر طبقے والا اپنی حالت اور کیفیت کو پہچان کر اس کے مطابق اپنے اوپر عائد احکاماتِ الٰہیہ کو پہچان کر پورا کر سکے؟ اس کے لیے دو چیزوں کا جاننا ضروری ہے: ایک تو وہ کون سی اشیاء یا اموال ہیں جن کے ہوتے ہوئے زکاۃ فرض ہوتی ہے؟ اور دوسرا وہ اشیاء یا اموال کتنی مقدار میں ہوں کہ ان کے ہوتے ہوئے کوئی شخص زکاۃ دینے والا یا زکاۃ لینے والا ٹھہرتا ہے؟ ان میں سے پہلی چیز کو ''اموالِ زکاۃ'' اور دوسری چیز کو ''نصابِ زکاۃ'' سے پہچانا جاتا ہے۔ ذیل میں اموالِ زکاۃ اور نصابِ زکاۃ کی تفصیل ذکر کی جاتی ہے:

اموالِ زکاۃ:

اموالِ زکاۃ سے مراد وہ اشیاء یا اموال ہیں جن کا (مخصوص مقدار میں) مالک ہونے پر (جس کو نصاب سے پہچانا جاتا ہے اور اس کی تفصیل آگے آرہی ہے) زکاۃ فرض ہوتی ہے۔ وہ کل چار قسم (کی اشیاء یا اموال) ہیں:

(1) سونا، عام ہے کہ وہ زیور کی شکل میں ہو، ڈلی ہو، اینٹ ہو یا کسی برتن وغیرہ کی شکل میں ہو، چاہے استعمال میں ہو یا نہ ہو، خالص ہو یا اس میں کوئی کھوٹ یا ملاوٹ وغیرہ ہو، بہر صورت یہ (سونا) مالِ زکاۃ ہے۔

(2) چاندی، عام ہے کہ وہ زیور کی شکل میں ہو، ڈلی ہو، اینٹ ہو یا کسی برتن وغیرہ کی شکل میں ہو، چاہے استعمال میں ہو یا نہ ہو، خالص ہو یا اس میں کوئی کھوٹ یا ملاوٹ وغیرہ ہو، بہر صورت یہ (چاندی) مالِ زکاۃ ہے۔

(3) نقدی، اپنے ملک کی ہو یا کسی اور ملک کی، اپنے پاس ہو یا بینک میں، چیک ہو یا ڈرافٹ، نوٹ ہو یا سکے، کسی کو قرض دی ہوئی ہو (بشرطیکہ ملنے کی امید ہو) یا اس کی سرمایہ کاری کر رکھی ہو، ان تمام صورتوں میں یہ (نقدی) مالِ زکاۃ ہے۔

(4) مالِ تجارت، یعنی تاجر کی دکان کا ہر وہ سامان جو بیچنے کی نیت سے خریدا گیا ہو اور تا حال اس کے بیچنے کی نیت باقی ہو، تو یہ (مالِ تجارت) مالِ زکاۃ ہے۔ (اور اگر مذکورہ مال (مالِ تجارت) کو گھر کے استعمال کیلئے رکھ لیا، یا اس کے بارے میں بیٹے یا دوست وغیرہ کو ہدیہ میں دینا طے کر لیا، یا پھر ویسے ہی اس مال کے بارے میں بیچنے کی نیت نہ رہی تو یہ مال، مالِ زکاۃ نہ رہا)۔ (بدائع الصنائع، کتاب الزکاۃ، أموال الزکاۃ: 2/100، دار إحیاء التراث العربي)

یہ کل چار قسم کے اموال ہیں جن پر (مخصوص مقدار تک پہنچنے پر) زکاۃ فرض ہوتی ہے، البتہ اگر کوئی مقروض ہو تو قرضوں کی ادائیگی کے بعد بچنے والے اموال کی زکاۃ دی جائے گی۔

نصابِ زکاۃ:

سطورِ بالا میں معاشرے کے تین طبقات کو بیان کیا گیا تھا، جن کی تمیز ''نصاب'' کے مالک ہونے پر موقوف ہے، اس تمیز کو سمجھنے کیلئے یہ جاننا ضروری ہے کہ نصاب دو قسم کا ہوتا ہے، ایک نصاب کا تعلق ''زکاۃ دینے والے'' سے ہے اور دوسرے نصاب کا تعلق ''زکاۃ لینے والے'' سے ہے، دونوں قسم کے نصابوں میں کچھ فرق ہے، جو ذیل میں لکھا جارہا ہے:

پہلی قسم کا نصاب (زکاۃ دینے والے کیلئے)

اللہ رب العزت نے اپنے غریب بندوں کے لیے امراء پر ان کے اموال کی ایک مخصوص مقدار پر زکاۃ فرض کی ہے، جس کو نصاب کہا جاتا ہے، اگر کوئی شخص اس نصاب کا مالک ہو تو اس پر زکاۃ فرض ہے اور اگر کسی کے پاس اس نصاب سے کم ہو تو اس شخص پر زکاۃ فرض نہیں ہے، اس نصاب میں صرف وہ (چاروں) اموالِ زکاۃ شامل ہیں جو اوپر ذکر کیے گئے چاروں قسم کے اموالِ زکاۃ کی وہ مخصوص مقداریں، جن پر زکاۃ فرض ہوتی ہے، ذیل میں لکھی جاتی ہیں:

(1) اگر کسی کے پاس صرف ''سونا'' ہو اور کوئی مال (مثلاً: چاندی، نقدی یا مالِ تجارت) نہ ہو تو جب تک سونا ساڑھے سات تولے (87،479 گرام) نہ ہو جائے اس وقت تک زکاۃ فرض نہیں ہوتی، اور اگر سونا اس مذکورہ وزن تک پہنچ جائے تو زکاۃ فرض ہو جاتی ہے۔ (بدائع الصنائع، کتاب الزکاۃ، صفۃ الزکاۃ: 2/105، دار احیاء التراث العربی)

(2) اگر کسی کے پاس صرف ''چاندی'' ہو اور کوئی مال (سونا، نقدی یا مالِ تجارت) نہ ہو تو جب تک چاندی ساڑھے باون تولے (612،35 گرام) نہ ہو جائے اس وقت تک زکاۃ فرض نہیں ہوتی، اور اگر چاندی اس مذکورہ وزن تک پہنچ جائے تو زکاۃ فرض ہو جاتی ہے۔ (بدائع الصنائع، کتاب الزکاۃ، أموال الزکاۃ: 2/100، دار احیاء التراث العربی)

(3) اگر کسی کے پاس صرف ''نقدی'' ہو اور کوئی مال (مثلاً: سونا، چاندی، یا مالِ تجارت) نہ ہو تو جب تک نقدی اتنی نہ ہو جائے کہ اس سے ساڑھے باون تولے (612،35 گرام) چاندی خریدی جاسکے، اس وقت تک زکاۃ فرض نہیں ہوتی اور اگر نقدی اتنی ہو جائے کہ اس سے ساڑھے باون تولے (612،35 گرام) چاندی خریدی جا سکے تو زکاۃ فرض ہو جاتی ہے۔ (بدائع الصنائع، کتاب الزکاۃ، أموال الزکاۃ: 2/103، دار احیاء التراث العربی)

(4) اگر کسی کے پاس سونا اور چاندی ہو (چاہے جتنی بھی ہو) یا سونا اور نقدی ہو یا سونا اور مالِ تجارت ہو یا چاندی اور نقدی ہو یا چاندی اور مالِ تجارت ہو یا (تینوں مال) سونا، چاندی اور نقدی ہو یا سونا، چاندی اور مالِ تجارت ہو یا (چاروں مال) سونا، چاندی، نقدی اور مالِ تجارت ہو تو ان تمام صورتوں میں ان اموال کی قیمت لگائی جائے گی، اگر انکی قیمت ساڑھے باون تولے (612،35 گرام) چاندی کی قیمت کے برابر ہو جائے تو زکاۃ واجب ہوگی ورنہ نہیں۔ (بدائع الصنائع، کتاب الزکاۃ، صفۃ الزکاۃ: 2/105، 106، دار احیاء التراث العربی) (جاری ہے)

مولانا محمد الیاس بھٹکلی ندوی

مشنری تعلیم تاریخی پس منظر اور ناپاک عزائم
واقعات کی روشنی میں

یورپ میں عالمی سطح پر مسیحیت کے انتہائی ذہین تعلیم یافتہ و سنجیدہ لوگوں کا اجتماع ہوا کہ اسلام کے خلاف اب تک کی انکی ناکام پالیسی کی جگہ کوئی دوسری متبادل منصوبہ بندی عمل میں لائی جائے اس لئے کہ انکے سالہا سال کے تجربے سے یہ بات ثابت ہو چکی تھی کہ اس دنیا سے مسلمانوں کا خاتمہ کسی بھی صورت میں ممکن نہیں، مشرق میں انکو دبایا جاتا ہے تو مغرب سے وہ سر اٹھاتے ہیں شمال میں انکو ڈبو دیا جاتا ہے تو جنوب میں ان کا سورج طلوع ہوتا ہے اب صرف ایک صورت باقی رہ جاتی ہے کہ ان کو اس دنیا میں رہنے تو دیا جائے لیکن غیر شعوری طور پر اسلام توحید اور عقیدہ خالص سے ان کا رشتہ اس طرح کاٹ دیا جائے کہ وہ نام کے مسلمان رہ کر مسیحیت کیلئے بھی بے ضرر ہو کر رہ جائیں اسکے لئے اس کمیشن کی میٹنگ میں موجود ہر ممبر کو کئی کئی ماہ کا وقفہ صرف اس لئے دیا گیا کہ وہ سوچ سمجھ کر اور غور و فکر کے بعد کوئی ایسی قابل عمل تجویز کمیشن کے سامنے پیش کریں جس سے انکے مذکورہ بالا ناپاک عزائم کی تکمیل ہو سکے یاد رہے کہ یہ وہ زمانہ تھا جب دنیا سائنسی ترقی کے ایک نئے دور میں داخل ہو چکی تھیں، ذرائع ابلاغ کے لئے نئے وسائل ایجاد ہو چکے تھے مسلمانوں میں آہستہ آہستہ تعلیمی بیداری و علمی شعور پیدا ہو رہا تھا لیکن دوسری طرف بعض مسلم ممالک میں دولت کی فراوانی کے باوجود اکثر مسلم ممالک بالخصوص افریقہ کے ممالک معاشی بدحالی کے شکار تھے اس لئے ان سب حالات، واقعات، انقلابات و تجزیات کو مدنظر رکھتے ہوئے کمیشن کے سامنے جو مختلف تجاویز زیر بحث آئیں ان میں سے چند اہم مندرجہ ذیل تھیں۔

۱) مسلمانوں کی عالمی سطح پر عمومی غربت و افلاس سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے افریقہ و ایشیاء کے پسماندہ مسلم ممالک کے بدحال مسلمانوں کو دولت کا لالچ دے کر ارتداد اور خروج عن الاسلام کی طرف آمادہ کرنے کی کوشش کی جائے، اسکے لئے یورپ اور امریکہ مسیحی ممالک کی طرف سے اس میدان میں کام کرنے والی تنظیموں کی نہ صرف مدد کی جائے بلکہ اندرونی طور پر اسکی سرپرستی بھی کی جائے۔

۲) ذرائع ابلاغ کے نت نئے وسائل ایجاد ہو چکے ہیں اور مسلمانوں کا متمول و مالدار طبقہ اس سے فائدہ اٹھا رہا ہے اس لئے عمومی بداخلاقی اور بے حیائی کے پھیلتے رجحان اور مالدار عوام کی بے راہ روی کو دیکھتے ہوئے انکے ذوق

ومزاج کے مطابق فحش پروگرام پیش کر کے اس میں غیر شعوری طور پر ان کو مذہب سے دور کرنے کی بعض ایسی چیزیں شامل کی جائیں جس سے آہستہ آہستہ خود بخود مسلمانوں کو اسلام سے نفرت ہونے لگے ان دونوں تجویزوں کو فوری طور پر عملی جامہ پہنایا گیا، افریقہ وایشیاء کے پسماندہ مسلم ممالک میں عیسائی مشنریوں کا وسیع جال پھیلایا گیا شفاخانوں اور رفاہی تنظیموں کے قیام کی آڑ میں اپنے ناپاک مقاصد کو حاصل کرنے کی کوشش کی گئی نتیجہ یہ ہوا کہ افریقہ کے جنگلات و دور دراز علاقوں میں بسنے والے مسلمان اپنے مالی مسائل ومعاشی مشکلات سے تنگ آ کر ان کے جال میں پھنسنے لگے اور دیکھتے ہی دیکھتے لاکھوں کی تعداد میں مسلمان اپنا دین چھوڑ کر مرتد بھی ہوئے ملیشیا انڈونیشیا اور بنگلہ دیش وغیرہ کے اندر بھی انکو اس سلسلے میں خاطر خواہ کامیابی ملی، انتہائی کسمپرسی کی حالت میں ہسپتال میں داخل بے سہارا مسلمانوں کی مالی مدد کی گئی اس سے انکا متاثر ہونا فطری امر تھا، مصیبت کے وقت یہ لوگ انکے پاس فرشتہ بن کر آئے تھے فرط مسرت سے یہ انکو اپنا ایمان ودین بھی دے بیٹھے اور ان کی ہمدردانہ باتوں سے جس میں اسلام سے نفرت پیدا کرنے والی بعض غیر شعوری باتیں داخل تھیں متاثر ہو کر اسلام سے نکل کر عیسائیت میں داخل ہو گئے، بین الاقوامی سطح پر قائم ریڈ کراس اور جگہ جگہ قائم اس کی شاخیں اسی منصوبہ کا ایک حصہ تھیں، ضرورت مندوں کو قرضوں کی فراہمی، بے روزگاروں کو روزگار کی تلاش میں مدد، غریب طلباء کو وظیفے وغیرہ کے ذریعہ بھی پھانسنے کی کوشش کی گئی، اگست ۱۹۹۴ میں انڈونیشیا کے ایک چرچ نے یہ خبر جاری کی کہ اس کی کوششوں سے اب تک ۶۵ ہزار افراد مسیحیت میں داخل ہو چکے ہیں اور ہر سال دس ہزار افراد کی شرح کی ساتھ اس میں مسلسل ترقی واضافہ ہو رہا ہے، ذرائع ابلاغ پر بھی دوسری تجویز کے مطابق مسیحیوں نے قبضہ کیا اس سلسلہ میں اسرائیل وامریکہ میں مقیم یہودیوں سے بھی تعاون لیا گیا جو مسلمانوں کی دشمنی میں ان سے بھی دو قدم آگے تھے نتیجہ یہ ہوا کہ بی بی سی، اسٹار ٹی وی، زی ٹی وی وغیرہ دنیا کے ہر ملک میں گھر گھر پہنچ گئی اور متمول طبقہ اس سامان عیش وتفریح کی آڑ میں نہ صرف بداخلاقی کی انتہا کو پہنچ گیا بلکہ غیر شعوری طور پر اسلام سے بھی دور ہونے لگا چند سالوں کے بعد جب ان مسیحیوں نے اپنی کوششوں کا دوبارہ یورپ میں اکھٹا ہو کر جائزہ لیا تو ان کو احساس ہوا کہ ان دونوں تجویزوں پر عمل کے باوجود عالمی سطح پر تمام مسلمانوں کا فکری وذہنی ارتداد کے لئے احاطہ نہیں ہو سکا ہے، دولت کے لالچ سے غریب طبقہ اور ذرائع ابلاغ کے توسط سے صرف مالدار طبقہ ہی انکے جال میں پھنس رہا ہے، مسلمانوں کا درمیانی واوسط طبقہ اب بھی ان کی دسترس سے باہر ہے کوئی ایسی شکل ہونی چاہئے جو تمام مسلمانوں کا احاطہ کر سکے بالآخر طویل سوچ بچار اور بحث ومباحثہ کے بعد وہ اس نتیجہ پر پہنچے کہ ایک صورت ایسی ہے جس سے مسلمانوں کا متوسط طبقہ بھی بہ آسانی ان کے ناپاک عزائم کا شکار ہو سکتا ہے وہ یہ کہ اس وقت پوری دنیا کے مسلمانوں میں اپنی ناخواندگی کا احساس پیدا ہو رہا ہے، ہر جگہ تعلیمی رجحان میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے فی الحال تک تعلیم کا تعلق سیاست اور مذہب سے نہیں ہے کیوں نہ جگہ جگہ تعلیمی ادارے قائم کر کے شروع ہی سے معصوم ذہن رکھنے والے نونہالوں کو اپنے قبضے میں لے

کرانکی ذہنی تربیت اپنے منشاء کے مطابق کی جائے اور ایسا نصاب تعلیم تیار کیا جائے جس سے مسلم طلباء کی اسلام کے سلسلے میں سوچ وفکر کو اس طرح بدل دیا جائے کہ یہی مسلم طلباء آگے چل کر اسلام کی مخالفت میں پیش ہوں اس طرح اسلام کے گھر کو اسلام کے چراغوں ہی سے آگ لگائی جائے اگر چہ انفرادی سطح پر یہ کام بہت پہلے سے ہر جگہ مسیحیوں کی طرف سے ہو رہا ہے لیکن اب اسکو اجتماعی طور پر اور وسیع پیانے پر کرنے کی ضرورت ہے مسلمانوں کی کشش وترغیب کے لئے ان سے کم سے کم تعلیمی معاوضہ لیا جائے بلکہ غریب طلباء کو تعلیمی وظیفے بھی دیئے جائیں تا کہ کوئی بھی طالب علم ہماری دسترس سے باہر نہ ہو اعلی معیار کی ابتدائی تعلیم گاہیں قائم کی جائیں شروع شروع میں ان تعلیم گاہوں کے مالی خسارے کو مسیحی سرکاروں اور خانگی اداروں کی طرف سے برداشت کیا جائے چونکہ مسلمانوں کی ۳/۲ آبادی اب بھی ہر جگہ دیہاتوں میں رہتی ہے اس لئے وہاں جا کر کام کرنے والے مشنری ارکان کو شہر میں کام کرنے والوں کے مقابلہ میں زیادہ تنخواہیں دی جائیں شروع شروع میں مسلمانوں کی مذہبی نفسیات کو دیکھتے ہوئے یہ بھی طے پایا کہ ان مشنری اسکولوں میں مسلمانوں کی مقامی زبانوں اور انکی مذہبی تعلیم کا بھی بندوبست کیا جائے تا کہ مسلمانوں کا دین پسند طبقہ بھی بآسانی اپنے بچوں کو انکے حوالے کر سکے، ان بچوں کو انکے مذہب کی اندھی مخالفت پر آمادہ نہ کیا جائے بلکہ خود ان کو اس دوران مذہبی تعلیم سے آراستہ کرتے ہوئے اس میں سے ہی ان کو کیڑے نکالنے اور اعتراضات کی مشق کرائی جائے اس عملی تجویز سے کمیشن کے تمام ممبران نے اتفاق کیا اور اس کو فوری طور پر عملی جامہ پہنایا گیا، جگہ جگہ دیکھتے ہی دیکھتے مشنری تعلیم گاہیں قائم کی گئیں خود ان تعلیمی اداروں میں کام کرنے والے مسیحی اساتذہ کی ٹریننگ کے لئے خالص اسلامی ودینی تعلیم کے بڑے بڑے مدارس یورپ وامریکہ میں قائم کئے گئے جہاں ان کو قرآن وحدیث اور فقہ واسلامیات کی تعلیم دی جاتی تھی تا کہ یہی اساتذہ آگے چل کر اپنی پوری معلومات کے ساتھ مسلم نونہالوں کے لئے فکری ارتداد کا مواد باسانی فراہم کر سکیں یہاں سے پڑھ کر اور فارغ ہو کر مستشرقین اتنے ماہر اور اسلامی علوم پر اس قدر گہری نگاہ رکھتے ہوئے نکلے کہ عالم اسلام کے سامنے احادیث مبارکہ کو حروف تہجی کے ساتھ پہلی دفعہ پیش کرنے کا سہرا انہی مستشرقین کے سر بندھا، عالم اسلام میں سب سے زیادہ استعمال ہونے والی ڈکشنری المنجد بھی انہوں نے ہی مرتب کی، انکی اس آخری تجویز پر تیزی سے عمل کرنے کا نتیجہ یوں سامنے آیا کہ ۳۰/۴۰ سال سے علی الاعلان اسلام سے نکلنے والوں کی تعداد میں تو کمی آئی لیکن ذہنی وفکری ارتداد میں تیزی سے اضافہ ہونے لگا پہلے تو آدمی یا تو مسلمان رہتا یا علی الاعلان اسلام سے نکل جاتا لیکن آج مشنری اسکولوں کی نحوست سے ایک نیا طبقہ مسلم دنیا میں پیدا ہو گیا ہے اور بظاہر پکا مسلمان اور نماز روزے کا پابند ہے لیکن ذہنی وفکری طور پر وہ اسلام سے خارج ہو چکا ہے، اسکو آنحضرت ﷺ کی گیارہ ازواج مطہرات پر غیر مسلموں کی طرح اعتراض ہے اسلام کا قانون طلاق اس کی سمجھ میں نہیں آتا، قرآن میں بتائے گئے تقسیم میراث کے سلسلہ میں وہ اعتراض کرنے میں ہندوؤں کے ساتھ شریک ہے، یکساں سول کوڈ اور اسلامی قوانین سے

دستبرداری کی آواز سب سے پہلے خود اسکی طرف سے آرہی ہے، اسلامی حدود یعنی زنا چوری وغیرہ کیلئے رجم اور ہاتھ کاٹنے کی سزا کو وہ وحشیانہ وغیر انسانی عمل قرار دے رہا ہے، اب سوال یہ ہے کہ کیا کوئی بھی مسلمان ان اسلامی قوانین پر اعتراض کر کے مسلمان باقی رہ سکتا ہے، اسلام اتنا نازک ہے کہ صرف ایک قرآنی آیت کے انکار سے آدمی دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے چہ جائے کہ وہ اسلام کی بنیادوں پر شک کرے اور ایمان پر باقی رہے ان مشنری اسکولوں کے چند مسلم طلباء وطالبات کا فکری وذہنی ارتداد ملاحظہ کیجئے:

اسی ملک کے ایک مسلم طالب علم سے جس کی ابتدائی تعلیم کانوینٹ میں ہوئی تھی سرکاری نوکری کے لئے انٹرویو کے دوران جب ممتحن نے سوال کیا کہ اسلام میں مرد کو طلاق کا حق حاصل ہے لیکن عورت اس حق سے محروم ہے ،مرد کو ایک ساتھ چار بیویاں رکھنے کی اسلام میں اجازت ہے جب کہ عورت کے لئے اس طرح کی کوئی گنجائش نہیں اس سلسہ میں بحیثیت مسلمان آپ کا کیا خیال ہے تو اس مسلم نوجوان نے بجائے اس کے کہ وہ ان اعتراضات کا جواب دے کہنے لگا کہ مجھے خود ان اسلامی قوانین پر اعتراض ہے، عورتوں کے سلسلہ میں یہ اسلام کی ناانصافی خود میری سمجھ سے بھی باہر ہے میرے خیال میں ان اسلامی قوانین میں تبدیلی کر کے عورت کو بھی مرد کی طرح بیک وقت چار شادیاں کرنے کی اجازت دینی چاہئے تا کہ دونوں کے درمیان مساوات قائم رہے۔

ایک مسلم طالب علم نے جب مشنری اسکول میں اپنے استاد سے یہ سنا کہ روزہ انسان کے لئے غیر فطری اور غیر ضروری عمل ہے، طبی نقطہ نظر سے چار پانچ گھنٹے تک مسلسل کچھ نہ کھانے پینے سے ایسی کمزوری ہوتی ہے جس کا اثر بڑھاپے میں ظاہر ہوتا ہے جب یہ طالب علم اپنے گھر آیا تو اس نے اپنے خواندہ لیکن دیندار والد سے جنھوں نے اعلیٰ و معیاری تعلیم کے شوق میں اپنے اس لخت جگر کو کانوینٹ میں داخل کرایا تھا پوچھا کہ کیا روزے سے واقعی جسم میں کمزوری ہوتی ہے اور یہ غیر ضروری عمل ہے تو وہ بے چارہ اسکے علاوہ کچھ جواب بچے کو نہیں دے سکا کہ یہ ہمارے خدا کا حکم ہے لیکن اس کالڑکا روزہ کے فوائد کو عقلی طور پر بھی ثابت کرنے کے لئے اصرار کر رہا تھا کہنے لگا کہ کل سے میں بھی بلاوجہ روزہ رکھ کر اپنے کو نہیں تھکاؤنگا جب تک آپ مجھے یہ نہ سمجھا دیں کہ اس سے کوئی فائدہ بھی ہے،اسی دوران دو تین دن میں اس سے پہلے کہ اسکا باپ اسکو کسی کے ذریعہ سمجھانے کی کوشش کرتا اسی طرح روزے کے انکار پر اس کا انتقال ہوا اور وہ خارج عن الاسلام ہو کر مرا۔

ایک کانوینٹ میں ایک بچے کا قلم اسکے بستہ سے اس کی معلمہ نے چپکے سے نکال کر رکھ دیا جب بچے نے اپنے قلم کے گم ہونے کی شکایت کی تو اس سے کہا گیا کہ تم اپنے اللہ سے اپنا قلم واپس مانگو اس نے بڑی آواز سے اللہ سے دعا کی کہ یا اللہ! میرا قلم واپس کر دے، بار بار مانگنے پر بھی جب اسکو اسکا قلم نہیں ملا تو وہ رونے لگا تو اس کی معلمہ نے کہا کہ اب ہمارے خدا عیسیٰ مسیح سے ایک دفعہ مانگ کر دیکھو، منصوبہ کے مطابق اس جگہ چھت پر نظر نہ آنے والا ایک چھوٹا سا

سوراخ کیا گیا تھا جیسے ہی اس لڑکے کی زبان سے یہ الفاظ نکلے کہ ''اے عیسیٰ مسیح میرا قلم واپس دو'' تو وہاں سے اسکو گرادیا گیا۔اب لڑکے کے دل میں یہ بات بیٹھ گئی کہ نعوذ باللہ ہمارے خدا سے مانگنے پر تو قلم واپس نہیں ملا،عیسیٰ مسیح نے ہماری بات سن لی،گھر پہنچا تو اس لڑکے نے اس واقعہ کو اپنی والدہ سے بیان کر کے اصرار کیا کہ وہ آج سے ہر چیز عیسیٰ مسیح سے مانگے گا،اس کی ماں نے اسکو سمجھانے کی کوشش کی لیکن وہ اپنے تجربے کی روشنی میں کوئی بات سننے کے لئے تیار نہیں تھا۔ اسی روز وہ کسی کام سے بازار گیا ہوا تھا کہ گاڑی کے ایک حادثہ میں جاں بحق ہو گیا،اب بتائیے کہ خدا کے بجائے عیسیٰ مسیح کو رب ماننے پر اسکا خاتمہ ہوا تو وہ مسلمان ہو کر مرا یا کافر ہو کر اور اسکا سہرا کس کے سر گیا،ظاہر بات ہے کہ اسکے لئے اسکے والدین ہی ذمہ دار تھے۔

ان مسلم بچوں کی ذہنی تربیت اس طرح کی جاتی ہے کہ وہ غیر شعوری طور پر اسلامی شعائر سے دور ہوتے جاتے ہیں،مثلاً صحت کے اصول بیان کرتے ہوئے سائنس کے گھنٹہ میں بچوں کو سمجھایا جاتا ہے کہ پیشاب کو زیادہ دیر تک روکے رکھنے سے مثانہ پر اثر پڑتا ہے،خطرناک قسم کی بیماریاں اس سے وجود میں آتی ہیں۔ بالخصوص سفر کے دوران جیسے ہی پیشاب لگے تو اولین فرصت میں اس سے فارغ ہونا چاہئے،پانی کے انتظار میں نہیں رہنا چاہئے ایک مسلم بچہ نے جب یہ سنا تو اس نے صرف اس پر سفر میں عمل کرنا شروع کیا آہستہ آہستہ بغیر پانی کے استنجا کرنا اسکی عادت بن گئی اور وہ اپنے گھر میں بھی پانی کی موجودگی کے باوجود اسکے استعمال سے گریز کرنے لگا اس طرح ایک فرضی نقصان سے بچنے کے لئے اللہ کے رسول کی لعنت کا مستحق بن گیا۔

ماں باپ کی بڑھاپے میں خدمت کی بچوں کو ترغیب دی گئی اس طرح کہ اگر آپ کو انکی خدمت کے لئے فرصت میسر نہ ہو تو انکو ایسے لوگوں کے حوالے کریں جو وقت پر انکا خیال رکھ کر انکی خبر گیری کر سکیں،مشنری اسکول کے ایک سابق مسلم طالب علم جو اب جوان ہو کر برسر روزگار ہو چکا تھا اپنے بوڑھے والد کو شہر سے دور سرکار کی طرف سے قائم بے سہارا بوڑھوں کے گھر داخل کرنے کے لئے گیا تو اسکی والدہ نے اس کو بہت سمجھایا کہ اسطرح نہ کیا جائے لیکن اسکا اصرار تھا اسطرح ہمیں دی گئی تعلیم و تربیت کے مطابق ہمارے والد کی وہاں کے ملازمین کی طرف سے اچھی خدمت بھی ہوگی چاہے اسکے لئے ماہانہ کچھ فیس ہی کیوں نہ ادا کرنا پڑے اور ان سب سے بڑھ کر ہمارے گھر سے وہ مستقل بوجھ بھی چلا جائے گا جس پر اب سوائے خرچ کرنے کے مالی آمدنی یا فائدہ کی کوئی امید نہیں ہے گھر میں تو اسکی صحت اچھی رہتی تھی جب اس سرکاری بے سہارا گھر میں اس بوڑھے باپ کو داخل کیا گیا تو غم و پریشانی سے اسکی صحت روز بروز بگڑنے لگی اور چند ہی دنوں میں وہاں پر اسکا انتقال ہو گیا۔

ہندوستان میں ایک اسلامی ادارہ کی طرف سے بعض مشنری اسکولوں کا تفصیلی جائزہ لیا گیا تو یہ بات سامنے

آئی کہ ان مشنری اسکولوں میں موجود عیسائیوں کی تعداد بیس فیصد سے زائد نہیں، ہندو طلباء کا تناسب دس فیصد کے قریب ہے، باقی ستر فیصد مسلم طلباء ہیں جس کی اکثریت متمول یا غریب طبقہ سے تعلق رکھتی ہے، مالدار والدین اپنے بچوں کو اسلئے یہاں داخل کراتے ہیں کہ انکے نزدیک ان سے کم درجہ کے طلباء کے ساتھ انکے لڑکوں کا سرکاری یا دوسرے خانگی اداروں میں داخلہ قطع نظر اسکے کہ وہاں تعلیم کا معیار اچھا ہے یا برا انکی توہین کے مترادف ہے، ایسے غریب طلباء کی بھی ایک بڑی تعداد ملی جن کے سرپرستوں کی آمدنی انکی ضروریات سے بہت کم تھی لیکن اپنے بچوں کو تعلیم یافتہ بنانے یا جھوٹی ناموری کی دھن میں انکے والدین نے قرضہ لے کر اور زیادہ تر چوری یا غبن کر کے انکو کانوینٹ میں داخل کر دیا ہے ، یہاں زیر تعلیم بعض مسلم طلباء کی دینی معلومات کا جب جائزہ لیا گیا تو انکی بائبل کی معلومات قرآن سے زیادہ تھی گھر میں اردو فارغ اوقات میں خانگی طور پر پڑھنے والے طلباء سے الف ب، ت، سے بننے والے الفاظ پوچھے گئے تو الف سے اللہ کے بجائے انجیل، م سے محمد کے بجائے مسیح اور ک سے کعبہ کے بجائے کلیسا بے ساختہ انکی زبان سے نکل پڑا، وہ چرچ کو بیت اللہ حضرت عیسیٰؑ کے ساتھیوں کو صحابہ اور بائبل کو دستور حیات و کتاب مقدس اور اسکے اقتباسات کو آیات سماوی کہہ رہے تھے، جب انکے والدین سے مشنری اسکولوں میں انکے بچوں کو داخل کرنے کی وجوہات پوچھی گئیں تو ان کا کہنا تھا کہ وہ انکو اعلیٰ و معیاری تعلیم دلا کر ڈاکٹر، انجینئر اور سائنسدان بنانا چاہتے ہیں، ان سے کہا گیا کہ یہ سب ڈگریاں مسلم تعلیمی اداروں میں بھی پڑھا کر حاصل ہو سکتی ہیں تو ان کو شکایت تھی کہ مسلم اداروں کا معیار تعلیم پست ہے جب اسکے لئے ثبوت مانگا گیا تو ان کا کہنا تھا کہ ہر جگہ یہی مشہور ہے، ہم نے ہر ایک سے یہی سنا ہے، ان سرپرستوں میں سے کسی نے بھی اپنے بچوں کو مسلم تعلیمی اداروں میں داخل کر کے بذات خود اسکا تجربہ نہیں کیا تھا، مسلم اداروں کے بارے میں اس بدنامی کو پھیلانے میں خود ان مشنری اسکولوں کا ہاتھ تھا حالانکہ تازہ سروے کے مطابق خانگی مسلم تعلیمی اداروں کا معیار تعلیم روز بروز بلند ہو رہا ہے مسلسل محنت و جستجو کے نتیجہ میں بعض شہروں میں مسلم اداروں کا معیار تعلیم بعض مشنری اسکولوں سے بھی بلند ہو گیا ہے، لیکن اس جھوٹ کو نفسیاتی اصولوں کے مطابق بار بار اتنی دفعہ دہرایا گیا کہ یہ جھوٹ بھی سچ معلوم ہونے لگا۔

غرض یہ کہ برصغیر میں ان مشنری اسکولوں نے ایسے مسلم طلباء و نوجوانوں کی ایک بڑی تعداد پیدا کر دی ہے جو بظاہر تو مسلمان ہے اور نماز روزہ کی پابند بھی، شناختی کارڈ اور ووٹر لسٹ میں مذہب کے خانہ میں اپنے کو بطور مسلمان ہی درج کرا رہے ہیں لیکن ذہناً و فکراً وہ اسلام سے خارج ہو چکے ہیں، یہ وہ طبقہ ہے جو آج حضرت ﷺ کے پاس گیارہ بیویوں کی موجودگی پر معترض ہے، مردوں کے لئے حق طلاق پر غیر مسلموں سے زیادہ انکو اعتراض ہے، اسلام کے قانون وراثت میں تبدیلی کی آواز خود انہی کی طرف سے آرہی ہے، مسلمانوں کے لئے تعداد ازواج کے شرعی حق کو ممنوع

قرار دینے کی مانگ میں وہ غیر مسلموں کے ساتھ شانہ بشانہ نظر آرہے ہیں، ملک کی تاریخ میں اورنگ زیب اور سلطان ٹیپو شہید کو یہی مسلم طبقہ متعصب و متشدد کہہ کر مطعون و ملعون کر رہا ہے عہدوں و مناصب کے لالچ میں اور اپنی کرسی کو بچانے کی فکر میں حکومت کو خوش کرنے کیلئے مندروں میں حاضری اور شرکیہ و کفریہ اعمال و رسومات کی ادئیگی پر بھی اسکو ذرہ برابر عار نہیں ہے، یہ سب اسی تعلیم کا غیر شعوری اثر ہے جو آہستہ آہستہ ظاہر ہو رہا ہے بقول مفکر اسلام حضرت مولانا ابوالحسن علی ندویؒ "یہ تاریخ اسلام کا سب سے الناک و خطرناک موڑ ہے، اگر اس طوفان خیز اور فکری ارتداد کی طغیانی کو روکا نہیں گیا تو آئندہ آنے والی نسلوں میں اسلام و ایمان کے باقی رہنے کی کوئی ضمانت نہیں ہے، جب ان مشنری اسکولوں کے اسلام کے حق میں خطرناک عزائم سے آگاہ کیا جاتا ہے تو ایک سوال یہ کیا جاتا ہے کہ تعلیم کا مذہب سے کیا تعلق ہے، اعلیٰ و اچھی تعلیم کسی سے بھی حاصل کی جائے اس میں کیا خرابی ہے، جی ہاں! اگر کوئی مخلص ہو کر تعلیم و تربیت کا کام کرے تو کوئی بات نہیں، لیکن یہاں تو ان مشنری اداروں کے عزائم ہی خطرناک ہیں وہ تعلیم و تربیت کی آڑ میں ان معصوم بچوں کو اسلام ہی سے برگشتہ کر رہے ہیں، جدید نفسیاتی تحقیق کے مطابق مصنف و مؤلف کے اخلاق کا بھی اثر جب قارئین پر پڑتا ہے تو کسی استاد کی ذہنیت و کردار کا اثر کیونکر طالب علم پر نہیں پڑے گا، اسلام کی طرف سے نفس تعلیم کی مخالفت نہیں ہے بلکہ ان اساتذہ و معلمات کی مخالفت کی جارہی ہے جن کی نیتوں میں اسلام کے سلسلہ میں فتور و خرابی ہے، اسلام کسی بھی فن یا علم کے حصول کا مخالف نہیں ہے، آج کے اس ترقی یافتہ دور میں سائنس و ٹیکنالوجی کی تعلیم اسلام کو صحیح معنوں میں سمجھنے کے لئے نہ صرف جائز بلکہ ایک حد تک ضروری ہوگئی ہے، قرآن کی سینکڑوں آیات کا تعلق آج کے جدید انکشافات سے ہے، علم جغرافیہ و تاریخ کے بغیر پچھلی امتوں کے حالات صحیح طور پر سمجھے نہیں جاسکتے علم ریاضی کے بغیر اسلام کے ایک اہم رکن تقسیم میراث سے واقفیت ہو ہی نہیں سکتی، معاشیات کا علم تو قرآن کے اعجاز کو سمجھنے کے لئے از حد ضروری ہے، اسلام میں جدید و قدیم کی کوئی تقسیم نہیں، یہ سب علوم تو بہت پرانے ہیں، اب جب صرف نام بدل گئے ہیں تو ہم اسکی مخالفت کیوں کر کرسکتے ہیں، اسلام عیسائیوں اور یہودیوں کی گود میں اپنی اولاد کو دینے کی مخالفت کر رہا ہے جو کسی بھی صورت میں ہمارے مخلص و ہمدرد نہیں ہوسکتے، اب تو اچھے اور معیاری مسلم اداروں کا بھی کسی بھی علاقے میں رونا رویا نہیں جاسکتا، فرض کیجئے کہ ہمارے معیاری تعلیم کی دھن میں بچوں کے اسلام کا خطرہ اور غیر شعوری طور پر ایمان کے جانے کا اندیشہ ہے، وہاں ۱۰۰ فیصد نمبرات سے مسلم بچے کا کامیاب ہو کر ایمان سے ہاتھ دھونے سے اچھا ہے کہ آدمی ناخواندہ ہی رہے، اس سے آخرت میں تو کامیابی یقینی ہے، بعض سطحی لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ ہم تو اپنے گھر میں الگ سے انکی دینی تعلیم کا بندوبست کرتے ہیں، انکی نمازوں کا خیال رکھتے ہیں، مسجدوں میں پابندی سے انکو بھیجتے ہیں، ٹھیک ہے آپ نے انکے ظاہری ایمان کی نگرانی کی اور ان کے قلبی و حقیقی ایمان کی آپ کے پاس کیا ضمانت

ہے؟ نمازوں کی پابندی کے باوجود اسلامی قوانین پر انکو شک نہ ہونے کا آپ کے پاس کیا ثبوت ہے؟ انکی تعلیم کے اثر سے اسلام کے سلسلہ میں ان کا دل مطمئن ہے اسکی کیا گارنٹی ہے؟ آپ اگر کہیں کہ ذہنی و فکری ارتداد تو ۲/۴ فیصد مسلم طلباء میں ہوتا ہے تو اسکی کیا ضمانت ہے کہ آپ کا بچہ ان ۲/۴ فیصد ذہنی مرتدین میں شامل نہیں ہوگا، پھر کیا وجہ تھی کہ تسلیمہ نسرین کے والد عالم تھے، سلمان رشدی کا گھرانہ دیندار تھا، جسٹس ہدایت اللہ اسلامی ماحول کے پروردہ تھے عصمت چغتائی نے ایک دیندار گھرانے میں آنکھ کھولی، خواجہ احمد عباس کا پورا خاندانی پس منظر دینی اعتبار سے قابل رشک تھا، محمد علی چھاگلہ، حمید دلوائی، عارف محمد خان، سکندر بخت اور عباس نقوی بھی تو نماز روزے کے پابند بتائے جاتے ہیں لیکن انکے والدین و گھر والوں کی دینداری و اسلام پسندی بھی انکو انکی تعلیم گاہوں کے ناپاک و غیر محسوس اسلام مخالف اثرات سے بچا نہیں سکی، جب حضرت یعقوب علیہ السلام کو اپنی اولاد کے ایمان پر مرنے کا یقین نہیں تھا تو ہم کس طرح کہہ سکتے ہیں کہ خدا کے دشمنوں کی گودوں میں پل کر بھی ہماری اولاد دین ہی پر مرے گی، امام بخاری، امام ترمذی جیسے جلیل القدر علماء کے گھر والوں اور نسلوں میں بھی بے دینی کا سیلاب پہنچ سکتا ہے تو ہم جیسوں کا تو خدا ہی حافظ ہے۔

اس وقت سب سے بڑی ضرورت اپنی نسلوں میں ایمان کی حفاظت ہی کی تدبیروں کی ہے، اب زبانی مرتدین کا خطرہ تو بہت کم ہو گیا ہے لیکن ایمان ذہنوں سے اس طرح رخصت ہو رہا ہے کہ والدین و سرپرستوں کو اس کا احساس ہی نہیں ہوتا، یہ سب ان مشنری اسکولوں کی منصوبہ بند پالیسی کا اثر ہے جو اب آہستہ آہستہ ملک و معاشرہ میں ظاہر ہو رہا ہے۔

آدمی کو معاشرے میں اپنا مقام پیدا کرنے کے لئے اعلیٰ و معیاری تعلیم کی ضرورت نہیں، تجربات کی روشنی میں کم درجہ کی تعلیم بھی آدمی کو اسکی محنت اور جدوجہد اور سب سے بڑھ کر توفیق خداوندی سے اونچے سے اونچے مقام پر پہنچا سکتی ہے، نوبل انعام یافتہ ڈاکٹر عبدالسلام، مسلم دنیا کو ایٹم بم سے واقف کرنے والے ڈاکٹر عبدالقدیر اور اگنی و پرتھوی میزائیل کے بانی ڈاکٹر عبدالکلام کی مثالیں ہمارے سامنے موجود ہیں جن میں سے اکثر کی ابتدائی تعلیم خود انکے کہنے کے مطابق اردو میڈیم اسکولوں میں ہوئی لیکن یہ لوگ آج بھی عالمی سطح پر سائنس کے میدان میں چوٹی کے عیسائی و یہودی سائنس دانوں کا مقابلہ کر رہے ہیں، خود ہندوستان میں سب سے اعلیٰ سرکاری عہدوں آئی اے ایف ایس، آئی پی ایس میں موجود چند مسلم عہدیداروں سے بات چیت کی گئی تو انکی بھی ایک بڑی تعداد اردو میڈیم پاس کرنے والوں ہی کی نکلی، خلاصہ یہ ہے کہ آدمی کم صلاحیت کے باوجود بھی دنیا میں اپنا مقام پیدا کر سکتا ہے بشرطیکہ مسلسل محنت و جدوجہد سے کام لے اور خدا سے اسکی توفیق بھی مانگتا رہے، اللہ سے دعا ہے کہ ملت اسلامیہ فکری ارتداد کے خطرہ کو محسوس کرے اور اپنی آئندہ آنے والی نسلوں میں ایمان کی حفاظت کی فکر و تدبیر کرے۔ (آمین)

مولانا مفتی غلام قادر
دارالافتاء جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

حلال وحرام آگاہی

۲۔۳ جمادی الاولی بمطابق ۲۶ رمارچ ۲۱۰۲ء کو جامعۃ الرشید کراچی میں حلال آگاہی سے متعلق مختلف موضوعات پر ملک بھر کے مفتیان کرام کے لئے ایک فقہی اجتماع کا انعقاد کیا گیا' جس میں جامعہ حقانیہ اکوڑہ خٹک کی طرف سے مفتی غلام قادر' صدر دارالافتاء جامعہ حقانیہ اکوڑہ خٹک نے شرکت کرکے زیر نظر مقالہ پیش کیا' واضح رہے کہ یہ مقالہ کوئی باقاعدہ فتویٰ یا فیصلہ نہیں' بلکہ اس کی حیثیت ایک تحقیق کی ہے' جس کو منعقدہ فقہی اجتماع میں شرکاء کے غور وحوض کے لئے پیش کیا گیا' تاکہ آئندہ ان مسائل میں پوری تحقیق کرنے کے بعد کوئی رائے وجود میں آسکے' ''الحق'' کی وساطت سے علماء کرام اور مفتیان کرام کے غور وفکر کے لئے پیش خدمت ہے (ادارہ)

الحمدلله و کفیٰ وسلام علی عباده الذین اصطفی امابعد!

محترم ومکرم محققین علماء کرام اور حاضرین مجلس۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

اولاً اللہ تعالیٰ کا انتہائی شکرگزار ہوں جنہوں نے اپنے فضل وکرم سے اس عظیم اجتماع میں حاضر ہونے اور ملک کے نامور علماء کرام اور بزرگان دین سے استفادہ حاصل کرنے اور ان کے ساتھ بیٹھنے کی توفیق عطا فرمائی۔

اور ثانیاً اس عظیم جامعہ کے منتظمین اور عاملہ کو اپنی طرف سے اور جامعہ دارالعلوم حقانیہ کی طرف سے خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے اس فتنوں اور گمراہی کے دور میں وقت کے اہم موضوع اور مسلمانوں کو حلال وحرام کے درمیان تمیز کی خاطر اس عظیم اجتماع کا انعقاد کیا' اور ہمیں بھی اس پرنور اور بابرکت محفل سے مستفید ہونے کا موقع دیا۔

اگرچہ جامعہ دارالعلوم حقانیہ اپنے کم وسائل اور بے سروسامانیہ ماحول کی خاطر ان جیسوں محفلوں کے انعقاد کا متحمل نہیں ہے' لیکن جب کبھی بھی اس جیسی محفلوں میں ضرورت پڑے گی تو جامعہ کے اراکین ایسی مثبت سوچ اور امت محمد ﷺ کی صحیح رہنمائی کی خاطر حاضر خدمت ہونگے' اور جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کی تائید ہمیشہ اس جیسی محفلوں سے ہوگی۔

اللہ تعالیٰ ایسی محفلوں کو ہمیشہ قائم ودائم رکھے اوران کے انعقاد کرنے والوں اور منتظمین اور حصہ لینے والوں کو مزید توفیق عطا فرمائے اوراس اجتماع کو پوری امت کی ہدایت اور رہنمائی کا ذریعہ بنائے (امین)

اس تحقیقی مجلس کے موضوعات سے متعلق چند گزارشات اور معروضات پیش خدمت ہیں۔

اشیاء میں اصل اباحت ہے:

جمہور فقہائے کرام کی رائے یہ ہے کہ تمام اشیاء اصلاً مباح ہیں' جس پر چند دلائل یہ ہیں:

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: هُوَ الَّذِىْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِى الْاَرْضِ جَمِيْعًا (البقرة: ۲۹)

قال تعالیٰ: قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِىْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَ الطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ (الاعراف. ۳۲)

اس آیت کے ذیل میں علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ لکھتے ہیں:

وبهٰذا الاية يثبت ان الاصل فى المطاعم والمشارب والملابس الحل مالم يثبت تحريمها من الله تعالىٰ (المظهرى. ج ۳/ ص ۳۴۷)

اورامام رازیؒ لکھتے ہیں: فهٰذه الاية تقتضى حل كل المنافع وهذا اصل معتبر فى كل الشريعة (تفسير كبير' جزء ۱۴ ص ۲۳۱)

(۳) اورعلامہ حمویؒ رقمطراز ہیں:

ذكر العلامه قاسم بن قطلوبغافى بعض تعاليقه أن المختار أن الاصل الاباحة عند جمهور أصحابنا (شرح الاشباه والنظائر للحموى ج/ ۱ ص ۲۰۹)

(۴) اورعلامہ آفندیؒ لکھتے ہیں:

واعلم أن الاصل فى الاشياء كلها سوى الفروج الاباحة...... وانما تثبت الحرمة بعارض نص مطلق أو خبر مروى فمالم يوجد شئى من الدلائل المحرمة فهى على الاباحة (مجمع الانهر ج/ ۲ ص ۵٦۸)

(۵) اورعلامہ شامیؒ مذکورہ بالا اصل پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

ففى تحرير ابن الهمام المختار الاباحة عند جمهور الحنفية والشافعية وفى شرح اصول البزدوى للعلامة الاكمل قال أكثر أصحابنا واكثر اصحاب الشافعىؒ ان الاشياء التى يجوز ان يرد الشرع بأباحتها وحرمتها قبل وروده على الاباحة وهى الاصل فيها. (شامى ج/ ۳ ص ۲٦۷)

(٦) قال العلامة وهبة الزهيلى:

الاصل فى الاشياء الاباحة (الفقه الاسلامى وأدلته ج/ ۴ ص ۲٦۲۷)

(۷) وقال ایضاً اتفق العلماء علی ان الاصل فی الأشربة والأطعمة الاباحة

(الفقه الاسلامی ج/۴ص ۲۶۲۳)

(۸) وقال العلامة عبدالرحمن العبید

والأصل فی الطعام والشراب الحل لأنهاد اخلان فی عموم العادات الا ماجاء النص بتحریمیه فی الکتاب والسنة (أصول المنهج الاسلامی ص ۲۹۶)

ان ذکر کردہ قرآنی آیات اور فقہی عبارات سے یہ بات معلوم ہوئی کہ تمام اشیاء اصلاً مباح ہیں' لہٰذا جب تک کسی چیز کی حرمت کی تصریح قرآن وحدیث میں نہ ہو اور نہ ہی کتاب وسنت کے بیان کئے ہوئے حرمت کے اصول کے تحت آتی ہو تو وہ چیز مباح سمجھی جائے گی۔

موجودہ زمانہ میں جدید ایجادات واختراعات اور مختلف مصنوعات کے احکام پر اس قاعدہ کو خصوصیت کے ساتھ منطبق کیا جاسکتا ہے۔

<u>مذکورہ بالا اصل کی رُو سے درآمدشدہ مصنوعات کا حکم</u>

بیرونی ممالک سے درآمدشدہ اشیاء چار قسم کے ہوسکتے ہیں۔

۱۔ خالص حلال اشیاء۔ اس کا استعمال اور خرید وفروخت تو بلاشبہ درست ہے۔

۲۔ خالص حرام اشیاء۔ ان اشیاء کا استعمال اور خرید وفروخت بلاشبہ ناجائز ہے۔

۳۔ درآمدشدہ ذبیحہ اور گوشت

دیگر اشیاء میں اگرچہ اصل اباحت ہے لیکن گوشت کا معاملہ اس سے مختلف ہے' کیونکہ گوشت تو شرعی لحاظ سے اس وقت حلال ہوجاتا ہے' جب کسی حلال جانور یا مرغی کو شرعی طریقہ کے مطابق ذبح کیا جائے' لیکن عام طور پر چونکہ آج کل بیرونی ممالک کے اکثر مذبح خانوں میں مشینی آلہ کے ذریعے ذبح کیا جاتا ہے' اور باقاعدہ ذبح کے شرعی تقاضوں کو پورا نہیں کیا جاتا ہے' اس لئے جب تک اس کی پوری تحقیق نہ ہوئی کہ اس کو کس طرح ذبح کیا جاتا ہے' اس وقت تک استعمال سے گریز کرنا چاہیے۔

۴: چوتھی قسم ان اشیاء کی ہے جو مخلوط چیزوں سے مرکب ہے:

ایسی اشیاء جو مخلوط چیزوں سے بنی ہوئی ہو خواہ وہ اشیاء غذائی ہو یا دیگر مصنوعی اشیاء اولاً تو اس کے بارے میں یہ تحقیق ضروری ہے کہ کسی مصنوعی یا مخلوط مرکب چیز میں حرام کی آمیزش ہوئی ہے یا نہیں' اگر ہوئی ہے تو کتنی مقدار میں ہوئی ہے' کسی چیز کی حلت یا حرمت کا فتویٰ تو اس وقت دیا جاسکتا ہے' جب کسی چیز کی حقیقت کے بارے میں پہلے سے معلومات میسر ہوں۔

البتہ فقہی ذخائر کی رو سے مصنوعی اور مرکب اشیاء میں حرام چیز کے استعمال کا یقین ہو یا اس چیز کا بننا بغیر حرام چیز کے استعمال کے عقلاً یا عرفاً ممکن نہ ہو تو جب تک اس حرام چیز کا استحالہ یعنی حقیقت اور ماہیت تبدیل نہ ہوا ہو تو اس وقت تک اس کا استعمال درست نہ ہوگا۔

اور اگر کوئی چیز خواہ غذائی ہو یا دیگر مصنوعی جو عموماً حلال اشیاء کے امتزاج سے بنتا ہو اور کسی حرام چیز کا اس کے ترکیب میں یقین نہ ہو بلکہ فقط احتمال ہو تو صرف احتمال کی بنیاد پر اس چیز کو حرام نہیں کہا جاسکتا ہے' بلکہ عام مسلمان کیلئے بغیر تحقیق اور تعمق کے اس کا استعمال درست ہوگا (قال العلامة ابن نجيم يجوز الوضو بماء أنتن بالمكث وهو الاقامة والدوام قيد بقوله بالمكث لأنه لو علم انه انتن للنجاسة لا يجوز به الوضوء واما لوشك فيه فانه يجوز ولا يلزمه السوال عنه (البحر الرائق ج ١/ص ٦٨)

البتہ مشتبہات سے بچنا ہی احتیاط اور اولیٰ ہے:

و قال العلامة ابن نجيم: من الكراهية غلب على ظنه ان اكثر بياعات اهل السوق لاتخلو عن الفساد فان كان الغالب هو الحرام يتنزه عن شرائه ولكن مع هذا الواشتراه يطيب له'

وقال الحموى: قوله : يطيب له: ووجهه ان كون الغالب فى السوق الحرام لايستلزم كون المشترى حراماً لجواز كونه من الحلال المغلوب والاصل الحل (الاشباه والنظائر ج ١/ص ٣٠٩)

متروک التسمیة عامداً اور مشینی ذبیحہ:

اس موضوع کے تحت دو مسئلے ہیں' پہلا مسئلہ متروک التسمیہ عامداً کا ہے' اس بارے میں نہ تو کسی تحقیق کی ضرورت ہے اور نہ اجتہاد کی کیونکہ یہ تو ایک منصوصی مسئلہ ہے' کہ عمداً کسی مذبوحہ پر تسمیہ چھوڑنے سے وہ ذبیحہ حرام ہی ہوگا۔

قال اللہ تعالیٰ: وَ لَا تَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَ اِنَّهٗ لَفِسْقٌ (الانعام / ۱۲۱)

دوسرا مسئلہ مشینی ذبیحہ سے متعلق ہے' اس بارے میں ہمارے علماء اسلاف مفتی محمد شفیعؒ نے جواہر الفقہ ج ۲/ص ۴۲۱' مفتی رشید احمد صاحبؒ احسن الفتاویٰ ج ۷/ص ۴۶۱ اور خصوصاً شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی دامت برکاتہم نے فقہی مقالات ج ۴/ص ۲۵۴ پر جو تحقیق کی ہے وہ کافی ہے۔

اگر مشین کے ذریعے ذبح کرنے کی صورت میں شرعی طریقہ ذبح کی شرائط پوری ہوں تو ذبیحہ حلال ہوگا' ورنہ نہیں۔ لہٰذا اس بارے میں یہ تحقیق ضروری ہے کہ کسی غیر ملکی مذبح خانوں میں شرائط ذبح کی رعایت رکھی جاتی ہے اور کس میں نہیں۔ صرف لیبلوں کی وجہ سے کسی چیز پر حلت یا حرمت کے احکام جاری نہیں کئے جاسکتے۔

انقلاب ماہیت کی حدود و قیود اور حلال چیز میں حرام یا ناپاک چیز کے قلیل کالمعدوم مقدار کے استعمال کا مسئلہ:

زیر بحث مسائل میں سے سب سے اہم مسئلہ یہی مسئلہ ہے' اور مصنوعات کے استعمال' جواز اور عدم جواز

میں ایک بنیاد کی حیثیت رکھتا ہے۔

بندہ اس بارے میں قلت وقت کی وجہ سے کسی حتمی رائے اور فیصلے پر نہیں پہنچا' البتہ فقہی عبارات میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ عموم بلویٰ' ضرورت شدیدۃ کے وقت جہاں کسی نجس چیز سے احتراز کرنا ممکن یا آسان نہ ہوتو وہاں فقہاء کرام نے قلیل مقدار میں عفو سے تعبیر کر کے نجاست کے حکم کو ساقط قرار دیا ہے۔

اگر موجودہ حالات میں اس عموم بلویٰ کی وجہ سے بیرونی مصنوعات' مشروبات وغیرہ میں جہاں یقینی حرمت اور نجاست نہ ہوں' اگر جواز کا قول کیا جائے تو فقہاء کرام کی تحقیقات سے متصادم نہیں ہوگا۔

چنانچہ فقہ کے باب الانجاس وتطهيرها کی مندرجہ ذیل عبارات سے یہی بات معلوم ہوتی ہے' جیسا کہ علامہ ابن الہمام لکھتے ہیں۔

(۱) وقوله (وقدر الدرهم وما دونه' من النجس المغلظ كالدم والبول والخمر ...... جازت الصلاة معه وان زادلم تجز) ...... ولنا ان القليل لايمكن التحرزعنه فيجعل عفوا و قدر ناه' بقدر الدرهم اخذا عن موضع الاستنجاء ...... ويروى من حيث الوزن ......الخ

(فتح القدير ج / ۱ ص ۱۷۷'۱۷۹)

(۲) وقال العلامة جلال الدين الخوارزميؒ:

روى عن النبى ﷺ انه قال من اكتحل فليوتر ومن لافلاحرج عليه ومن استجمر فليوتر ومن لا فلاحرج عليه' فعلم انه' سقط حكمه 'لقلة النجاسة وان ذلك القدر عفو...... فان قيل عفى عن الغسل لدفع الحرج قلنا ثبت ان الحرج مسقط حكم النجاسة والحرج قائم هنا لان الاحترازى عن النجاسة القليلة متعذر علينا (الكفاية فى ذيل فتح القدير ج/ ۱ ص ۱۷۸)

(۳) وقال العلامة المرغينانيؒ: وان اصابه خرء مالا يو كل لحمه من الطيور اكثر من قدر الدرهم جازت الصلاة فيه عند ابى حنيفة وأبى يوسف...... ولهما انها تزرق من الهواء والتحامى عنه متعذر فتحققت الضرورة ولو وقع فى الاناء قيل يفسده' وقيل لايفسده' لتعذر صون الاوانى عنه (الهداية ج / ۱ ص ۷۳' ۷۴)

(۴) وقال العلامة ابن الهمامؒ: وما قيل ان البلوىٰ لاتعتبر فى موضع النص عنده' كبول الانسان النافى للحرج وهو ليس معارضة للنص بالرأى والبلوىٰ فى بول الانسان فى الانتضاح كرؤس الابر لافيما سواه' لانها انما تحقق باغلبية عسر الانفاك وذلك ان تحقق فى بول الانسان فكما قلنا وقدر تبنا مقتضاه ' اذ قد أسقطنا اعتباره (فتح القدير ج ۱/ص ۱۷۹)

(۵) وقال العلامة عبدالرحمن الجزيريؒ:

ازالة النجاسة عن بدن المصلي وثوبه ومكانه واجبة الاماعفى عنه' دفعاً للحرج والمشقة قال تعالىٰ: وَ مَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّيْنِ مِنْ حَرَجٍ (الحج:۷۸)

..........قال الحنيفه ...... ويعفى في الجناسة المغلظة عن امور: منها قدر الدرهم ...... ومنها بول الهرة والفأرة وخرؤهما فيما تظهرفيه حالة الضرورة فيعفى عن خرء الفارة اذا وقع في الحنطة ولم يكثر حتى يظهر اثره ويعفىٰ عن بولها اذا سقط في البرء لتحقق الضروة

......ومنها رشاش البول اذا كان دقيقا كرؤوس الابر' بحيث لايرى' ولو ملاء الثوب أو البدن فانه يعتبر كالعدم للضرورة. ومثله الدم الذى يصيب القصاب "اى الجزار" فيعفى عنه' في حقه للضرورة......

ومنها طين الشوارع ولو كان مخلوطاً بنجاسته غالبة ما لم يرعينها......الخ

كتاب الفقه على المذاهب الاربعة ج/ ۱ ص ۲۳'۲۴)

(۴) <u>حلال اور حرام کے شرعی معیارات۔اسکار۔نجاست وغیرہ</u>

انسان کے اخلاق پر گردوپیش کے حالات' ماحول اور سوسائٹی کا اثر انداز ہونا بدیہی بات ہے اور ظاہر ہے کہ جب گردوپیش کی چیزوں سے انسانی اخلاق متاثر ہوتے ہیں تو جو چیزیں انسانی بدن کے جزء بنتی ہیں ان سے اخلاق انسانی اور اعمال انسانی کس قدر متاثر ہوں گے۔

اس لئے اسلام نے نظام اکل وشرب میں انسان کی راہنمائی فرما کر حکم دیا۔

۱۔ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ كُلُوْا مِمَّا فِي الْاَرْضِ حَلٰلًا طَيِّبًا وَّ لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ (البقرة:۱٦۸)

اور اسی طرح ارشاد فرمایا: فَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا (النحل:۱۱۴)

اور ایک اور جگہ پر حکم دیا ہے: يٰٓاَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا (المؤمنون:۵۱)

کہ حلال اور پاک غذا کھاؤ جس سے آپ کے اخلاق اور عملی زندگی پر اچھا اثر پڑے گا۔ اور اس کے برعکس حرام اور ناپاک چیزوں سے اپنے آپ کو بچاؤ کیونکہ وہ انسانی زندگی پر برا اثر کرتا ہے۔

اب وہ خارجی عوامل جو کسی چیز کے عدم اباحت کے لئے ذریعہ بنتے ہیں کل پانچ ہیں۔

۱۔ نجاست کی وجہ سے کسی چیز کا استعمال ناجائز ہوتا ہے۔

☆ کمافی قوله تعالىٰ:

اِنَّمَا الْخَمْرُ وَ الْمَيْسِرُ وَ الْاَنْصَابُ وَ الْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ (المائدہ ۹۰)

☆ وقال العلامة وهبه الزحيلیؒ

ويحرم جميع ماهو ضار ومن الاشربة كالسم وغيره و كل ماهو نجس كالدم المسفوح والبول ولبن الحيوان غير المأكول عدا الانسان و كل ماهو متجنس كالمائع الذی وقعت فيه نجاسة الخ" (الفقه الاسلامی وادلته ۲۶۲۴/۴)

۲۔ ضرر کی وجہ سے کسی چیز کا استعمال ناجائز ہوتا ہے۔

كما قال قاضی خان : ويكره اكل الطين لان ذالک يضره فيصير قاتلا نفسه (خانيه علی هامش العالمگيريه ۴۰۳/۳)

وقال وهبه الزحيلیؒ: واما الضار فلا يحل اكله كالسم والمخاط والمنی والتراب والحجر لقوله تعالیٰ ولا تقتلوا انفسكم (الاية) الفقه الاسلامی ۲۵۹۲/۴)

۳۔ خباثت کی وجہ سے کسی چیز کا استعمال ناجائز ہوتا ہے۔

كمافی قوله تعالیٰ: وَ يُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ (الاعراف :۱۵۷)

وقال الامام الغزالیؒ : ولوتهرت نملة اوذباب فی قدرلم يجب اراقتها اذا المستقذر هو جرمه' إذا بقی له جرم ولم ينجس حتی يحرم النجاسة وهذا يدل علی ان تحريمه للاستقذار (احياء العلوم ۹۳/۲)

(۴) کرامت کی وجہ سے کسی چیز کا استعمال ناجائز ہوتا ہے۔قال الله تعالیٰ ولقد كرمنا بنی آدم "وفی الهندية الانتفاع باجزاء الادمی لم يجزوقيل للكرامة هوالصحيح"

(الفتاوی الهندية ۳۵۴/۵)

وقال العلامه ابن العابدينؒ : والادمی كا لخنزير فيما ذكر تعظيما له " (ردالمحتار ۹۷/۲)

وقال العلامه الامام الغزالیؒ : وكذالک لقول لو دفع جزء من آدمی ميت فی قدرو لو وزن دانق حرم الاكل لالنجاسته فان الصحيح ان الادمی لاينجس بالموت ولكن لان اكله محرم احتراماً لااستقذارا (احياء العلوم ۹۳/۲)

(۵) سکر (نشہ) کی وجہ سے کسی چیز کا استعمال ناجائز ہوتا ہے۔

لقوله عليه السلام : كل مسكر خمرو كل مسكر حرام (مشكوة المصابيح ۳۱۷/۲)

وقال العلامة ابن العابدینؒ : حرمة اکل بنج وحشیشة وافیون لکن دون الخمر والسکر بها کله لایحد بل یعزز وفی النهر التحقیق مافی العنایه ان النبج مباح لانه حشیش اما السکر منه فحرام (ردالمحتار ۴/۴۲)

ان علتوں کے بارے میں یہ بات ملحوظ نظر رکھنی چاہیے کہ ضرر کے علاوہ دیگر علتیں جس ماکول یا مشروب میں پائی جائے وہ تو حرام ہی سمجھی جائے گی' البتہ اگر کسی چیز میں صرف ضرر والی علت موجود ہو اور اس کے علاوہ دیگر علتوں میں سے کوئی علت موجود نہ ہوں' تو ان کا استعمال طبی کراہت کی بنیاد پر شرعاً غیر مباح اور مکروہ ہوگا۔

لہٰذا اس تمہید کے پیش نظر اگر جدید مصنوعات میں ضرر کے علاوہ دیگر علتوں میں سے کوئی علت موجود ہو تو اس چیز کا استعمال جائز نہ ہوگا۔

اور اگر کسی مصنوعی اشیاء میں صرف ضرر والی علت موجود ہو تو اس بارے میں تھوڑی بہت تفصیل یہ ہے۔

۱۔ جس چیز کے ظاہری یا باطنی استعمال سے انسانی بدن کو ضرر لاحق ہوتی ہو اگر اس چیز کی قلیل مقدار ضرر رساں نہ ہو تو قلیل مقدار میں اس کا استعمال جائز ہے بشرطیکہ اس میں حرمت کی کوئی دوسری علت موجود نہ ہو

لمافی الهندیة: وسئل عن بعض الفقهاء عن اکل الطین البخاری ونجوه قال لاباس بذلک مالم یتضرر (الهندیة ج/۵ ص ۳۴۱)

اسی طرح علامہ رشید احمد لدھیانویؒ لکھتے ہیں: ''مٹی کی حرمت بسبب ضرر ہے اگر کوئی مستند طبیب کہہ دے یا تجربہ سے ثابت ہو جائے کہ اس خاص مقدار میں ضرر نہیں ہے تو اتنی مقدار کھانا جائز ہے' اس سے زیادہ نہیں (احسن الفتاویٰ ج ۸/ص ۱۲۵)

۲۔ جو چیزیں بدن کیلئے ضرر رساں ہوں' اگر کسی چیز کے ملانے سے اسکے ضرر کا خاتمہ ہو' حتیٰ کہ اس سے بننے والے مخلوط مرکب کے استعمال میں کسی قسم کا ضرر نہ ہو اور نہ ہی اس میں نشہ کی کیفیت پیدا ہو تو اس مخلوط مرکب کا استعمال جائز ہوگا۔

۳۔ اسی طرح اگر کوئی ضرر رساں چیز کسی دوسری چیز میں کسی معتد بہ نفع کے حصول یا اس سے بھی زیادہ ضرر والی کیفیت کے خاتمہ کے لئے استعمال ہو تو اس استعمال میں کوئی قباحت نہیں۔

لما فی شرح المجلة: الضرر الأشد یزال بالضرر الاخف (شرح المجلة ص ۳۱)

اب قارئین ماہنامہ ''الحق'' فیس بک پر بھی ملاحظہ کر سکتے ہیں

facebook\Alhaq Akora Khattak

مولانا فضل غفور حقانی

استاد مکرم حضرت العلامہ شیخ نصیب خان شہید رحمہ اللہ

ویسے تو وطن عزیز میں دین دشمن عناصر کی طرف سے گزشتہ عشرے کا ہر سال علماء‘ طلباء اہل مدارس اور درد دین رکھنے والوں کے لئے عام الحزن رہا لیکن سال ۲۰۱۲ء کے مئی کا مہینہ اوراس کے ابتدائی ایام نہایت حسرتناک غمناک بلکہ بھاری رہے۔اپریل کے آخری ایام میں حضرت العلامہ قاضی حمید اللہ خانؒ گوجرانوالہ کی رحلت‘ ان کے بعد حضرت مولانا عطاء الرحمٰن اور دیگر علماء کی طیارہ کے حادثہ میں شہادتیں اور پھر مئی کے ابتدائی دو تین دنوں میں ملک کے مختلف اطراف کراچی اور خیبر میں نہایت جلیل القدر‘ صاحب عزیمت علماء کو نہایت بیدردی سے خون میں تڑپا کر شہید کر دیا گیا۔ ان میں پہلے استاد مکرم حضرت الشیخ مولانا نصیب خان شہیدؒ استاد حدیث دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک‘ پھر علامہ شیخ محسن شاہ شہیدؒ مہتمم دارالعلوم حلیمیہ پیزو لکی مروت اور پھر عظیم داعی قرآن مولانا محمد اسلم شیخوپوری کی مظلومانہ شہادت نے دلوں کو چھلنی کر دیا۔

اور ۳ رمئی کے تمام لمحات نہایت تکلیف دہ اور دردناک تھے جب استاد محترم محبوب العلماء والطلباء حضرۃ العلامہ شیخ نصیب خان شہیدؒ کی پہلے اسیری کی خبر اور پھر اگلے دن بروز جمعرات سہ پہر کوان کی انتہائی مظلومانہ انداز سے شہادت کی دلدوز اور دل سوز خبر سننے میں آئی‘ اس غیر متوقع اندوہناک خبر نے حضرت کے ہزاروں تلامذہ پر سکتہ طاری کر دیا۔شب جمعہ کو جب شہادت کی یہ خبر دارالعلوم حقانیہ کی فضاؤں میں گونجی تو گلستان حقانیہ میں ایک قیامت برپا ہوئی۔ جامعہ کے در ودیوار اس مرد درویش اور جرات مند قلندر کے فراق پر نوحہ وکناں ہوئے۔سینکڑوں طلبہ اس عظیم صدمے پر ایسے گریہ میں پڑ گئے کہ جس سے کلیجے منہ کو آنے لگے اور نہ تھمنے والی آنسوؤں کی لڑیاں ہر ایک کے گالوں پر جاری تھیں اور قریب تھا کہ صبر کا دامن ہاتھ سے چھوٹ جاتا اگر اساتذہ کرام اس موقع پر صبر و رضا کی تلقین نہ کرتے۔

وطن عزیز میں گزشتہ عشرے سے اہل حق علماء کے ساتھ عداوت کی جو بنیاد اور سلوک بدروا رکھا گیا ہے اوراس کی پاداش میں درجنوں کی تعداد میں نہایت بیدردی سے یہ قیمتی سرمائے ملک وملت سے چھین لیا گیا‘ اس بربریت سے تو دور چنگیزیت بھی شرما گئی۔ایک ایسے اسلامی ملک میں جس کی آزادی میں لاکھوں علماء کا خون اور پسینہ شامل ہے‘ جس کے بنانے والے‘ جس کا آئین بنانے والے‘ جس کا جھنڈا بلند کرنے والے علماء تھے‘ جس کا پوری دنیا میں ممتاز تشخص علماء کی مرہون منت تھا۔آج ان پر اس ملک کی زمین تنگ کر دی گئی اور حق کی پاداش میں ان کے مقدس خون کو بے دریغ

بہایا گیا۔ مدارس اسلامیہ اور ان سے منسلک علماء کے ساتھ دشمن جیسا رویہ اختیار کیا گیا' ان کو ڈرانے دھمکانے اور بدنام کرنے کے ہر قسم کے ہتھکنڈے مغربی آقاؤں کو خوش کرنے کے لئے اپنائے گئے۔ لیکن صد آفرین ان علماء حقانین پر کہ جنھوں نے ظلم و جبر کے آگے گردن نہیں جھکائی بلکہ دین حق کے لئے سینہ سپر ہو کر مقابلہ کیا اور اپنا مشن جاری رکھ کر اس کے لئے اپنی قیمتی جان دینے سے بھی دریغ نہیں کیا۔ علماء امت کی یہ تابناک ماضی اور شہادتوں کا یہ موجودہ تسلسل انشاء اللہ ایک عظیم اسلامی انقلاب کا پیش خیمہ ثابت ہوگا۔

حضرت الشیخ استاد محترم ایک جامع الصفات شخصیت اور اپنی ذات میں ایک انجمن تھے' آپ کا تعلق شمالی وزیرستان سے تھا۔ ''برمل'' نامی گاؤں میں آپ کی ولادت ۱۹۵۷ء کو ہوئی۔ آپ کی سکونت ایک عرصے تک افغانستان کے شہر خوست میں رہی۔ بعد میں شمالی وزیرستان اور پھر بنوں میں گھر بسایا۔ قرآن مجید کا ناظرہ آپ نے بنوں میں مولانا نواب خان سے پڑھا۔ ۱۳۸۶ھ میں علاقہ درپہ خیل میں مشہور مفسر قرآن مولانا خان حلیم سے فقہ کی کتابیں' نورالایضاح کنز وغیرہ پڑھیں۔ پھر اگلے سال صرف ونحو کی اکثر کتابیں مولوی رب نواز سے پڑھیں۔ اس کے بعد مدرسہ نظامیہ اور پھر ہنگو شہر کے مدرسہ مفتاح العلوم سے فنون کی تکمیل کی۔ اعلیٰ علوم اور احادیث کیلئے آپ نے مرکز علم و عمل دیوبند پاکستان دارالعلوم حقانیہ کا رخ کیا۔ یہ ۱۹۸۰ء کا زمانہ تھا۔ چار سال تک یہاں سے اپنے وقت کے عظیم اکابر بالخصوص شیخ کبیر حضرت مولانا عبدالحق رحمہ اللہ بانی دارالعلوم حقانیہ سے کسب فیض کیا۔ اور پھر ۱۹۸۴ء میں یہیں سے دستار فضیلت حاصل کی۔ آپ کے مشہور اساتذہ میں دارالعلوم حقانیہ کے صدر المدرسین حضرت مولانا عبدالحلیم زروبوی رحمہ اللہ اور والد مکرم شیخ الحدیث حضرت مولانا مغفور اللہ بھی شامل ہیں۔

آپ حد درجہ ذہین اور نہایت قوی حافظہ کے مالک تھے۔ زمانہ طالب علمی ہی سے معقولیت اور مشکل کتابوں کا درس دارالعلوم حقانیہ میں دیا کرتے تھے۔ اور طلباء کا ایک جم غفیر آپ کے ارد گرد براجمان ہوتا تھا۔ حضرت الاستاد کے زمانہ طالب علمی کے شاگرد آج ملک کے مختلف نامور اداروں میں استاد الحدیث کے منصب پر ہیں قوت حافظہ کا یہ عالم تھا کہ مکمل قرآن مجید ایک مہینہ سے کم ایام میں حفظ کیا تھا۔ باوجود اس کے آپ کی زبان وزیرستان والی مشکل اور ثقیل زبان تھی' لیکن قرآن مجید کی تلاوت اور احادیث کی عبارت نہایت حسین انداز میں عربی لہجے میں ایسا پڑھتے گویا ایک عرب آپ کے سامنے فصیح عربی میں بول رہا ہو۔ بندہ نے درس نظامی کی بہت سی کتابیں دارالعلوم حقانیہ میں آپ سے پڑھیں۔ شرح جامی' مبیٰ' جلالین' حمد اللہ' امور عامہ' ملاحسن' طحاوی شریف' دورہ حدیث میں پڑھی۔ آپ نے مادر علمی دارالعلوم حقانیہ میں پندرہ سال کا عرصہ تدریس کا گزارا۔ اس مدت میں مختلف فنون اور معقولات کی مشکل کتابیں ایسے انداز سے پڑھائیں کہ طالب علم کو مشکل سے مشکل بحث پانی کی طرح آسان ہو جاتی تھی۔ درس خواہ کسی بھی کتاب کا

ہوتا ذرہ بھر آپ کو نہ مشکل ہوتا۔ اور نہ اس کے لئے کسی لمبے چوڑے مطالعے کی ضرورت محسوس کرتے۔ طلباء آپ کے درس کے نہایت گرویدہ تھے۔ مختصر وقت میں مشکل ابحاث کا پہلے خلاصہ، تقطیع اور پھر کتاب کی عبارت اس طرح منطبق کرتے کہ اس میں کسی قسم کی بھی کمی باقی نہیں رہتی تھی۔ شہادت سے قبل تک آپ روزانہ دس اسباق پڑھاتے رہے۔ قوت حافظہ کی نعمت سے اللہ تعالیٰ نے حضرت کو خوب نوازا تھا۔ ساتھ ہی حضرت الاستاد عجز وتقویٰ کا مجسمہ تھے۔ انتہائی ہنس مکھ اور زندہ دل شخصیت تھے۔ طلباء کی معمولی سی دعوت پر ان کے ساتھ ہو لیتے اور گھل مل کر ساتھیوں جیسا بے تکلف ماحول بنا لیتے۔ ہر طالب علم کے ساتھ جو حضرت کے سامنے آتا خود ہاتھ آگے بڑھا کر مصافحہ کرتے۔

حضرت الاستاذ رحمہ اللہ کو ۱۹۹۶ء میں حضرت مفتی اعظم مفتی محمد فرید رحمہ اللہ رئیس دارالافتاء وشیخ الحدیث دارالعلوم حقانیہ سے سلسلہ نقشبندیہ میں خلافت حاصل ہوئی تھی۔ مراقبوں کا سلسلہ دارالعلوم حقانیہ میں حضرت مفتی اعظم رحمہ اللہ کے بعد ان کی سرپرستی میں ہوا کرتا تھا۔ اور طلباء کی ایک بڑی تعداد اس میں شریک ہو کر تزکیہ نفس کے مراحل طے کرتے۔ یوں حضرت الاستاذ فقط ایک عظیم مدرس، شیخ نہیں بلکہ ایک جری رہبر طریقت وشریعت بھی تھے۔ جرات اور حق گفتار میں اپنے مثل آپ تھے اس سلسلے میں کسی کے خوف کا ذرہ بھر پرواہ نہیں کرتے تھے۔ چونکہ دل کے صاف اور زبان کے سچے تھے' لہٰذا حق بات کی ہر جگہ برملا اظہار فرماتے۔

علم المناظرہ میں بھی آپ کو خصوصی مہارت حاصل تھی۔ آپ کا مخصوص فرقوں کے ساتھ خاص مسائل میں کئی کامیاب مناظرے بھی ہو چکے ہیں۔ حضرت الاستاد کا وصف سخاوت بھی معروف تھا' دارالعلوم کی مخصوص تنخواہ پر قناعت کرتے' بڑے بڑے مواقع ایسے آئے کہ اگر مولانا مرحوم چاہتے تو راتوں رات کروڑ پتی بن سکتے تھے لیکن ہمیشہ دنیا کو انہوں نے ترجیح نہیں دی اور قوت لایموت ہی ان کا نظریہ رہا لیکن پھر بھی طلبہ ومہمانوں پر بہت خرچ فرماتے تھے۔ حضرت الاستادر حمہ اللہ کے فراق کا یہ عظیم سانحہ بلاشبہ حضرت کے ہزاروں تلامذہ' جامعہ حقانیہ پر نہایت بھاری رہا۔ ان کی اچانک جدائی سے جامع کی علمی فضا نہایت سوگوار ہوئی ہے۔ علم وعمل جرات وبہادری کا ایک عظیم باب اپنے اختتام کو پہنچا۔

اللہ تعالیٰ حضرت الاستاد کی شہادت اور ان جیسے دیگر عظیم علماء کی شہادتوں کو قبول فرما کر ان کے مقدس خون کو اس ملک میں اسلامی نظام اور امن کا ذریعہ بنائیں۔ اللہ تعالیٰ جامعہ حقانیہ کو مزید ایسے خوفناک حادثوں اور مصائب سے محفوظ ومامون رکھے اور حضرت مولانا مرحوم کے چھوٹے بچوں کو عالم وفاضل بنائے اور باپ کا صحیح جانشین بنائے۔ امین

یزید احمد نعمانی

زوال کا علاج

''امام مالک رحمہ اللہ کا قول ہے کہ اس امت کے آخری لوگوں کی اصلاح بھی اسی چیز سے ہو سکتی ہے، جس چیز سے اس امت کے پہلے لوگوں کی اصلاح ہوئی تھی۔ جس چیز نے اس امت کے پہلے حصے کے زوال کو عروج میں بدلا تھا، اسی چیز سے اس امت کے آخری حصے کے زوال کو عروج میں بدلا جا سکتا ہے۔ 1915ء میں مولانا ابوالکلام آزاد رحمہ اللہ نے کہا تھا کہ اگر کوئی شخص زوالِ امت کا علاج دریافت کرے اور وہ کہے کہ ایک ہی جملے میں امت کے زوال کا علاج بیان کیا جائے تو میں یہ کہوں گا کہ امت کے زوال کا علاج یہ ہے کہ قرآنی معارف بیان کرنے والے مرشدین اور صادقین پیدا کیے جائیں۔ یوں اس امت کے زوال کو عروج میں بدلا جا سکتا ہے۔'' یہ الفاظ ہیں داعیٔ قرآن حضرت مولانا محمد اسلم شیخوپوری شہید نور اللہ مرقدہ کے۔ جو انہوں نے اپنے آخری درس قرآن کریم میں مسلمانوں کے زوال کو عروج میں بدلنے کے ضمن میں ارشاد فرمائے تھے۔

حضرت رحمہ اللہ کے حوالے کو کالم کا ابتدائیہ بنانے کی وجہ کچھ یوں ہے کہ راقم الحروف جس مدرسے میں بحیثیت مدرس فرائض سرانجام دے رہا ہے، وہاں گزشتہ دنوں ختم بخاری شریف اور تکمیل حفظ قرآن کریم کی پروقار تقریب منعقد ہوئی۔ مجلس کے مہمان خصوصی جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کے مایہ ناز استاذ حضرت مولانا محب اللہ زید مجدھم تھے۔ ان کے علاوہ مبلغ اسلام مولانا محمد عزیز (سابق امام مدنی مسجد تبلیغی مرکز) بھی رونق انجمن تھے۔ اول الذکر ممدوح نے طالبات کو بخاری شریف کے آخری درس اور مجمع عام کو اپنے قیمتی نصائح سے سرشار فرمایا۔ جب کہ ثانی الذکر شخصیت نے اپنے جامع بیان میں عامۃ الناس کو، قرآن اور اہل قرآن سے اپنے تعلق کو مضبوط کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

امر واقعہ یہ ہے کہ یہ گھڑیاں بڑی نازک اور کٹھن ہیں۔ اس لیے اس بات کی اشد ضرورت ہے کہ اہل علم اور عوام کا تعلق پہلے سے کہیں زیادہ پائیدار و پختہ ہو۔ طاغوت اور اس کے ہرکاروں کی پوری کاوش اسی ایک نکتے کے گرد گھوم رہی ہے کہ کسی طرح مسلمانوں کو علماء حق سے دور کر دیا جائے۔ اس مقصد کے لیے وہ ہر سطح پر سازشوں کے جال بن رہا ہے۔ لہٰذا ضرورت اس بات کی ہے کہ حضرات علمائے کرام، بزرگان دین اور مشائخ وقت کے ارشادات و کلمات کو زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچایا جائے۔ تاکہ ہمارے درد کی دوا ہو سکے۔ تشنہ لبوں کی سیرابی کا

سامان مل سکے۔ہم موجودہ ذلت ونکبت سے نکل کر عزت ورفعت کی ان بلندیوں پر پہنچ سکیں، جو اسلام کے قرن اول کی پہچان تھی۔ بلاشبہ ان صاحبان بصیرت اور اہل قلب کی آواز جہاں پردرد ہے، وہیں پرتاثیر بھی ہے۔ان شب زندہ دار اہل اللہ کا وجود، اس بیمار قوم اور جاں بلب معاشرے کے لیے ہزاروں خیراور برکتوں کا باعث ہے۔یہ اتقیاء اس بے کس امت کے نباض ہیں۔ان کے قلوب اللہ رب العالمین کی خشیت وانابت سے لبریز ہیں۔ ان کے بتائے ہوئے نسخے تیر بہدف ہیں۔اسی فائدے کو مدنظر رکھتے ہوئے ذیل میں ہم بیان کردہ شخصیات کے افادات کا نچوڑ اور خلاصہ نذر قارئین کررہے ہیں۔

حضرت مولانا محب اللہ دامت برکاتہم نے وحی کی حقیقت اور عقل ونقل کے فرق کو بیان کرتے ہوئے فرمایا:''دین کا کوئی بھی حکم وحی کے بغیر مکمل نہیں ہوسکتا۔شریعت کے احکام کو عقل کے بجائے نقل سے سیکھنے کی ضرورت ہے۔ جتنے بھی علوم ہیں، ان سب کا مبدا اور سرچشمہ وحی ہے۔چاہے وہ وحی جلی ہو یعنی قرآن کریم یا وہ وحی خفی ہو یعنی احادیث مبارکہ۔قرآن کریم کو اپنی عقل کے ترازو سے مت تولو بلکہ قرآن مجید کو نقل سمجھ کر قبول کرلو کہ یہ اللہ کا فرمان ہے، چاہے ہماری سمجھ میں آئے یا نہ آئے۔بس ہم اسے دل وجان سے قبول کرتے اور مانتے ہیں۔'' خودرائی اور خودنمائی سے بچنے پر زور دیتے ہوئے آپ نے ارشاد فرمایا اپنے اسلاف سے اور اپنے بزرگوں سے،اپنے آپ کو جوڑے رکھو۔یہ کامیابی اور عدل کا راستہ ہے۔ان کی عزت،ان کی حرمت، ان کا احترام ہمارے دل ودماغ کے اندر ہونا چاہیے۔انہوں نے حاضرین کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ ہمارے اندر آخرت کی فکر ہونی چاہیے۔غفلت کے ساتھ زندگی نہ گزاریں۔جو کچھ ہم زبان سے کہہ رہے ہیں اور جو اعمال وسکنات ہم سے صادر ہورہے ہیں، انہیں خوب سوچ سمجھ کر کرنا چاہیے۔

ملک وشہر کے پریشان کن احوال کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ہم نے دو ایسے گناہ کرلیے ہیں، جس کی وجہ سے ہم نے اللہ تبارک وتعالیٰ کی عداوت اور لڑائی مول لی ہے۔جس کی سزا ہم بھگت رہے ہیں۔ایک سود خوری۔اور دوسرا حدیث میں آتا ہے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں جس نے میرے دوست سے دشمنی کی تو میں اس سے اعلان جنگ کرتا ہوں۔علمائے کرام، صلحا اور قرآن پاک کی حفاظت کرنے والے حفاظ کرام یہ اولیاء اللہ ہیں۔جو لوگ ان کے ساتھ دشمنی کررہے ہیں، ان کی مخالفت کررہے ہیں، ان کی قتل وغارت گری کے منصوبے بنارہے ہیں۔یہ اللہ تعالیٰ سے اعلان جنگ ہے۔

موجودہ بدامنی اور قتل وفساد اور اس کے سدباب پر روشنی ڈالتے ہوئے انہوں نے کہا کہ بلا امتیاز اس وقت ہمارے اس شہر وملک میں کسی بھی انسان کی، چاہے اس کا تعلق کسی بھی رنگ سے ہو۔کسی بھی نسل سے ہو۔کسی بھی زبان سے ہو، جان محفوظ ہے نہ مال محفوظ ہے اور نہ عزت وآبرو محفوظ ہے۔یہ صرف دین سے دوری کی وجہ سے

ہے۔اگر ہمارے بچے بچیاں زیور علم دین سے آراستہ ہو جائیں تو میں اس بات کی ضمانت دیتا ہوں کہ ان شاء اللہ العزیز اس معاشرے کے اندر آپ کو کوئی چور ڈاکو، کوئی قاتل، کوئی زانی اور کوئی بدمعاش نظر نہیں آئے گا۔

جب کہ مولانا محمد عزیز دامت برکاتھم نے قرآن مجید کی عظمت وصداقت کو بیان کرتے ہوئے کہا: ''کراچی کا رنگ قوم پرستی کا نہیں ہے۔یہ مدارس کا شہر ہے۔یہ اللہ والوں کا شہر ہے۔یہ خانقاہوں کا شہر ہے۔یہ رنگ واضح ہونا چاہیے۔اس کی وضاحت کی شکل یہ ہوگی کہ عوام کا تعلق درس قرآن کے ساتھ مضبوط ہو۔ہر ہر مسجد میں درس ہو۔ہماری نسل ،ہمارے گھر ،ہمارے بازار قرآن وسنت کے تذکرے سے مزین ہو جائیں۔اس کے لیے عامۃ الناس علما کا ساتھ دیں۔ان کے ہاتھ پاؤں بنیں۔ان کی منت کریں اور درس قرآن کی شکلیں قائم کریں۔اس کی بڑی شدید ضرورت ہے۔اگر اس کی فضا بنے گی تو بیداری آئے گی۔ان شاء اللہ حالات کی تبدیلی کی بڑی اچھی شکلیں بنیں گی۔صرف گزشتہ سال میں یورپ میں بیس لاکھ کے قریب عیسائی مسلمان ہوئے ہیں۔''

طاغوت کی سازشوں سے پردہ اٹھاتے ہوئے مولانا نے کہا کہ باطل اور اس کے آلہ کار بہت چوکنا ہیں ۔وہ دیکھ رہے ہیں کہاں کہاں سے کون کون قرآن کا داعی ہے۔کہاں کہاں امت میں بیداری آرہی ہے اور کس کس راستے سے آرہی ہے۔لوگ کیسے قومیت کے بدبودار نعروں سے نکل رہے ہیں اور اجتماعیت کی طرف متوجہ ہو رہے ہیں۔اس معاملے میں وہ فاسد تدبیریں کر رہے ہیں،ان شخصیات کو ہٹانے کے لیے جن کے ذریعے سے اس امت میں بیداری آرہی ہے۔اسلامی دنیا کی پاکستان سے وابستہ توقعات اور عالم اسلام میں مملکت خداداد کے مقام کا تذکرہ کرتے ہوئے انہوں نے کہا: ''پورے عالم اسلام کے مسلمان پاکستان سے بڑی امید باندھے ہوئے ہیں۔مختلف ملکوں میں جانا ہوتا ہے اور مختلف طبقات کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا ہوتا ہے۔سعودیہ میں سفر کا اتفاق ہوا۔آپ کو حیرت ہوگی کہ وہ حضرات ہاتھ جوڑ کے کہتے ہیں کہ خدا کے لیے پاکستان کی حفاظت کرو۔پاکستان کا زوال یہ پورے عالم اسلام کا زوال ہے۔وہ کہتے ہیں کہ حرمین شریفین کی حفاظت ظاہری اسباب میں پاکستان کی حفاظت میں ہے۔'' اللہ تعالیٰ ہمیں ان بزرگوں کی باتوں کو سمجھنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائیں۔آمین

ضروری اطلاع

الحمد للہ جامعہ دارالعلوم حقانیہ کی نئی ویب سائٹ تکمیل کے آخری مراحل میں ہے اور اس نے گزشتہ دو ماہ سے کام شروع کر دیا ہے۔نہیں تھا۔یہ سائٹ انگلش ،عربی اور اردو میں بنائی گئی ہے۔اس کی مزید بہتری کیلئے قارئین سے تجاویز کی بھی درخواست ہے۔نیز فقہی ،شرعی وعائلی مسائل کے لئے بھی دارالعلوم کی اس ویب سائٹ سے رجوع کیا جاسکتا ہے۔اسی طرح ماہنامہ ''الحق'' اب ویب سائٹ اور فیس بک پر بھی قارئین کو دستیاب ہے۔

www.jamiahaqqania.edu.pk

ادارہ

افکار و تاثرات بنام مدیر

مولانا عتیق الرحمٰن سنبھلی لندن۔

معتمد امیر جماعت اسلامی پاکستان

مولانا محمد حنیف جالندھری ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان

(مولانا) محمد الیاس گھمن سرپرست اعلیٰ مرکز اہل السنۃ والجماعۃ سرگودھا

(مولانا) ارشاد احمد دار العلوم عیدگاہ کبیر والا خانیوال۔ پروفیسر عبدالحکیم سیف کوٹ رادھا کشن لاہور

افتخار الدین منصور لاہور۔ جناب محمد طیب طوفانی لکی مروت۔۔ محمد اسعد مدنی نوشہرہ

۳رجون ۲۰۱۲ء

بملاحظہ گرامی منزلت مولانا سمیع الحق صاحب حقانی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ! کل الحق کا خصوصی شمارہ "مشاہیر" ملا ہے۔ ٹائٹل پیج ہی ماشاء اللہ اتنا خوبصورت کہ نظر لگ جائے۔ جس نے بھی ڈیزائن کیا خوب کیا۔ مگر مجھے جس بنا پر اس ای میل کا تقاضہ ہوا وہ آپ کے لئے اس کے اندر کی مبارکبادیاں ہیں، کہ ان کے بعد آپ کو مبارکباد دینے کے لئے "مکتوبات مشاہیر" دیکھنے کی ضرورت نہیں رہی۔ یہی شہادتیں بہت کافی ہیں۔ پس مبارک ہو، بہت مبارک ہو! مدیر الحق میاں راشد الحق کو دعائیں۔

والسلام اخوکم عتیق الرحمٰن (لندن)

مکرمی جناب مولانا راشد الحق سمیع حقانی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! امید ہے مزاج گرامی بخیر ہوں گے۔

امیر جماعت اسلامی پاکستان سید منور حسن صاحب کے دورہ جامعہ دار العلوم حقانیہ کے موقع پر موتمر المصنفین کی طرف سے شائع کردہ حضرت مولانا سمیع الحق صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی کتاب "مشاہیر بنام مولانا سمیع الحق" اور مفتی غلام قادر نعمانی صاحب مدظلہم کی تصنیف کردہ کتب کا مجموعہ موصول ہوا۔ سید منور حسن صاحب نے جستہ جستہ ان کتب کو

دیکھا ہے اور یاد آوری پر آپ کا شکریہ ادا کیا ہے۔

پاکستان میں دینی تعلیم کے فروغ' مدارس کے تحفظ اور جہاد افغانستان میں تعاون اور سرپرستی کے حوالے سے دارالعلوم حقانیہ نے نمایاں کردار ادا کیا ہے اور یہ ادارہ مختلف دینی وملی ایشوز پر قوم کی رہنمائی کا فریضہ انجام دیتا رہا ہے۔ حضرت مولانا عبدالحق رحمہ اللہ اور حضرت مولانا سمیع الحق صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے دینی وملی اور سیاسی معاملات میں جرات اور استقامت کیساتھ قائدانہ رول ادا کیا' اور ایک ایسے وقت میں جہاد افغانستان کی سرپرستی و حمایت کی جب اسے خود مملکت خداداد پاکستان میں قابل اعتراض اور نا قابل قبول بنانے کی کوشش کی گئی۔ یہ امر باعث مسرت ہے کہ آپ اپنے دادا مرحوم اور والد محترم کے نقش قدم پر چل رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی کاوشوں کو قبول فرمائے اور استقامت سے نوازے۔ آمین۔ والسلام

خاکسار محمد ابرار معتمد امیر جماعت اسلامی پاکستان

محترم ومکرم حضرت مولانا سمیع الحق صاحب دامت برکاتہم العالیہ' مہتمم دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

امید ہے خیر وعافیت سے ہوں گے اور دن رات دین مبین کی خدمت میں سرگرم عمل ہوں گے۔ دارالعلوم حقانیہ کے استاد حدیث حضرت مولانا نصیب خان کا اغواء اور بعد ازاں انہیں جس بیدردی کیساتھ شہید کیا گیا وہ صرف دارالعلوم حقانیہ کیلئے ہی نہیں بلکہ وفاق المدارس' تمام دینی مدارس' علماء وطلباء اور پوری قوم کیلئے ایک المناک سانحہ ہے جس کی جتنی مذمت کی جائے کم ہے۔ اس حادثے پر ہم سب ایک دوسرے سے تعزیت کے مستحق ہیں لیکن بالخصوص آپ حضرت مولانا انوار الحق حقانی' دارالعلوم حقانیہ کے جملہ اساتذہ کرام' منتظمین ومعاونین' فضلاء وطلباء اور حضرت شہیدؒ کے اعزہ و اقارب چونکہ براہ راست اس المیے سے گزرے ہیں اسلئے ہم آپ سے مسنون تعزیت بھی کرتے ہیں' آپ کے دکھ درد میں برابر کے شریک بھی ہیں اور آپ سب حضرات کیلئے صبر واجر اور شہید کے درجات کی بلندی کیلئے دعا گو ہیں۔

حضرت مولانا شہیدؒ کے اغواء اور شہادت کی دلخراش خبر سن کر فوری طور پر دل دارالعلوم حقانیہ حاضری کیلئے بے تاب ہوگیا مگر بعض اعذار کی وجہ سے بنفس نفیس حاضری ممکن نہ تھی اس لئے فون پر آپ سے رابطہ کی کوشش کی لیکن رابطہ نہ ہوسکا پھر حضرت مولانا انوار الحق صاحب سے بات ہوئی' ان سے تعزیت کی' وفاق کی طرف سے ہر ممکن تعاون کی یقین دہانی کروائی اور آپ تک اپنا پیغام وتعزیت پہنچانے کی درخواست کی بعد ازاں میڈیا میں وفاق المدارس کی طرف سے بیان جاری کروایا۔

میں نے حضرت مولانا انوار الحق صاحب سے بھی گزارش کی کہ آپ چونکہ وفاق المدارس کے نائب صدر ہیں اس لئے دارالعلوم حقانیہ کے اہتمام کی نیابت کے ساتھ ساتھ آپ وفاق المدارس کے نائب صدر کی حیثیت سے اس معاملے میں وفاق المدارس کے ذمہ جہاں اور جو خدمت سمجھیں اس کے بارے میں ہمیں بتائیں انشاء اللہ ہم ہر خدمت کے لئے حاضر ہیں۔ یہ صرف آج کی بات نہیں بلکہ دارالعلوم کے ہر ممکن دفاع کی کوشش کی۔ گزشتہ دنوں حقانی نیٹ ورک اور بے نظیر کے قتل کے الزام کے معاملے میں جب دارالعلوم حقانیہ کی طرف میلی نظریں اٹھنے لگیں تو ہم نے اس ادارے کی پاسبانی کو اپنا دینی اور منصبی فریضہ سمجھا اور ہم آپ کو یقین دہانی کرواتے ہیں کہ آئندہ بھی کبھی اگر دارالعلوم حقانیہ کو یا آپ کو ضرورت پڑی تو انشاء اللہ آپ ہمیں اپنے شانہ بشانہ پائیں گے۔ صدر الوفاق شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان دامت برکاتہم العالیہ کی طرف سے بھی مضمونِ بالا قبول فرمائیے۔

والسلام　　محتاج دعا

محمد حنیف جالندھری، ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان

......حضرت مولانا نصیب خانؒ جرات و شجاعت کا پیکر، علم و عمل کا کوہ گراں، واقعی اسم با مسمیٰ تھے۔ اہل حق پر ہر دور میں صدمات کی بارش ہوتی رہی ہے، مگر مجال ہے جو ان کے پائے ثبات میں جنبش بھی پیدا ہو، مگر پریشانی اس وقت ہوتی ہے جب یہ سائبان آہستہ سے اتر جاتا ہے اور زمانے کی تیز دھوپ کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور یہ شفیق سائبان بڑی خاموشی سے خاک کا لباس پہن کر سو جاتے ہیں۔

چپ چاپ چلے جاتے ہیں جانے والے　　　نہیں معلوم تہہ خاک تماشہ کیا ہے

مولانا نصیب خان صاحب رحمہ اللہ کی بہیمانہ شہادت عدل و انصاف کے علمبرداروں کے لئے ایک چیلنج ہے کہ ایک مردِ درویش جس نے ساری زندگی قال اللہ وقال الرسول ﷺ میں گزاری، جس کے شاگردوں کا حلقہ خیبر سے کراچی تک پھیلا ہوا ہے، جس نے کبھی بھی باطل کے سامنے سر نہیں جھکایا، اس کا صلہ یہی تھا کہ اسے دھوکے سے شہید کر دیا جاتا؟! بہر حال مولانا نصیب خانؒ کا یہی نصیب تھا، یہاں کلمہ حق کہنا اور ببانگ دہل کہنا، عقائد کے موضوع پر دنیا باطل کو للکارنا اور انہیں دین حق کی دعوت دینا، طاغوتی اور سامراجی نظام کے خلاف اپنی رائے کا کھل کر اظہار کرنا ان سب باتوں کا نتیجہ وہی ہونا تھا جو ہو چکا۔

حضرت رحمہ اللہ کی جدائی کا غم میں صرف جامعہ حقانیہ کے اساتذہ و طلباء ہی نہیں، ہر صاحب دل برابر کا شریک ہے اور بندہ حضرتؒ کی مسلکی جرات و غیرت اور پھر اس مظلومانہ شہادت پر حضرت کو سلام پیش کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہے کہ اللہ ہمارا حشر بھی قیامت کے دن حضرت شہیدؒ کے ساتھ فرمائے۔ آمین۔

بس آخر میں اللہ سے دعا ہے ''اللھم لاتحرمنا اجرہ ولا تفتنا بعدہ''

فقط یکے از خادم علماء دیوبند : محمد الیاس گھمن

...... جہات ستہ میں دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کی خدمات لازوال اور نمایاں ہیں۔ اعلیٰ مقاصد کا حصول قربانیوں کے بغیر ناممکن نہ سہی مشکل ضرور ہے۔ اہل حق کی قربانیوں کے تسلسل میں ایک اور اضافہ جامعہ دارالعلوم حقانیہ کے مدرس مرد مومن مرد مجاہد حضرت مولانا محمد نصیب خان صاحب کی سفاکانہ شہادت ہے۔ کل نفس ذائقة الموت انا لله وانا اليه راجعون - ظاہر ہے کہ اہل حق کے جذبہ اعلاء کلمۃ الحق میں یہ چیزیں باعث رکاوٹ تو کیا؟ باعث سعادت وسرفرازی ہیں۔ فقط والسلام : ارشاد احمد ' خادم دارالعلوم عیدگاہ کبیر والا ضلع خانیوال

...... آپ کی زیر قیادت دفاع پاکستان کونسل کے عظیم الشان شہری اجتماعات کی کامیابی پر میری دلی مبارکباد قبول فرمائیں۔ الحمدللہ کہ دینی جماعتوں نے ملی اتحاد کے ذریعہ کفر کو شاندار پیغام دیا ہے کاش ہماری سیاسی جماعتیں اور حکمران رہنما بھی ہوش کے ناخن لیں اور ان نازک لمحات میں ملی غیرت کی بیداری کو استعمال کر کے کفر کے سامنے ڈٹ جائیں اور بزدلی نفسانفسی اور مادیت کی پرفریب زندگی سے باہر نکلیں۔ والسلام: عبدالحکیم سیف

...... اس پرفتن دور میں بھی آپ کا ادارہ جامعہ حقانیہ اکوڑہ خٹک نوشہرہ ملک پاکستان میں تشنگان علم کی پیاس بجھانے میں مصروف عمل ہے' آپ کا ادارہ جہاں پر دینی علوم کی خدمات کیلئے مصروف عمل ہے' وہیں پر صحافتی میدان میں بھی آپ کے ادارہ سے وابستہ رسالہ ''الحق'' ہر میدان میں دینی ومحب وطن افراد کے ذوق کی تسکین اور حالات وحاضرہ سے باخبر رکھنے کے لئے بہترین خدمات سرانجام دے رہا ہے۔ صحافتی میدان میں اہل حق کی ضروریات علمی کو کماحقہ پورا کر رہا ہے۔ طالب دعا : ناظم تعلیمات' ریجنل آفس ٹرسٹ جمعیت تعلیم القرآن لاہور

معاشرہ پر مغربی تہذیب وثقافت کے زہریلے اثرات:

......اس میں کوئی شک نہیں کہ معاشرہ کا مقتدر اور سرمایہ دار طبقہ مغربی تہذیب وثقافت اختیار کر چکا ہے' ہمارا موجودہ تعلیمی نظام بھی اسی طبقہ کے ہاتھ میں ہے اور ہمارے تعلیمی اداروں خصوصاً نجی شعبہ میں کام کرنے والے انگریزی ذریعہ کے مدرسوں سے نکلنے والے طلباء کی اکثریت مغربی (افرنگی) تہذیب وثقافت کی دلدادہ ہوتی ہے۔ یہ سلسلہ مسلسل جاری ہے اور اگر اسے یونہی جاری رہنے دیا گیا تو بہت جلد اکثریت کا اسلام سے جذباتی لگاؤ بھی ختم ہونے لگے گا۔

کرنے کا کام یہ تھا کہ ہمارے علماء' سب نہیں تو ان میں کا ایک طبقہ' جدید علوم حاصل کرتا اور ان کی سطح اور ان کی زبان اور محاورے میں ان سے بات کرتا' ان کے اعتراضات پر بدمزہ ہونے کی بجائے ہمدردی اور پیار کی زبان میں مسکت دلائل سامنے لانے کی کوشش کرتا' ان میں سے بہت سے لوگ (شاید اکثریت) اب بھی دلیل کی بات سننے کے لئے تیار ہوگی۔ افتخار الدین منصور۔ ۴۲ ۔جے ۲ واپڈا ٹاؤن لاہور

......حضرت اقدس کی شہادت جہاں آپ کے لئے اور حقانیہ کے لئے ایک عظیم سانحہ ہے وہاں تمام دنیا کے مسلمانوں کے لئے بالعموم اور صوبہ خیبر کے باشندگان کے لئے بالخصوص ایک انتہائی عظیم سانحہ ہے۔ محتاج دعا: محمد طیب طوفانی لکی مروت

مکرمی! گزشتہ ماہ آنجناب کی طرف سے ''الحق'' کے دو شمارے موصول ہوئے' ورق گردانی کرتے ہوئے نگاہیں جب اپنے خط ''بے ربط'' سے آشنا ہوئیں' حیرت واستعجاب کا بت بن گیا کہ مجھ ناچیز کے احمقانہ تحریر کو ''الحق'' جیسے بینظیر مجلہ میں جگہ دی گئی ہے سر دست اور تو کچھ نہ کر سکا البتہ آنکھوں سے تشکر کے آنسو ضرور چھلک کر اس شعر کے مصداق بن گئے۔

آنکھ بن جاتی ہے دل کی ترجمان جب زباں میں تاب گویائی نہ ہو!

میرا خط شاید قارئین کے لئے تو بدمزگی کا باعث ہو لیکن اس سے مجھے جو حوصلہ ملا ہے' وہ عمر بھر میری رہنمائی کرے گا' اور میرے لئے قابل فخر ہوگا۔ خط میں جو اصلاح کی گئی ہے وہ بہت قابل قدر ہے۔ اس عظیم شفقت اور پدرانہ محبت پر صد بار شکر گزار ہوں۔ جزکم اللہ خیراً۔ علم وادب کے بحر بے کنار ''مشاہیر'' سے بھی برابر مستفید ہو رہا ہوں اور علم وادب کے نایاب اور انمول موتیوں سے دامن بھر رہا ہوں۔ گزشتہ روز اپنی محبوب علمی شخصیت حضرت مولانا محمد موسیٰ روحانی بازی رحمہ اللہ کے متعلق آنجناب کا تعارفی حاشیہ نظر نواز ہوا' ادبی چاشنی سے لبریز اس تعارفی حاشیے سے دل جھوم جھوم اٹھا۔ اگر آنجناب ''الحق'' میں کیے گئے اپنے تبصروں کو کتابی شکل میں شائع فرما دیں تو یہ آپ کا علمی وادبی حلقوں پر ایک اور نا قابل فراموش احسان ہوگا۔ امید ہے کہ کثیر مشاغل میں سے اس جانب بھی ضرور توجہ فرمائیں گے۔

یہ ادنیٰ طالب علم آنجناب سے خط وکتابت اپنے لئے اعزاز سمجھتا ہے۔ وقتاً فوقتاً خط وکتابت کے ذریعے سمع خراشی کی جرات اور آپ کا وقت وتوجہ حاصل کرنے کی جستجو کرتا رہے گا۔ بقول غالب

خط لکھیں گے گرچہ مطلب کچھ نہ ہو ہم تو عاشق ہیں تمہارے نام کے

والسلام: بندہ محمد اسعد مدنی ولد مولانا قاری محمد عمر علی مدنی

جامعہ تحسین القرآن نوشہرہ

مولانا حافظ محمد ابراہیم فانی

مردِ حُر اک شیخ مولانا عطاء رحماں گیا

بشہادۃ مولانا عطاء الرحمٰن صاحب

استاذ حدیث وناظم تعلیمات جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

☆ ☆ ☆

محفل قدسی سے اللہ کیا عظیم انساں گیا مردِ حر اک شیخ مولانا عطاء رحمٰن گیا
حضرتِ بنوریؒ کے تھے واہ تلمیذِ رشید گل بداماں اس جہاں سے آہ وہ ذیشاں گیا
تھا بلند پرواز کتنا صاحب بخت و نصیب ایک ہی بس جست میں وہ جنۃ رضواں گیا
قابل صد رشک ایسا جامع الاوصاف تھا اک طبیب درد دل اور اک مسیح جاں گیا
انکساری و تواضع کی تھے اک کامل تصویر فقر و درویشی میں مثل بوذرؓ و سلماںؓ گیا
کس ادائے ناز سے رخصت ہوا وہ ہم سے آج ہر کوئی کہتا ہے وہ محبوب وہ جاناں گیا
جامعہ بنوری ٹاؤن کے تھے فردِ معتبر آسمانِ علم کا وہ نیّرِ تاباں گیا
اپنی ہمشیرہ کے ہمرہ عالم بالا چلا ایک رفیقِ باوفا بھی ساتھ وہ ''عرفاں'' گیا
خدمتِ دیں متین میں صرف کی عمر عزیز حامل علم نبوت عامل قرآں گیا
بذلہ سنجی نکتہ بینی جن کی فطرت میں رہی وقف ماتم بزم علمی وہ شہِ خوباں گیا
لکھ رہا ہوں مرثیہ با چشم نم خونابِ دل گلشن علمی سے فانی خلد کا مہماں گیا

جناب شفیق الدین فاروقی

دارالعلوم کے شب وروز

دارالعلوم کی جلسہ دستار بندی وتقریب ختم بخاری شریف:

مورخہ ۰۷ رجون ۲۰۱۲ء کودارالعلوم حقانیہ میں تقریب ختم بخاری شریف اور جلسہ دستار بندی کا غیر اعلانیہ اجتماع منعقد ہوا ۔دارالعلوم کی سابقہ روایات سے ہٹ کر اس بار بھی امن وامان کی بگڑتی صورتحال کے پیش نظر ختم بخاری کی یہ تقریب اختصار اور سادگی سے منعقد ہوئی کیونکہ ملکی صوبہ خیبر پختونخوا اور عالمی حالات کے پیش نظر دارالعلوم کے اس شاندار اجتماع کوکئی طرح کے خطرات لاحق ہو سکتے تھے۔لیکن الحمدللہ تائیدایزدی سے یہ شاندار اجتماع ہر قسم کے شر وفساد سے محفوظ و مامون رہا۔اس موقع پر پندرہ سو(۱۵۰۰) سے زائد درس نظامی کے فضلاء متخصصین اور حفاظ کرام کی دستار بندی ہوئی۔تقریب کا آغاز گیارہ بجے دوپہر کوایوان شریعت ہال میں کیا گیا۔دارالعلوم کے نائب مہتمم استاذ حدیث حضرت مولانا حافظ انوارالحق صاحب مدظلہ نے حاضرین اور معزز مہمانوں کوخوش آمدید کہااور مختصراور جامع خطاب فرمایا۔اس کے بعد حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ نے بخاری شریف کی آخری حدیث پر سیر حاصل خطاب فرماتے ہوئے فضلاء کواپنی نئی ذمہ داریاں سنبھالنے کیلئے تیار رہنے کی تلقین کی اور آنے والے چیلنجز کی نشاندہی فرمائی اورنہایت ہی مفید نصیحت آموز علمی خطاب بھی فرمایا۔آخر میں طلباء اور علماء نے حضرت مولانا مدظلہ کی پُر اثر اور پُر سوز دعا پر اپنی جامعہ سے جدائی پر غم وجذبات کا اظہار آنسوؤں سے کیااور خداوند تعالیٰ سے دینی مدارس کی حفاظت اور ملک پاکستان وعالم اسلام کی سلامتی کیلئے دعائیں کیں اور استاذالحدیث حضرت مولانا نصیب خان کی المناک شہادت پر ان کیلئے دعائے مغفرت کی گئی

دارالعلوم کی مجلس شوریٰ کا اہم اجلاس:

۰۳ رجون بروز اتوار ۲۰۱۲ء کو جامعہ دارالعلوم حقانیہ کا مجلس شوریٰ کا سالانہ اجلاس حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ کی زیر صدارت منعقد ہوا۔تلاوت قران مجید کے بعد نائب مہتمم حضرت مولانا انوارالحق صاحب مدظلہ نے مہمانوں کوخوش آمدید کہااور شوریٰ کے اغراض ومقاصد اور ایجنڈا پیش کیا۔بعد میں باضابطہ طور پر حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ مہتمم جامعہ نے سال ۱۴۳۲ھ کے آمد وخرچ کا تفصیلی میزانیہ پیش کرتے ہوئے جامعہ حقانیہ کے ملکی ملی ودینی خدمات پر سیر حاصل روشنی ڈالی اور ادارہ ہذا کی قبولیت عامہ روزافزوں ترقی کو اللہ کا خصوصی انعام اور جامعہ کے بانی اوراس کے مخلص ساتھیوں اور معاونین کا عظیم کارنامہ قرار دیا۔

سال گزشتہ کے آمداور اخراجات کے بعد سال ۱۴۳۳ھ کیلئے مطلوبہ بجٹ جوکہ سال کے لازمی اور روزمرہ

کے اخراجات پر مشتمل تھا' شوریٰ کے سامنے پیش فرمایا۔ اس کے علاوہ ادارہ کے بعض اہم ترین اور فوری نوعیت کے عزائم و منصوبے مثلاً ایک عظیم الشان وسیع و عریض نئی جامع مسجد کی فوری ضرورت' جدید ڈسپنسری کا قیام' مدرسہ حاجرۃ للبنات کا آغاز' اساتذہ وعملہ کے مشاہرات میں اضافہ' نئے کمپیوٹرز کے حصول' اساتذہ و دیگر ملازمین کے رہائشی مکانات کی تعمیر کی طرف اراکین شوریٰ کو متوجہ فرمایا۔ اراکین شوریٰ نے دارالعلوم حقانیہ کے کارہائے نمایاں کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے اپنے بہترین آراء و تجاویز سے ادارہ کے منتظمین کو نوازا۔ اس عزم کا اظہار فرمایا کہ حقانیہ کی مزید ترقی و استحکام کیلئے ہم ایک بار پھر حضرت شیخ الحدیثؒ کے مخلص رفقاء کا کردار ادا کرنے کی کوشش کریں گے۔ شوریٰ نے سالانہ بجٹ کے منظوری کیساتھ آئندہ عزائم کے ابتدائی اخراجات کے طور پر منظوری توکلا علی اللہ بامید آمد اس یقین کیساتھ دی کہ اللہ تعالیٰ اہل خیر کے ذریعہ اسکے مہیا کرنے کی صورتیں پیدا فرماویں گے۔ بعد میں مہمانوں کی ضیافت کیلئے ظہرانے کا انتظام کیا گیا۔

دارالعلوم کے سالانہ امتحانات کا انعقاد:

۹ رجون بروز ہفتہ ۲۰۱۲ء کو دارالعلوم کے تمام درجات کے سالانہ امتحانات شروع ہوئے۔ بحمد للہ امتحانات بخیر و خوبی حضرت مولانا انوار الحق صاحب مدظلہ اور اساتذہ کرام کی نگرانی میں اختتام پذیر ہوئے پھر ۲۰ رجون بروز جمعرات دستار بندی و تقریب ختم بخاری شریف کے ساتھ ہی دارالعلوم کی سالانہ ڈھائی مہینے کی تعطیلات بھی شروع ہوئیں۔ انشاء اللہ نئے تعلیمی سال اور داخلوں کا آغاز ۱۹ رستمبر ۲۰۱۲ء بروز بدھ شروع ہوں گے۔

دارالعلوم کے مخلصین کو صدمہ

دارالعلوم حقانیہ کے قدیم مخلص اور پڑوسی جناب حافظ منظور صاحب کی والدہ ماجدہ گزشتہ دنوں طویل علالت کے بعد انتقال فرماگئیں۔ مرحومہ انتہائی عابدہ' زاہدہ اوصاف حمیدہ سے مالا مال خاتون تھیں۔ جناب حافظ منظور صاحب جو کہ دارالعلوم اور اس کے خاندان کے انتہائی قریبی ساتھیوں میں سے ہیں ان کے لئے دارالعلوم میں خصوصی دعائیں کی گئیں۔ اسی طرح دارالعلوم کے قدیم فاضل مولانا مفرح شاہ صاحب بھی گزشتہ دنوں انتقال کرگئے' آپ دارالعلوم کے انتہائی مخلص فضلاء میں سے تھے۔ اسی طرح دارالعلوم کے شعبہ تعمیرات سے وابستہ ٹھیکیدار جناب حاجی محمد سلیم صاحب بھی طویل علالت کے بعد انتقال کرگئے۔ مرحوم نے دارالعلوم کی تعمیرات اور دیگر کاموں میں ہمیشہ دلجوئی کے ساتھ بھرپور انداز میں خدمت کی۔ ان تمام مرحومین کے رفع درجات کیلئے قارئین سے دعاؤں کی درخواست ہے۔

اذان ویب نیٹ ورکنگ کی دارالعلوم آمد: (۴ رجون ۲۰۱۲)

گزشتہ دنوں سوشل میڈیا سے وابستہ اذان ویب سائٹ نیٹ ورکنگ کے نمائندے دارالعلوم تشریف لائے اور انہوں نے حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ' مولانا انوار الحق صاحب مدظلہ سے تفصیلی انٹرویو ریکارڈ کیا اور وزٹ کیا۔

دارالعلوم کے نئے تعلیمی سال ۳۴-۱۴۳۳ھ ۱۳-۲۰۱۲ء کے داخلوں کا شیڈول

درس نظامی

درجات	ایام	تاریخ
تمام درجات کے قدیم طلباء (اعدادیہ تا دورہ حدیث)	منگل	۱۱رشوال بمطابق ۲۸اگست
جدید دورہ حدیث	بدھ	۱۲رشوال ر۲۹اگست
جدید دورہ حدیث و موقوف علیہ	جمعرات	۱۳رشوال ۳۰اگست
تکمیل۔سادسہ	ہفتہ	۱۵ رشوال یکم ستمبر
خامسہ۔رابعہ	اتوار	۱۶رشوال ۲ستمبر
ثالثہ۔ثانیہ اولی	پیر	۱۷رشوال ۳ستمبر
متوسطہ۔اعدادیہ	منگل	۱۸رشوال ۴ستمبر
افتتاح	بدھ	۱۹رشوال ۵ستمبر

شعبہ حفظ

درجہ حفظ میں داخلہ کے خواہشمند طلباء کی درخواستیں ۱۵ رمضان سے ۱۶رشوال بمطابق ۳ستمبر تک دفتر اہتمام میں جمع کی جائیں گی۔حفظ کے خواہشمند طلباء کا ٹیسٹ اور انٹرویو وغیرہ ۱۸/۱۷ شوال بمطابق ۴/۳ستمبر بروز منگل صبح 9:00 کو دارالعلوم حقانیہ میں ہوگا ۔(امسال شعبہ حفظ کا داخلہ دارالعلوم حقانیہ کی تعلیمی کمیٹی اور دارالحفظ کے اساتذہ کی مشترکہ نگرانی میں ہوگا)۔صرف وہ امیدوار درخواست دیں جو قرآن ناظرہ سے پڑھ چکے ہوں۔عمر ۱۳سال سے متجاوز نہ ہو۔دو پارے پہلے سے یاد کرنے والوں کو ترجیح دی جائے گی۔

درجہ تخصص فی الفقہ الاسلامی والافتاء و تخصص فی الحدیث

درجہ تخصص فی الفقہ الاسلامی والافتا وتخصص فی الحدیث کیلئے داخلہ درخواست ۱۳رشوال ر۳۰اگست دفتر اہتمام میں جمع کرائی جائیں گی اور ٹیسٹ ۱۸ شوال بمطابق ۴ستمبر بروز منگل صبح 9:00 بجے ہوگا

نوٹ: ۱ (۱) تخصص فی الفقہ الاسلامی والافتاء کا دورانیہ 2 سال ہوگا۔

نوٹ: ۲ امسال درجہ اعدادیہ سے لیکر بشمول درجہ سادسہ اسباق اردو میں بھی پڑھائے جائیں گے۔لہٰذا اردو زبان سمجھنے والے طلباء کرام داخلہ لے سکتے ہیں۔درجہ متوسطہ میں وہ طلباء داخلہ لینگے جو کہ ساتویں جماعت پاس ہو۔ داخلہ کے خواہشمند طلباء کیلئے نادرا شناختی کارڈ کا ہونا لازمی ہے اور جو نابالغ ہیں وہ اپنے والد صاحب کا نادرا شناختی کارڈ لائیں

نوٹ: ۳ حسب سابق دارالعلوم حقانیہ کے کتب میں داخل شدہ طلباء میں جو طلباء قراۃ والتجوید میں داخلہ لیں گے' مقررہ اوقات میں قراۃ و تجوید پڑھایا جائے گا اور آخر میں کامیاب طلباء کو سند دی جائے گی۔

(دارالعلوم حقانیہ کے نئے تعلیمی سال کا باضابطہ آغاز ان شاءاللہ ۱۹رستمبر ۲۰۱۲ء بروز بدھ ہوگا)

ادارہ

تعارف وتبصرہ کتب

کتاب: مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ صاحب کی درسگاہ میں افادات: حضرت مولانا ڈاکٹر سید شیر علی شاہ صاحب
ضبط وترتیب: مولانا سعید الحق جدون۔ صفحات: ۲۷۲ ناشر: موتمر المصنفین جامعہ دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

دار العلوم حقانیہ کے فاضل مولانا حافظ سعید الحق جدون نے زیر تبصرہ کتاب مرتب کی ہے۔ جس کا پیش لفظ حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ نے تحریر فرمایا ہے۔ یہاں پر تبصرہ کی بجائے حضرت مولانا کا پیش لفظ نذر قارئین کیا جارہا ہے (ادارہ)

الحمدلحضرۃ الجلالۃ والصلوٰۃ والسلام علی خاتم الرسالۃ امابعد:

محبی خلیلی ومخلصی حضرت مولانا ڈاکٹر سید شیر علی شاہ صاحب، حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب قدس سرہ العزیز کے اولین تلامذہ میں سے ہیں۔ حضرت کی خصوصی تربیت میں رہے۔ سفر وحضر میں رفاقت وخدمت کا شرف حاصل کرتے رہے۔ حقانیہ کی اعلیٰ تدریس کے بعد اللہ تعالیٰ نے جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ میں تعلیم وتعلم کا طویل موقعہ عطا فرمایا جو دراصل قیام مدینہ کی تمنا اور خواہش کی تکمیل کا ایک وسیلہ بنا۔ آپ نے حسن بصریؒ کی تفسیری روایات پر ڈاکٹریٹ کیا۔ قیام مدینہ کے بعد دوبارہ دار العلوم حقانیہ میں حدیث وتفسیر کی اعلیٰ خدمات انجام دے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے علم وعمل عربی زبان پر عبور اور تحریر وتقریر کی اعلیٰ صلاحیتوں سے نوازا ہے۔ اور میرے لئے اس ہمدم دیرینہ کی رفاقت ملاقات مسیحا وخضر کے برابر ہے اور بچپن سے ہماری اور ان کی درمیان ذہنی یگانگت محبت اور رفاقت کا سلسلہ قائم ہے۔

آپ کا درس تحقیق وتدقیق علمی موشگافیوں ادبی نکتہ آفرینیوں اور لطائف وظرائف کی بذلہ سنجیوں کا ایک حسین مرقع ہوتا ہے اس لئے باذوق حضرات اس سے حظ وافر اٹھاتے ہیں۔ اور ان نکات اور زرین ارشادات کو اکثر طلبہ قلم بند بھی کرتے ہیں۔ زیر نظر کتاب بھی اسی سلسلہ کی ایک زرین کڑی ہے۔

ہمارے محترم فاضل مولانا حافظ سعید الحق جدون حقانی ایک صاحب ذوق اور مطالعہ وکتب بینی کے رسیا خوش نصیب ہیں۔ اس سے پہلے بھی آپ کی کئی علمی اور ادبی وتحقیقی کتابیں منظر عام پر آئی ہیں۔ جن پر اہل علم حضرات نے خراج تحسین سے نوازا ہے۔ امید ہے حسب معمول اس کتاب کا بھی علمی دنیا میں بھرپور استقبال کیا جائے گا۔

مرتب کتاب نے انتہائی محنت شاقہ سے حضرت مولانا مدظلہ کے ملفوظات مرتب کئے۔ اور اس کے بعد یہ جمع کردہ ملفوظات صاحب ملفوظات کے حوالہ کئے تاکہ آپ اس پر نظر ڈالیں اور جو مواضع قابل اصلاح ہوں ان کی تصحیح فرمادیں۔ اور ساتھ ساتھ اس میں مناسب ترمیم واضافہ کی بھی آپ سے التجا کی گئی۔ چنانچہ حضرت الشیخ نے انتہائی امعان

نظر سے یہ ملفوظات مطالعہ کئے اور اس میں کافی حد تک اضافہ کیا۔ اور مرتب کتاب کو اسکے متعلق مزید مفید مشوروں سے بھی نوازا۔ چنانچہ اب اس قیمتی جواہر پارے کی حیثیت ایسی ہے گویا یہ حضرت الشیخ مدظلہ کی اپنی تصنیف وتالیف ہے۔ راقم نے بعض مقامات کا مطالعہ کیا' اس میں عجیب وغریب متنوع موضوعات پر سیر حاصل بحث موجود ہے۔

مجھے امید ہے کہ انشاء اللہ اس در ثمین اور علق نفیس سے علماء' طلباء' دانشور حضرات اور ہر طبقہ کے لوگ یکساں طور سے مستفیض ہوں گے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس بہترین علمی کاوش کو قبولیت سے نوازے۔ امین۔

نام کتاب: مسواک کیمیائے سعادت ہے تالیف: مولانا مفتی شیر عالمؒ مدرس دارالعلوم حقانیہ

قیمت: ۳۰۰ روپے صفحات: ۲۹۲

ناشر: موتمر المصنفین جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

اللہ تعالیٰ نے ہدایت پر قائم رہنے اور گمراہی سے بچنے کے لئے دو چیزوں کو اساس قرار دیا ہے۔

(۱) کتاب اللہ (۲) سنت رسول ﷺ

ان دونوں پر عمل پیرا ہونے سے ہی انسان دینوی اور اخروی کامیابیوں و کامرانیوں سے سرفراز ہوسکتا ہے' حضور ﷺ کے سنن مطہرہ میں سے ایک مسواک بھی ہے۔ مسواک کے متعلق سید الکائنات ﷺ کا ارشاد پاک ہے۔ **السواک مطهرة للفم و مرضاة للرب**. ترجمہ: مسواک منہ کی صفائی اور رب ذوالجلال کے رضا کے حصول کا ذریعہ ہے۔

لہٰذا یہ اتنا اہم عمل ہے کہ حضور ﷺ نے دنیا سے رحلت کے وقت جو آخری اعمال فرمائے' اس میں مسواک کا استعمال بھی شامل ہے۔

زیر تبصرہ کتاب مسواک کیمیائے سعادت ہے' دارالعلوم حقانیہ کے لائق و فائق فاضل و مدرس مولانا مفتی شیر عالم حقانی صاحب نے تحریر فرما کرامت پر بہت بڑا احسان کیا ہے۔

کتاب پر استاد محترم رئیس القلم مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ کے تاثرات سے ایک شذرہ پیش خدمت ہے۔ (جو کہ کتاب کے تعارف وتبصرے پر کافی شافی ہے)

''سکھ مذہب کے روحانی پیشوا گرونانک کے متعلق مشہور ہے کہ وہ ہر وقت مسواک ہاتھ میں رکھتے تھے' اور کہتے کہ یا یہ لکڑی لے لو یا پھر بیماری لو۔ کتنی گہری بات ہے کہ مسواک لو تو امراض ختم ورنہ امراض سے واسطہ پڑنا ضروری امر ہے۔ زیر نظر کتاب مسواک کے موضوع پر ہمارے لائق فاضل' متخصص اور دارالعلوم حقانیہ کے استاذ مولانا مفتی شیر عالم حقانی سلمہ کی تالیف ہے کہ موصوف نے بڑی عرقریزی سے مسواک سے متعلقہ فضائل ومسائل اور احکام جمع کر کے قارئین کے لئے گلدستہ بنایا ہے۔ اہل علم ودانش طلباء اور خواص وعوام سب کے لئے یکساں مفید ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے قبول فرما کر ہم

سب کے لئے دارین کی سرخروئی کا ذریعہ بنائے۔''

استاد محترم شیخ الحدیث مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ صاحب کتاب کے متعلق تحریر فرماتے ہیں:

''درحقیقت یہ وقیع کتاب مسواک سے وابستہ بے شمار مسائل' فضائل' فوائد' عجیب واقعات' نوادرات کا ایک گنج گرانمایہ ہے' مسواک کے موضوع پر اتنی ہمہ گیر' مفصل' جامع تالیف ابھی تک میری نظر سے نہیں گزری۔ ماشاء اللہ حضرت مولانا مفتی شیر عالم حقانی صاحب نے پوری محنت عرقریزی سے معتمد مصادر و مراجع سے مسواک کے متعلق بکھرے ہوئے علمی جواہر پاروں کو جاذب فکر ونظر انداز سے تصنیفی گلدستہ میں پروکر فرزندان اسلام کو مسواک کی سنت پر عمل درآمد کرنے کی تلقین وترغیب سے روشناس فرمایا ہے۔''

یہ علمی اور تحقیقی کتاب اعلیٰ طباعت اور بہترین کاغذ کے باوجود انتہائی کم قیمت پر مکتبہ ایوان شریعت دارالعلوم حقانیہ سے حاصل کی جاسکتی ہے۔

نام کتاب: گلدستہ (دینی احکام وفضائل) مرتبہ: عبدالوحید خان

صفحات ۱۵۱ ناشر: کیو ٹیکس پرنٹرز' ۳۱ شاہ جمال لاہور

دینی احکامات ومسائل سے امت مسلمہ کو باخبر رکھنے کے لئے ابتداء سے لے کر تا حال اکابرین امت اور عوام وخواص نے کئی کتابیں لکھی ہیں' مولف موصوف نے اس کتاب میں سائل کے علاوہ کئی موضوعات شامل کی ہیں' مثلاً شش کلمات' مسنون دعائیں اور قرآن مجید کی سورتوں کے خواص وفضائل بیان کی ہیں' جن پر کئی کتابیں لکھی جاچکی ہیں' انبیاء علیہم السلام کی دعائیں ترجمے کے ساتھ نقل کیے ہیں۔ سیرت طیبہ پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔ قصص انبیاء علیہم السلام کا کچھ حصہ بھی اس کتاب میں شامل ہے' اس کے علاوہ کئی موضوعات پر مختصراً تبصرہ موجود ہے۔

کتاب کے تمام موضوعات پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ نام اس کتاب کیلئے موزوں نہیں۔ کیونکہ کتاب کا نام ہے ''گلدستہ (دینی احکام وفضائل ایک نظر میں)'' حالانکہ اس کتاب میں مسائل واحکام تقریباً ایک چوتھائی حصہ ہے۔ امید ہے آئندہ ایڈیشن میں بہتر نام تجویز کریں گے۔ کاغذ اور ٹائٹل عمدہ ہے۔ علماء اور عوام کیلئے مفید کتاب ہے۔ کتاب کو مفت حاصل کرنے کیلئے عبدالوحید خان' سیکنڈ فلور' روم نمبر ۲۱۵' 55-B اسلام آباد اسٹاک ایکس چینج ٹاور' جناح ایونیو' بلیو ایریا اسلام آباد سے رابطہ کیا جاسکتا ہے۔

نوٹ:
خط وکتابت کرتے وقت اپنے خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیجئے

القاسم اکیڈمی کی تازہ ترین پیشکشیں

اسلامی معاشرہ کے لازمی خدوخال

افادات : شیخ الحدیث حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہم

امام ترمذیؒ کی جامع السنن کے ابواب البر والصلة کے درسی افادات جس میں والدین کے حقوق، رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی، پڑوسیوں کے حقوقِ ہمسائیگی، بڑوں کا ادب واحترام، چھوٹوں پر رحمت وشفقت، بہنوں اور بیٹیوں کی تعلیم وتربیت، بیوی اور بچوں کی پرورش اور سرپرستی، یتیموں اور بیواؤں کی خبرگیری، ضعیفوں اور بے کسوں کے ساتھ ہمدردی، غلاموں اور خادموں سے لطف اور نرمی، مریضوں کی عیادت، مصیبت زدہ کی مدد اور ان سے تعاون، نیز سلام کو عام کرنا، مسلمان بھائی سے خندہ پیشانی کے ساتھ ملنا، عفو ودرگزر سے کام لینا، عہد کی پابندی کرنا، سچ بولنے کی عادت بنانا، الغرض ہر قسم کی خوش اخلاقی اور حسنِ معاشرت کی تعلیم دی گئی ہے اور ان اوصافِ حسنہ کی فضائل اور ان پر مرتب ہونے والے اجر وثواب کی تفصیل بیان کی گئی ہے۔ صفحات: ۴۰۰ سے زائد......

پیش لفظ: مولانا عبدالقیوم حقانی...... جمع وترتیب: مولانا مفتی عبدالمنعم حقانی

ماہنامہ القاسم کی ۱۸ ویں خصوصی اشاعت

الامام الکبیر مولانا محمد قاسم نانوتویؒ

ترتیب وتالیف : مولانا عبدالقیوم حقانی

ایمان افروز تذکرہ، روح پرور افکار، انوکھے اور دلچسپ حالات، علمی مآثر، امتیازات وکمالات، حیات وخدمات، حیرت انگیز واقعات، اخلاق وصفات اور سیرت وسوانح کا جامع مرقع۔ جدید اسلوب، نیا طرز تالیف، ابواب کا انعقاد، مولانا رشید احمد گنگوہیؒ، شیخ الہند مولانا محمود حسنؒ، مولانا محمد یعقوبؒ، مولانا عاشق الٰہیؒ، حکیم الامت حضرت تھانویؒ، حکیم الاسلام قاری محمد طیبؒ بالخصوص مولانا مناظر احسن گیلانیؒ کی تحریرات کی روشنی میں، جدید دور کے تقاضوں کے عین مطابق ایک جامع، مکمل، ایمان افروز داستانِ حیات......

صفحات: ۶۵۰ سے زائد قیمت: ۶۰۰ روپے

ماہنامہ القاسم کے نئے خریدار القاسم کا سالانہ چندہ ۳۰۰ + نصف قیمت: ۳۰۰ = ۶۰۰ روپے بھیجیں

بنیاد کا پتھر ...... مولانا عبدالقیوم حقانی کے سحر انگیز قلم سے

اپنے موضوع پر پہلی اور مستقل کتاب...... تنظیموں، جماعتوں، تحریکوں اور اداروں کے اصل روحِ رواں کارکن ہوتے ہیں، جن کی حیثیت ''بنیاد کے پتھر'' کی ہوتی ہے۔ کارکن کی محنت، لگن، اعلیٰ کارکردگی اور مخلصانہ کردار سے انقلاب واقع ہوتے ہیں۔ ایسے ہی ایک مخلص، جفاکش، نظریاتی، جواں سال اور وفادار کارکن کی دلچسپ کارکردگی اور حیرت انگیز کردار اور ہمہ جہتی، فکر انگیز، سبق آموز تصنیف، تاریخ وتذکرہ اور علم وادب کا حسین مرقع منظرِ عام پر آ گئی ہے۔

صفحات : ۲۷۲ ...... قیمت : ۲۵۰ روپے

القاسم اکیڈمی، جامعہ ابوہریرہ، خالق آباد نوشہرہ کے پی کے پاکستان Cell:0346-4010613

صرف مستند اور معیاری کتب — مقابلتاً مناسب نرخ و رعایت — خود پڑھیں تحفہ میں دیں

چند جدید اور اہم مطبوعات دارالاشاعت

تفسیر درالمنثور جلد ۸ ضخیم کامل اردو ترجمہ
مولانا خالد خان گڑھی
عنوانات، موازنہ واصلاح: مفتی احسان اللہ شائق
امام سیوطیؒ کی مشہور تفسیر بالماثور کا ترجمہ ریگزین جلد 6000/-

فقہ الاسلامی وادلتہٗ ۱۰ حصے در ۷ جلد اردو ترجمہ: مولانا محمد یوسف تنولی
تکمیل، موازنہ واصلاح: مفتی احسان اللہ شائق
فقہی مسائل، ادلہ شرعیہ، مذاہب اربعہ کے فقہاء کی آراء اور اہم فقہی نظریات پر مشتمل عربی میں دورِ جدید کا مرتب کردہ ایک علمی ذخیرہ جس میں تمام مسائل کی تخریج احادیث سے کی گئی ہے۔ 5400/-

فقہ العبادات 450/-
فقہ الزواج ازدواجی زندگی کے مسائل اور حل 630/-
فقہ المعاملات جدید معاملات کے شرعی احکام 430/-

فتاویٰ عالمگیری جدید ۱۰ جلد مع تسہیل اردو قیمت: 4800/-
مع عنوانات، پیراگراف اور حاشیہ میں جدید تحقیقی مسائل کا اضافہ مکمل سوال اور جواب کے ساتھ، از فتاویٰ عثمانی اور فقہی مقالات

فتاویٰ محمودیہ ۳۱ جلدوں میں مدلل ومکمل
خلیفہ مجاز مفتی محمود حسن گنگوہیؒ ومہتمم جامعہ محمودیہ میرٹھ جناب مفتی محمد فاروق کی نگرانی ترتیب جدید، دلائل وحوالہ جات مکررات کو حذف کیا گیا۔
عمدہ کاغذ وطباعت، حسین خوبصورت جلدیں مع ڈسٹ کور قیمت: 14250/-

کنز العمال ۸ جلد کامل اردو ترجمہ
فی سنن الأقوال والأفعال
حدیث نبوی ﷺ کی نہایت جامع کتاب کا اردو سلیس ترجمہ کے ساتھ رواۃ حدیث پر کلام مع حوالہ جات شامل کیے گئے ہیں۔
پاکستانی اعلیٰ کاغذ، ۴ کلر ٹائٹل مع گولڈ فائل قیمت: 6100/-

انوار القدوری شرح اردو **مختصر القدوری** جلد ۲ مفتی وسیم احمد قاسمی
ممکنہ طور پر عبارت کے لیے لفظی ترجمہ اور عنوان کے ساتھ تشریح، ہر مسئلہ علیحدہ نمبروار ماقبل باب سے مناسبت ائمہ مذاہب کے دلائل اور حلِ لغات
عمدہ کاغذ وطباعت، حسین خوبصورت جلدیں قیمت: 1220/-

شعب الایمان ۷ جلد کامل امام بیہقیؒ سلیس اردو ترجمہ
ایمان کے شعبوں وشاخوں کا احادیث وآثار صحابہ وتابعین کی روشنی میں سلیس ترجمہ حوالہ جات وتخریجات کے ساتھ، علمی تحفہ
اعلیٰ پاکستانی کاغذ، طباعت، حسین جلدیں قیمت: 3850/-

طریق السالکین اردو شرح **ریاض الصالحین** ۳ جلد
مولانا ڈاکٹر ساجد الرحمٰن صدیقی رئیس تخصص فی الدعوۃ دارالعلوم کراچی
تمام مدارس میں داخل نصاب اور دروس کے حلقوں میں مقبول، کتاب ریاض الصالحین ترجمہ وشرح حل لغات، تخریج، جامع اسلوب تحریر اور حدیث سے متعلق مسائل کی تشریح اساتذہ وطلباء کے لئے نافع قیمت اعلیٰ 2550/- سادہ 1800/-

حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء اردو ترجمہ ۲۱ حصص کامل
امام حافظ علامہ ابونعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی شافعی
تاریخ اسلام کی ۸۰۰ شخصیات کے حالات وبے مثال کلاسیکل کتاب کا اردو ترجمہ جس میں صحابہ کرام، اصحاب صفہ، اہل کتاب، تابعین، تبع تابعین کے احوال وحالات، نادر اقوال اور ان سے مروی احادیث کا خزانہ ہے۔
عمدہ پاکستانی کاغذ مجلد مع ڈسٹ کور قیمت: 3300/-

سنن ابن ماجہ ۳ جلد مترجم مع شرح مولانا محمد یامین، مولانا ضیاء الرحمٰن
رواۃ حدیث پر اضافۂ کلام مع حوالہ شامل ہے۔ قیمت: 1400/-

دلائل النبوۃ اردو ترجمہ ۲ جلد امام بیہقیؒ / قاضی محمد اسماعیل جاروی
عمدہ کاغذ وطباعت، حسین خوبصورت جلدیں قیمت: 2500/-

خوابوں کی تعبیر اور انکی حقیقت ۲ جلد مولانا عثمان دبان صاحب 850/-
تسہیل اصولِ تصوف مع اضافات مفتی احسان اللہ شائق 230/-
التبیان فی علوم القرآن مترجم مولانا سیف الرحمٰن 290/-
القراٴۃ الکاشفۃ شرح اردو قراٴۃ الراشدۃ شارح مولانا محمد یامین 230/-

تسہیل المنطقی شرح اردو قطبی تصورات علامہ خالد قاسمی 290/-
انوار الایضاح شرح نور الایضاح مفتی وسیم احمد قاسمی 720/-
مطر السماء شرح باب الحماسۃ مولانا نور حسین قاسمی 460/-
تشریحات شرح اردو مقامات حریری مجلد مولانا نور حسین 480/-

کتب درس نظامی و دیگر مطبوعات عربی، اردو اور انگریزی کی بارعایت خریداری کے لئے تشریف لائیں

ناشر: **دارالاشاعت** اردو بازار، کراچی پاکستان
Ph: 021-32213768, 32631861 E-mail: ishaat@cyber.net.pk, ishaat@pk.netsolir.com

فہرست مفت طلب فرمائیں / لائبریریاں بھی رجوع کریں

www.darulishaat.com.pk

روح افزا اور کیا چاہیے!
ہر موسم کا مشروب
SHARBAT
ROOH AFZA
ہمدرد
Brands of the Year Award
2011
IT'S ALL ABOUT CHAMPIONS
SGS
SGS
Pakistan Standards
CSOC/L-105/2012
Brandstar

Regd No. P-90 Monthly "AL-HAQ" Akora Khattak

(پرشکوہ مجوزہ ماڈل) عظیم الشان تعمیری منصوبہ
جامع مسجد شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحبؒ
جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

1 لاکھ فٹ کورڈ ایریا۔ 3 منزلہ مسجد ۔ کشادہ ہال۔ گیلریاں
وسیع صحن ۔ تین اطراف سے برآمدے ۔ بیسمنٹ میں دارالحفظ والتجوید کا قیام۔
الگ سیکشن برائے نماز خواتین
تخمینہ لاگت 20 تا 25 کروڑ

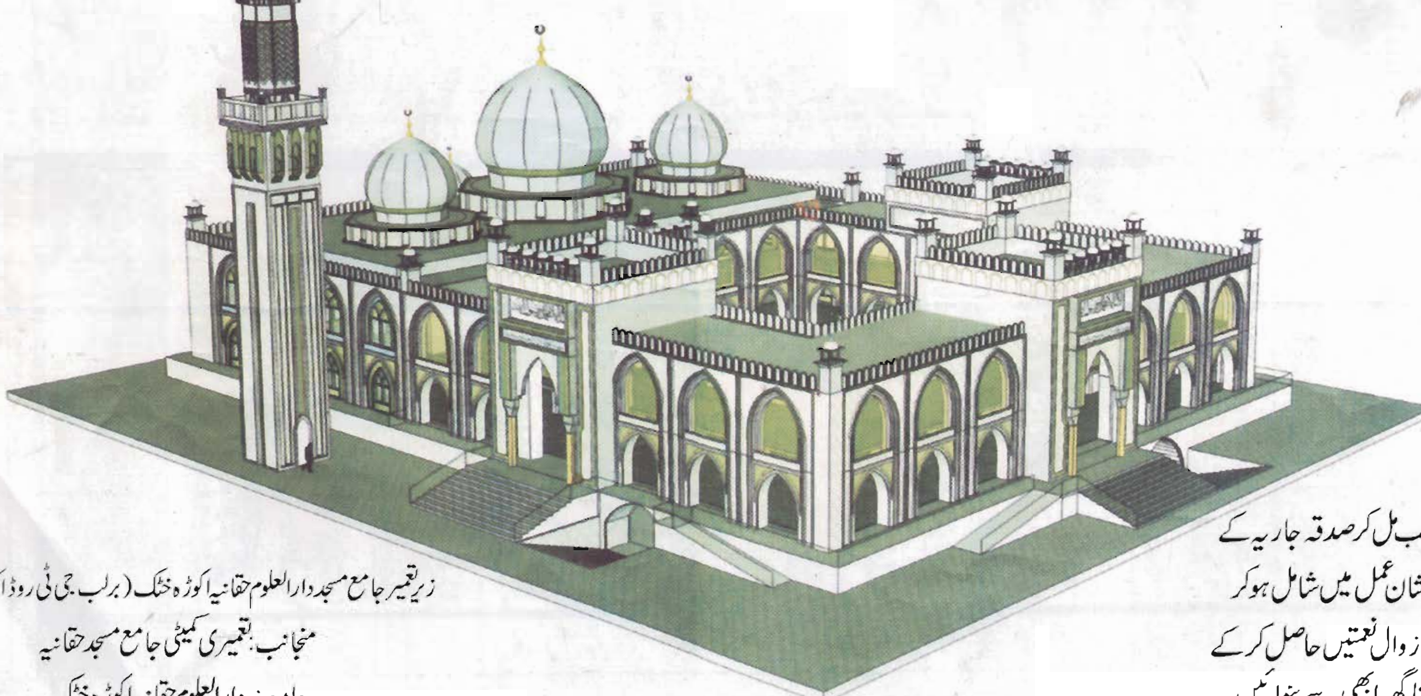

آئیں ہم سب مل کر صدقہ جاریہ کے
اس عظیم الشان عمل میں شامل ہو کر
آخرت کی لازوال نعمتیں حاصل کر کے
جنت میں اپنا گھر ابھی سے بنوائیں۔

زیر تعمیر جامع مسجد دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک (برلب جی ٹی روڈ اکوڑہ خٹک
منجانب: تعمیری کمیٹی جامع مسجد حقانیہ
جامعہ: دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک